سانحۂ کربلا

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عزیمت وعظمت کی صحیح تصویر

شہیدِ مظلوم رضؓ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب اور آپ کی مظلومانہ شہادت کے بیان پر جامع تالیف

- یہود نے عہد صدیقیؓ میں جس سازش کا بیج بویا تھا' آتش پرستانِ فارس کے جوشِ انتقام نے اسے تناور درخت بنا دیا تھا۔
- وہ آج بھی قاتلِ خلیفۂ ثانیؓ ابولولو فیروز مجوسی کی قبر کو متبرک سمجھتے ہیں۔
- علی مرتضیٰؓ کی طرح حضرت حسینؓ بھی قاتلینِ عثمانؓ کی سازش کا شکار ہوئے۔
- سید الشہداء کون ہیں اور شہیدِ مظلوم کون؟ تاریخی حقائق کو سمجھنے کے لئے

بانی تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد

کی دو جامع اور مختصر مگر عام فہم اور محققانہ تاریخی کتابوں

کا مطالعہ کیجئے

دونوں کتابوں کے سیٹ کی مجموعی قیمت

اشاعت خاص: 38 روپے' اشاعت عام: 22 روپے

مکتبہ خدام القرآن

36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 03-5869501

وَمَن يُؤتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

(البقرہ: ۲۶۹)

دار المطالعہ قرآن اکیڈمی
نمبر 15-11-04
۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

ماہنامہ

حکمتِ قرآن

لاہور

بیادگار: ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم

مدیر اعزازی: ڈاکٹر ابصار احمد

مدیر منتظم: حافظ عاکف سعید

نائب مدیر: حافظ خالد محمود خضر

ادارہ تحریر:

پروفیسر حافظ نذیر احمد ہاشمی۔ پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

حافظ عاطف وحید

جلد ۲۳ شوال المکرم ۱۴۲۵ھ۔ دسمبر ۲۰۰۴ء شمارہ ۱۲

یکے از مطبوعات

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

۳۶۔ کے۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور ۱۴۔ فون: ۵۸۶۹۵۰۱

ویب سائٹ: www.tanzeem.org

سالانہ زر تعاون: 100 روپے، فی شمارہ: 10 روپے

ایشیا، یورپ، افریقہ وغیرہ: 700 روپے امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ: 900 روپے

حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منتخب نصاب کے سلسلۂ دروس کی تکمیل

ماہنامہ حکمت قرآن' مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی دعوت رجوع الی القرآن کا نقیب ہے اور گزشتہ 23 برس سے علوم وحکم قرآنی کی نشر واشاعت میں مقدور بھر حصہ لے رہا ہے۔ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا قیام 1972ء میں عمل میں آیا تھا اور اس کا 32واں سالانہ اجلاس 31 دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ ان 32 برسوں میں مرکزی انجمن نے قرآن حکیم کے علم وحکمت کی وسیع پیمانے پر تشہیر واشاعت کے لئے دروس قرآن کے حلقوں' قرآن کانفرنسوں' محاضراتِ قرآنی اور دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کا بھرپور اہتمام کیا اور قرآن اکیڈمی اور قرآن کالج جیسے ادارے قائم کیے۔ اس دوران کراچی' ملتان' فیصل آباد' سرگودھا' پشاور اور جھنگ میں بھی اسی مقصد جلیلہ کے لئے انجمن ہائے خدام القرآن قائم ہوئیں اور ان میں سے بعض شہروں میں قرآن اکیڈمیز بھی قائم ہو گئیں۔ حکمت قرآن کے زیر نظر شمارے میں' جو نومبر دسمبر کی مشترکہ اشاعت کا حامل ہے' مرکزی انجمن اور منسلک انجمنوں کی کارکردگی کی رپورٹ (برائے سال 04-2003ء) شامل اشاعت کی جا رہی ہے۔

مطالعۂ قرآن حکیم کا منتخب نصاب تحریک رجوع الی القرآن اور فریضہ اقامت دین کی جدوجہد کے لئے بنیاد اور اساس کا درجہ رکھتا ہے اور سورۃ الحدید اس منتخب نصاب کا ذروۂ سنام اور کلائمکس ہے۔ حکمت قرآن میں منتخب نصاب کے دروس کی سلسلہ وار اشاعت کا آغاز نومبر 1996ء کے شمارے سے ہوا تھا اور زیر نظر شمارے میں سورۃ الحدید کے درس کی آخری قسط کی اشاعت کے ساتھ یہ سلسلہ پایۂ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ **فللّٰہ الحمد!**

گزشتہ شمارے میں لطف الرحمٰن خان صاحب کے قلم سے ''ترجمہ قرآن مجید مع صرفی و نحوی تشریح'' کے سلسلۂ اسباق کی اشاعت کا آغاز کیا گیا تھا۔ اس پر ہمیں قارئین کے متعدد خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں اس اقدام کو سراہا گیا ہے اور اس کا تسلسل برقرار رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے۔ ہم اپنے قارئین کو یقین دلاتے ہیں کہ ان شاء اللہ العزیز ''فہم القرآن'' کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ہم قارئین سے بھی یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ اسباق سے کماحقہٗ فائدہ اٹھائیں گے اور اسے قرآن فہمی کے لئے ایک ذریعہ بنائیں گے۔ **oo**

منتخب نصاب (درس ۲۶)

ڈاکٹر اسرار احمد

اُمت مسلمہ سے خطاب کے ضمن میں قرآنِ حکیم کی جامع ترین سورت

اُمُّ المُسَبِّحات : سورۃ الحدید

(۱۹)

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہِ الکریم ...... امّا بعد:

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم - بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

﴿ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ
وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۣ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا
عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا
بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى
شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾﴾ ...... صدق اللّٰہ العظیم

اذکارِ مسنونہ و ادعیہ ماثورہ کے بعد :

حضرات! آج ہم زیر درس سورۃ (الحدید) کی آخری دو آیات ۲۸، ۲۹ کا مطالعہ کر کے اس سورۂ مبارکہ کا درس مکمل کریں گے۔ اس سے پہلے میں آیت ۲۷ سے متعلق

ایک نکتے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

اُمت مسلمہ میں رہبانیت کا نفوذ اور اس کے اسباب

جیسے کہ میں نے عرض کیا تھا کہ متبعین مسیح علیہ الصلاۃ والسلام میں اگر رَہبانیت کا نظام آیا تو جہاں اس میں شیطان کے اغوا و اِضلال کا معاملہ ہوا کہ اس نے انہیں جہاد و قتال' انقلاب اور اللہ کے دین کو قائم کرنے کی جدوجہد سے ہٹا کر ان کی صلاحیتوں کو اس رخ پر موڑ دیا وہاں اس کے لئے کچھ اسباب بھی موجود تھے۔ لیکن حضور ﷺ کی امت میں اگر یہ معاملہ آیا ہے تو وہ میرے نزدیک اس کی نسبت سینکڑوں درجے زیادہ قابل مذمت ہے' اس لئے کہ ان اسباب میں سے کوئی سبب یہاں موجود نہیں تھا۔ حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور آپ کا اُسوہ نہایت جامع اور نہایت متوازن ہے اور اس میں دین و دنیا کا مکمل اور خوبصورت امتزاج ہے۔ یہاں تک کہ تعدّدِ ازدواج اس ضمن میں سیرت کی سب سے نمایاں بات ہوسکتی ہے' لیکن یہ کڑوی گولی عیسائیوں کے حلق سے قطعاً نہیں اترتی۔ اس لئے کہ ان کا آئیڈیل حضرات مسیح اور یحییٰ علیہما السلام ہیں اور انہوں نے ایک ایک شادی بھی نہیں کی' جبکہ حضور اکرم ﷺ نے گیارہ شادیاں کیں اور کنیزیں ان کے علاوہ تھیں۔ تو اس حوالے سے ان کے لئے تو کوئی نہ کوئی عذر موجود ہے' لیکن ہمارے ہاں اس کے باوجود اگر رَہبانیت کا نظام آیا ہے تو یہ بہرحال زیادہ قابل مذمت ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں پر تو جہاد و قتال کا راستہ شروع ہی نہیں ہوا' جبکہ یہاں نہ صرف شروع ہوا بلکہ بھرپور طریقے پر اس کے سارے مراحل و مدارج طے ہوئے ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس ضمن میں ہمارے لئے کس درجے واضح سنگ ہائے میل اور نشاناتِ راہ چھوڑے ہیں! اور پھر حضور ﷺ کی صریح احادیث بھی ہیں کہ جب تک پورے کرۂ ارضی پر اللہ کے دین کا غلبہ نہیں ہو جاتا' جہاد و قتال کا یہ عمل جاری رہے گا۔ اس حوالے سے ہم نے اگر اس راستے سے انحراف کیا ہے تو یقیناً ہم زیادہ بڑے مجرم ہیں بہ نسبت حضرت مسیح علیہ السلام کے متبعین کے۔

البتہ ہمارے ہاں کچھ حضرات اس راستے پر چلے گئے ہیں تو میں اصولی طور پر یہ

بات کہنے کے بعد ان کی طرف سے کچھ معذرت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اپنے دل میں کسی فرد کے ساتھ کوئی سوءِ ظن مت آنے دیجیے! حدیث نبویؐ ہے: ((اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ)) ''اپنے فوت شدگان کو بھلے الفاظ میں یاد کیا کرو''۔ ہمیں نہیں معلوم کس کے ساتھ کیا مجبوری تھی، کس کے کیا ذاتی حالات تھے، کس کا کیا معاملہ تھا۔ ایسے اشخاص کی طرف سے میں دو معذرتیں (apologies) پیش کر رہا ہوں اور انہیں ریکارڈ پر لے آنا چاہتا ہوں۔

ایک یہ کہ مسلمانوں کے حکمران جب فاسق و فاجر ہوں تو ان کے بارے میں اس بات کی بڑی تاکید آئی ہے کہ ان کے خلاف خروج میں حد درجہ احتیاط برتی جائے۔ ظاہر بات ہے کہ جب حکومت قائم ہوگئی ہے تو اب اس کا ایک نظم ہے، ایک سربراہ ہے، چاہے وہ ظالم اور فاسق و فاجر ہے، لیکن ہے تو مسلمان! اب اس کے زیر قیادت قتال کا معاملہ بھی ہوگا۔ کچھ عرصہ اس طرح ہوتا رہا کہ جہاں جہاں مسلمانوں کی سرحدیں تھیں وہاں پر مسلمان جہاد و قتال کا معاملہ آگے بڑھاتے رہے۔ لیکن پھر ہوتے ہوتے ایک نظم مملکت کے اندر ساری چیزیں حکومت کے تابع ہو جاتی ہیں۔ اب عام آدمی اپنے طور پر اس قسم کا بڑا کام نہیں کر سکتا جب تک ان فساق و فجار حکمرانوں کو نہ ہٹایا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے علیحدہ سے کسی جماعت، کسی تحریک کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کام کو لے کر اُٹھ کھڑی ہو۔ تو خروج پر حضور ﷺ کی طرف سے شدید بندشیں اور شرائط عائد کی گئی ہیں۔ میں اس وقت تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، اس بارے میں امامِ اعظم امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے —— اور میں اسے صحیح سمجھتا ہوں —— کہ ''فاسق و فاجر مسلمان حکمرانوں کے خلاف مسلح بغاوت جائز ہے، بشرطیکہ اتنی قوت فراہم ہو چکی ہو کہ بظاہرِ احوال کم سے کم کامیابی یقینی ہو جائے''۔ اب ایسے ماحول میں اس قوت کا فراہم ہونا جبکہ ان کا ایک مستبد نظام قائم تھا، محالات کے درجے میں تھا۔ لہٰذا اُس دور میں جہاد و قتال ایک طرح کا Imperialist extension کا مرحلہ تو بن گیا لیکن اس کی نوعیت اُس جہاد و قتال کی نہیں رہی جو غلبہ دین کے لئے تھا۔

اسی طرح سے ایک دوسرا عامل یہ تھا کہ ابھی تک انسان کا تمدنی اور عمرانی شعور اس درجے تک نہیں پہنچا تھا کہ ''ریاست'' اور ''حکومت'' کے درمیان فرق ہو۔ حکومت کو بدلنے کے لئے بھی سوائے مسلح بغاوت کے کوئی چینلز ابھی موجود نہیں تھے' جیسے کہ آج ہمارے سامنے حکومت کو بدلنے کے لئے چینلز ہیں۔ آج کم از کم عالم اسلام کے وہ ممالک جہاں کسی درجے میں جمہوریت ہے اور وہاں حقوق انسانی اور شہری حقوق کا تصور موجود ہے وہاں کے عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ حکومت کو بدلیں' چاہے ووٹ کے ذریعے بدلیں' چاہے ایجی ٹیشن کے ذریعے بدلیں۔ ایجی ٹیشن بھی وہ جو پر امن ہو' منظم ہو' جس سے کسی کی جان اور املاک کو نقصان نہ پہنچے' صرف یہ کہ گھیراؤ کر کے حکومت کی مشینری کو بلاک کیا جا رہا ہو تو یہ بھی ان کا جائز اور دستوری حق ہے۔ چونکہ دورِ ملوکیت میں اس طرح کے حقوق کا تصور موجود نہیں تھا لہٰذا بہت سے حضرات نے تصوف اور رہبانیت کا راستہ اختیار کر لیا۔

اس حوالے سے آج کے دور میں ہمیں یہ سہولتیں حاصل ہو گئیں جو سابقہ ادوار میں نہیں تھیں۔ جہاں تک تمدنی حقوق کا تعلق ہے' بعض ممالک جیسے سعودی عرب اور عرب امارات میں تو ان کا تصور ہی سرے سے نہیں ہے اور کہیں صرف دکھاوا ہے' جیسے کہ مصر اور لیبیا وغیرہ۔ ان ممالک میں بڑی شدید آمریت ہے' یک جماعتی حکومت کا نظام چل رہا ہے۔ لہٰذا یہاں انتخاب اور ایجی ٹیشن کا کوئی امکان پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن جہاں کہیں بھی حقوق کا یہ تصور موجود ہے اُن ممالک میں سے ایک خوش قسمت ملک ''پاکستان'' بھی ہے جس میں ہمیں یہ حقوق آزادانہ طور پر حاصل ہیں۔ پھر اگر ہم ان حقوق کو استعمال نہ کریں اور رہبانیت کا راستہ اختیار کر جائیں اور اس پگڈنڈی کی طرف مڑ جائیں تو پھر ہمارے لئے کوئی دلیل' کوئی عذر نہیں ہے۔ جیسے قرآن مجید میں اہل کتاب سے کہا گیا: ﴿يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔﴾ (المائدۃ:٦٨) ''اے اہل کتاب! تمہاری کوئی بنیاد نہیں ہے یہاں تک کہ تم تورات اور انجیل کو اور جو کچھ تم پر تمہارے ربّ کی

طرف سے نازل کیا گیا اس کو قائم اور نافذ کرو"۔ اس آیت کو اگر ہم اپنے اوپر منطبق کریں تو یوں کہا جائے گا: "یا اهل القرآن لستم علی شیءٍ حتی تقیموا القرآن وما انزل الیکم من ربکم" "اے اہل قرآن (اے مسلمانو!) تمہارا تو کوئی بھی مقام نہیں ہے (ہم سے بات کرنے کا منہ نہیں ہے) اگر تم قائم نہیں کرتے ہو قرآن کو اور جو کچھ بھی اللہ کی طرف سے تمہاری جانب نازل کیا گیا ہے"۔ ہمارے ہاں جو دانش ور کہلانے والے حضرات ہیں وہ یہاں بھی گریز کا راستہ اختیار کرتے ہیں کہ یا تو صرف دعوت و تبلیغ ہوتی رہے یا کوئی علمی و تحقیقی کام ہوتا رہے' بس صرف قیل و قال ہوتا رہے' کسی جہاد' قتال' انقلاب کی طرف پیش رفت نہ ہو۔ تو میرے نزدیک ان کا کوئی عذر' سند' مقام' بنیاد نہیں ہے اور "لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ" والی بات ان پر بتمام و کمال منطبق ہوتی ہے۔

آیت ۲۸ کی تاویل خاص

آگے فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ﴾ (آیت ۲۸) "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول (محمد ﷺ) پر ایمان لاؤ"۔ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ کے مفہوم کو معین کرنے سے آیت کی دو تاویلات ہوں گی۔ پچھلی آیت ان الفاظ پر ختم ہوئی تھی: ﴿فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ یعنی متبعین مسیح علیہ السلام میں سے جو لوگ صاحب ایمان ہوئے' ہم نے انہیں ان کا بھرپور اجر عطا کر دیا' لیکن ان کی بھی کثیر تعداد فاسقین پر مشتمل ہے۔ متبعین مسیحؑ میں سے جو لوگ صاحب ایمان ہوئے ان سے مراد کیا ہے! ایک مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کے صحیح دین پر رہے' ایمان پر قائم رہے' اب ان لوگوں کو درحقیقت ترغیب دی جا رہی ہے کہ اب لاؤ ایمان محمد ﷺ پر۔ فرمایا جا رہا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾: یعنی "اے وہ لوگو جو (مسیح علیہ السلام پر صحیح معنی میں) ایمان رکھتے ہو" —— اب اللہ کو چونکہ وہ پہلے سے مانتے ہیں' لہٰذا یہاں "اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ" کا لفظ نہیں آیا' بلکہ فرمایا: ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ "اللہ کا تقویٰ اختیار کرو"۔ جس اللہ کو تم پہلے سے مانتے ہو تمہاری زندگی کے اندر بالفعل اس کا خوف اور اس کے محاسبے کا

احساس برقرار نظر آنا چاہئے! ﴿وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ﴾ "اور ایمان لاؤ اُس کے رسولؐ پر"۔ یہ گویا تمہارے لئے نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ کا معاملہ ہوگا۔ تمہارے اس ایمان کا جو تم عیسیٰ علیہ السلام پر رکھتے ہو' اگر وہ سچا ایمان ہے' لازمی تقاضا بھی یہی ہے۔ اب اگر تم ایمان نہیں لا رہے محمد ﷺ پر تو گویا تمہارا حضرت مسیحؑ پر ایمان کا دعویٰ بھی باطل ہو جائے گا۔ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے میں اب تمہیں کوئی عصبیت نہ روکے کہ یہ نیا نبی ہے' نئی قوم کے اندر آیا ہے' یہ اُمیین میں سے ہے۔ بلکہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور عصبیت' ضد' ہٹ دھرمی' مغائرت میں سے کسی چیز کو اپنے راستے میں رکاوٹ نہ بننے دو۔ تو اس تاویل کی رو سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے۔

اب اس تاویل کی رو سے آیت کا مفہوم مکمل کر لیجئے! فرمایا: ﴿يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ﴾ "(اگر تم ایسا کرو گے تو) اللہ تمہیں عطا کرے گا اپنی رحمت میں سے دوگنا حصہ"۔ "كِفْلٌ" کہتے ہیں ترازو کے ایک پلڑے کو۔ تو كِفْلَيْنِ کا مطلب ہوگا "دو پلڑے"۔ اب اس اعتبار سے مفہوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ ﴿وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ﴾ "اور تمہیں وہ نور عطا فرمائے گا جس کو لے کر چل سکو گے اور تمہیں بخش دے گا"۔ جو خطائیں اور غلطیاں ہوں گی' سابقہ زندگی کی بھی اور آگے کی بھی' اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے گا۔ ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۸﴾ "اور اللہ غفور رحیم ہے"۔ یہ تاویل بڑی مسلسل (continuous) تاویل بنتی ہے۔ پچھلی اور اگلی دونوں آیتوں کے ساتھ اس کا ربط بہت گہرا جڑ رہا ہے۔

اس تاویل کے حق میں ایک متفق علیہ حدیث بھی ہے:

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ فَآمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَلَهُ اَجْرَانِ' وَعَبْدٌ مَمْلُوْكٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰی وَحَقَّ سَيِّدِهٖ فَلَهُ اَجْرَانِ' وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ فَغَذَّاهَا فَاَحْسَنَ غِذَاءَهَا ثُمَّ اَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا' ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ))

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے صاحب زادے حضرت ابو بردہؓ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ وہ ہوں گے جنہیں (قیامت کے دن) دوہرا اجر ملے گا: ایک اہل کتاب میں سے وہ شخص جو ایمان رکھتا تھا اپنے نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) پر اور اس نے نبی آخر الزمان ﷺ کا زمانہ بھی پا لیا (یعنی حضور ﷺ کو پہچان لیا' چاہے وہ حضور ﷺ کے زمانے میں نہیں بھی تھا) اور وہ ان پر بھی ایمان لے آیا اور آپ ﷺ کا اتباع کیا اور آپ ﷺ کی تصدیق کی تو ایسے شخص کے لئے دوہرا اجر ہے۔ اور دوسرا وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کیا اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا (یعنی خدا اور رسول کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے آقا کا حق بھی بحسن وخوبی ادا کیا) تو اس کے لئے بھی دوہرا اجر ہے۔ اور ایک ایسا شخص کہ جس کی کوئی کنیز (باندی) تھی' تو اُس نے اسے اچھی غذا دی (اس کو کھلایا' پلایا' پالا پوسا) اور اس کی عمدہ اخلاقی تربیت کی (اس کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا) پھر (جب وہ جوان ہوگئی تو) اسے آزاد کر دیا اور اس سے باقاعدہ نکاح کیا (یعنی پہلے تو اس کی لونڈی کی حیثیت تھی' اب اسے آزاد کر کے اپنے عقدِ نکاح میں لا کر برابری کا درجہ عطا کر دیا) تو اس شخص کے لئے بھی دو اجر ہیں''۔

بہرحال آخر الذکر باتیں ہمارے موضوع سے متعلق نہیں ہیں' جبکہ پہلی بات اس آیت کی مذکورہ بالا تاویل کی پوری طرح تائید کر رہی ہے۔ اس چوتھے رکوع کے مضمون کے ساتھ (یعنی ماقبل آیات سے) اس تاویل کی کامل مطابقت ہے۔ اس لئے کہ اس میں رہبانیت کا تذکرہ ہو رہا ہے' حضرت مسیح علیہ السلام کا تذکرہ ہو رہا ہے' حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کا ذکر ہو رہا ہے اور اب ان کو دعوت دی جا رہی ہے کہ تم جب اپنے نبی حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو تو اب اس کا تقاضا یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ پر بھی ایمان لاؤ اور اس کے بدلے میں تمہارے لئے دُوہرا اجر ہوگا۔

تاویلِ عام کے اعتبار سے آیت کا مفہوم

اس آیت کی ایک تاویلِ عام بھی ہے اور وہ ہمارے اعتبار سے بہت اہم ہے۔

اس لئے کہ اِس سورۂ مبارکہ کا یہ حصہ سورۃ الحدید کا نقطۂ عروج بھی ہے۔ اس اعتبار سے یہاں پر گویا مخاطب عام اہل ایمان ہیں' صرف متبعین مسیح ؑ ہی نہیں ہیں' لہٰذا ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ کا مطلب ہے: ''اے اہل ایمان!'' یعنی وہ تمام مسلمان جو حضور ﷺ پر ایمان لائے' چاہے وہ پہلے تھے' چاہے آج ہیں' چاہے ہمیشہ ہوں گے' سب اس خطاب میں شامل ہیں۔ فرمایا: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ﴾ ''اے اہل ایمان! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ایمان رکھو اس کے رسول (ﷺ) پر''۔ یہاں ایمان بالرسول ؐ پر جو emphasize کرنا پیش نظر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ درحقیقت ایمان بالرسول اور اطاعت رسول ﷺ ہی میں اصل ہدایت مضمر ہے۔ ہدایت عملی کا سارے کا سارا دارومدار اطاعت رسول اور ایمان بالرسول ﷺ پر ہے۔ ایمان بالرسول یہ ہے کہ انسان کو یہ یقین ہو کہ جو خیر ملے گا یہاں سے ملے گا' جو بھلائی ملے گی یہاں سے ملے گی۔ اب اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ حضور ﷺ کو اسوۂ کاملہ ماننے والا شخص کبھی بھی گھر گرہستی کی زندگی کو گھٹیا نہیں سمجھ سکتا' یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ اگر دل میں حضور ﷺ کی عظمت ہے' حضور ﷺ سے عقیدت اور محبت ہے' اور معلوم ہے کہ ''جا ایں جاست'' ہدایت کا منبع اور سرچشمہ حضور ﷺ کی سیرت ہے' تو کیسے ممکن ہے کہ مزاج کے اندر کہیں رہبانیت کا رُخ پیدا ہو سکے! ﴿وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ﴾ ''اور اللہ کے رسول (ﷺ) پر پورا ایمان رکھو'' کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ یہ جو تمہارے اوپر انقلاب کا ایک فریضہ عائد کیا گیا ہے کہ ہم نے تمہیں جو نظامِ عدل وقسط عطا کیا ہے اس کو قائم کرو' تو اس کے قیام کا طریق کار اور منہج جاننے کے لئے اپنی مائیکروسکوپ کو سیرتِ محمد ﷺ پر مرتکز کر دو۔

میں اس سے پہلے بھی کئی مواقع پر عرض کر چکا ہوں کہ قرآن مجید میں اقامتِ دین کی فرضیت' اعلاءِ کلمۃ اللہ کی اہمیت' تکبیر ربّ اور ''اظہارُ دینِ الحقّ علی الدّین کُلّہ'' کے لئے جہاد وقتال کی فرضیت ''یکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ'' کے مقصد کے لئے جدوجہد کی اہمیت اور اس کی فرضیت' یہ چیز بہت ہی واضح اور اظہر من الشمس ہے'

بشرطیکہ کسی کے دل میں کھوٹ نہ ہو اور گریز اور فرار کی نیت نہ ہو۔ اب سوچنا یہ ہے کہ ان بدلے ہوئے حالات میں یہ کام کیسے کیا جائے؟ اس کے لئے درحقیقت قرآن مجید سے براہِ راست ہدایت نہیں ملتی۔ اس لئے کہ ترتیب مصحف ترتیبِ زمانی کے اعتبار سے نہیں ہے۔ قرآن مجید میں وہ سورتیں بھی کہ جن کا تعلق سیرتِ محمدی ﷺ سے ہے اور جن کا اکثر و بیشتر حصہ سیرت کے واقعات سے بحث کرتا ہے، زمانی ترتیب سے نہیں ہیں، مثلاً سورۃ التوبہ دسویں گیارہویں پارے میں آ گئی ہے جس میں غزوۂ تبوک کا ذکر ہے جبکہ سورۃ محمد چھبیسویں پارے میں ہے جو کہ غزوۂ بدر سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ اسی طرح سورۃ الاحزاب اکیسویں پارے میں ہے جس کے اندر غزوۂ احزاب کا ذکر ہے جو ۵ھ میں ہوا ہے۔ جو سورتیں مکی دور کے بالکل ابتدائی ایام میں نازل ہوئی ہیں وہ مصحف میں اخیر میں ہیں۔ تو اس حوالے سے قرآن مجید میں وہ ترتیب نہیں ہے جو نزولی اعتبار سے ہے۔ یہ ترتیب ملے گی سیرت النبی ﷺ سے۔

اقامتِ دین کی جدوجہد میں سیرتِ نبویؐ سے راہنمائی

میں نے بعض مواقع پر مثال دی ہے کہ جس علاقے میں بھی امید ہو کہ یہاں سے تیل نکل آئے گا تو وہاں ارب ہا ارب ڈالر ڈرلنگ کے اوپر خرچ کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ یقین بھی نہیں ہے، بس کچھ خیال اور امید ہے کہ یہاں سے ہمیں وہ سیال سونا مل جائے گا تو اسی امید پر وہاں بہت بڑی مہم چلائی جاتی ہے۔ تو اگر یہ یقین ہو جائے کہ یہ ہدایت کہ دین کیسے قائم ہوگا، ہم اپنے اس فریضۂ اقامت دین سے کیسے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں، اس کی عملی شکل کیا ہوگی، صرف سیرتِ محمدیؐ سے ملے گی تو پھر آپ اپنی توجہ اسی پر مرکوز کریں گے، اس پر غور کریں گے، تدبر کریں گے۔ اقبال نے قرآن پر غور و تدبر کی دعوت دیتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں ؎ ''قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں!'' اسی طرح سیرتِ محمدیؐ میں غوطہ زن ہوئے بغیر طریق انقلاب آپ کے سامنے واضح نہیں ہوگا۔ تو میرے نزدیک اس آیت مبارکہ کا تعلق زیر درس سورۃ کے اس عمود کے ساتھ جڑ جاتا ہے کہ:

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴾

''ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیاں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تا کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں' اور ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لئے منافع ہیں۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے تا کہ اللہ کو معلوم ہو جائے (اور وہ لوگوں پر واضح کر دے) کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے غیب میں رہتے ہوئے۔ یقیناً اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے''۔

اب اس کا عملی طریق کار تمہیں کہاں ملے گا؟ فرمایا: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ﴾ ''اے (تمام) اہل ایمان! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسولوں پر ایمان پختہ رکھو!'' سارا زور اطاعت واتباعِ رسولؐ کے اوپر ہے۔ جیسے کہ آیۂ استخلاف (النور:۵۵) سے ماقبل آیت (نمبر ۵۴) میں بھی اطاعت رسول پر زور ہے۔ فرمایا:

﴿قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ﴾

''کہہ دیجئے (اے محمد ﷺ) کہ اللہ کے مطیع بنو اور رسولؐ کے تابع فرمان بن کر رہو۔ لیکن اگر تم منہ پھیرتے ہو تو خوب سمجھ لو کہ رسول پر جس فرض کا بار رکھا گیا ہے اس کا ذمہ دار وہ ہے اور تم پر جس فرض کا بار ڈالا گیا ہے اس کے ذمہ دار تم ہو۔ اس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے' ورنہ رسولؐ کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ صاف صاف حکم پہنچا دے۔''

اور مابعد آیت (نمبر ۵۶) میں بھی اطاعتِ رسولؐ پر زور ہے: ﴿وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ ''اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔ درحقیقت اس طویل آیت آیۂ استخلاف کے اوّل وآخر سارا زور ہے اللہ کے رسولؐ کی اطاعت پر۔

تو اس حوالے سے منہج انقلابِ نبویؐ کی اہمیت سامنے رہے۔ اور اس کے لئے بہر حال ہمارے پاس فہم و ادراک کا سرچشمہ اور ذریعہ سوائے سیرت النبی ﷺ کے اور کوئی نہیں ہے۔ اور اس کے لئے بھی یہ بات پیش نظر رہے کہ جیسے قرآن کو سمجھنے کے لئے کوئی ایک تفسیر کفایت نہیں کرتی اسی طرح اگر کسی ایک کتابِ سیرت پر اکتفا کر کے بیٹھ رہیں گے تو سیرت کے بہت سے پہلو اوجھل رہ جائیں گے۔ ہر سیرت نگار کا اپنا نقطۂ نظر ہے' جیسے ہر مفسر کا اپنا ایک نقطۂ نظر ہے' ہر مفکر کا اپنا ایک زاویۂ نگاہ (angle of view) ہے۔ ایک ہی شے کو اِدھر والے دیکھ رہے ہیں تو ان کے پردۂ بصارت پر اس کی تصویر کچھ اور بن رہی ہے' جبکہ اُدھر والے دیکھ رہے ہیں تو ان کے retina پر اس کی تصویر کچھ اور بن رہی ہے۔ مختلف زاویۂ نگاہ سے زمین و آسمان کا فرق واقع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک ہی قرآن ہے' اس کو ایک شخص پڑھ رہا ہے' تدبر کر رہا ہے' سمجھ رہا ہے' اور یہ سب کچھ نیک نیتی سے کر رہا ہے' لیکن اس کے سامنے کچھ اور پہلو زیادہ اجاگر ہو رہے ہیں۔ دوسرا شخص بھی نیک نیتی سے اپنی امکانی حد تک محنت کر رہا ہے' جہاد کر رہا ہے' اجتہاد کر رہا ہے' لیکن اس کے سامنے کچھ دوسرے پہلو نمایاں ہو رہے ہیں۔ تو کوئی ایک کتابِ تفسیر بھی کبھی کفایت نہیں کرے گی اور کوئی ایک کتابِ سیرت بھی کبھی کفایت نہیں کرے گی۔ اس کے لئے مختلف کتابوں سے استفادہ کرنا چاہئے' لیکن یہ طے ہو جائے کہ ''جا ایں جا ست'' جو کچھ ملے گا یہیں سے ملے گا' لہٰذا اس کارِ عظیم کا طریق کار سیرتِ نبویؐ سے ماخوذ ہو گا' اور خاص طور پر طریقِ تنظیم۔

انقلابِ نبویؐ کے طریقِ کار کے مختلف مراحل تو پھر بھی قرآن مجید میں مل جاتے ہیں' لیکن یہ کہ اس کے لئے جمعیت کس بنیاد پر فراہم ہو گی' اس کے بارے میں قرآن میں سوائے اشاروں کے کچھ ہے ہی نہیں' جبکہ اس کا پورا نقشہ آپ کو سیرتِ نبویہؐ سے ملے گا۔ اسی طرح سیرت میں بیعت کا ایک مکمل نظام ہے' حالانکہ حضور ﷺ کے لئے تو بیعت ضروری تھی ہی نہیں۔ آپ تو رسول تھے۔ جو ایمان لے آیا اسے تو ہر حال میں آپؐ کی اطاعت کرنی ہی کرنی تھی۔ کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی اطاعت نہ کرے۔ تو ایک

علیحدہ سے قول وقرار اور اطاعت کا معاہدہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی‘ لیکن آپ ﷺ نے درحقیقت بعد میں آنے والوں کے لئے یہ اسوہ سے چھوڑا ہے۔ ازروئے الفاظِ قرآنی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ’’تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی میں ایک بہترین (اور مکمل) نمونہ ہے‘‘۔ اس اعتبار سے یہ بیعت کا نظام میرے آپ کے لئے اور اِس وقت کے تمام مسلمانوں کے لئے ہے‘ چاہے حضرت مسیح علیہ السلام کے متبعین میں سے کوئی ایمان لے آئے‘ چاہے یہودیوں میں سے کوئی ایمان لے آئے‘ جیسے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں‘ چاہے مشرکین عرب میں سے کوئی ایمان لائے‘ وہ انصار میں سے ہو یا مہاجرین میں سے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں پر ’’ كِفْلَيْنِ ‘‘ کے کیا معنی ہوں گے؟ اس لئے کہ پچھلی تاویل کے اعتبار سے تو مذکورہ بالا حدیث نبویؐ کی رو سے ’’كِفْلَيْنِ ‘‘ کے معنی معین ہو گئے کہ اہل کتاب میں سے جو محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئیں گے انہیں دوہرا اجر ملے گا‘ اس لئے کہ وہ پہلے اپنے نبی پر بھی ایمان لائے ہوئے تھے انہوں نے تعصب کی کسی پٹی کو اپنی آنکھوں پر بندھنے نہیں دیا اور حضور ﷺ پر بھی ایمان لے آئے۔ لیکن یہ کہ متبعین محمد ﷺ جو عام ہوں‘ ان کے لئے ’’کِفلین ‘‘ کس اعتبار سے ہوگا؟ مثلاً ہم تو پیدا ہی ہوئے امت محمدؐ میں۔ یا کچھ لوگ وہ تھے جو پہلے کسی بھی نبی کے ماننے والے نہیں تھے‘ وہ حضور ﷺ پر ایمان لے آئے اور حضور ﷺ کا اتباع کرتے ہیں‘ آپ کے نقش قدم پر چلتے ہیں تو اُن کے لئے ’’کِفلین ‘‘ کس اعتبار سے ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے سورۂ سبا کی آیت ۳۷ کا مطالعہ کیجئے جو دیگر تمام مسلمانوں کے لئے بھی کِفلین کا مفہوم دے رہی ہے۔ فرمایا: ﴿وَمَا اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا﴾ ’’(دیکھو مسلمانو!) وہ چیزیں جن کے ذریعے سے تم ہمارا تقرب حاصل کر سکتے ہو وہ تمہارے اموال اور اولاد نہیں ہیں‘ سوائے اُس کے جو ایمان لائے اور عمل صالح کرے‘‘۔ ایمان اور عمل صالح کے بعد تو مال بھی تقرب الی اللہ کا ذریعہ بن جائے گا‘ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے‘

اولاد بھی ذریعۂ تقرب بن جائے گی' اسے اللہ کے دین کے لئے تیار کیا جائے' اس کے اندر وہی جذبہ پیدا کیا جائے اور ان کی تربیت کی جائے۔ لیکن ایمان اور عمل صالح کے بغیر اولاد سے اور مجرد مال سے تقرب حاصل نہیں ہوتا۔ آگے فرمایا:﴿فَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا﴾ ''تو ایسے لوگوں کے لئے ان کے اعمال کا دوہرا اجر ہوگا''۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ دوہرا اجر کیوں ہوگا؟ یہ دوہرا اجر اس اعتبار سے ہے کہ ہر مسلمان جب دین پر عمل کرتا ہے تو وہ اپنے عمل کے ذریعے سے اپنے پیچھے والوں کے لئے بھی ایک اُسوہ چھوڑ رہا ہوتا ہے۔ فرض کیجئے کوئی شخص رشوت لیتا تھا' اس کی زندگی میں اللے تللے تھے' عیش ہو رہی تھی۔ اب اس نے سمجھا کہ یہ حرام ہے اور اسے چھوڑ دیا تو اب یہ چیز کسی اور کے لئے بھی مثال بن جائے گی کہ اگر اُس کا بغیر رشوت کے گزارا ہو رہا ہے تو ہمیں بھی موت نہیں آ جائے گی' فاقہ نہیں آ جائے گا اگر میں اِس حرام سے رُک جاؤں۔ یا فرض کیجئے کوئی شخص کسی بینک کے اندر ملازم تھا' پندرہ بیس ہزار روپے تنخواہ لے رہا تھا' لیکن اب اس نے وہاں سے ملازمت چھوڑ دی ہے اور کہیں دوسری جگہ تین چار یا پانچ ہزار کی تنخواہ پر گزارا کر رہا ہے تو اس کے اس عمل سے کسی اور شخص کے اندر بھی عزیمت پیدا ہو سکتی ہے کہ اگر وہ ہمت کر سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے بھی ہمت دے سکتا ہے۔ تو یہ صاحب عزیمت انسان بعد والوں کے لئے یا خود اپنے زمانے کے لوگوں کے لئے چونکہ نمونہ بن جاتا ہے' ان کی ہمت افزائی اور حوصلہ افزائی کا ذریعہ بن جاتا ہے' لہٰذا ایسے لوگوں کے لئے اجر دوہرا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی دوسری مثال سورۃ الاحزاب میں حضرت محمد ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ضمن میں آئی ہے۔ ان سے فرمایا گیا کہ اگر تم نیک کام کرو گی تو تمہیں اجر بھی دوہرا ملے گا اور اگر کوئی غلط حرکت کرو گی تو سزا بھی دوہری ملے گی۔ اس لئے کہ تمہاری ایک خصوصی حیثیت ہے کہ تمہیں تمام امت مسلمہ کی خواتین کے لئے اسوہ بننا ہے۔ عورتوں کی زندگیوں کا جو خالص نسوانی اور صنفی پہلو ہے اس اعتبار سے ظاہر بات ہے کہ حضور ﷺ تو ان کے لئے مکمل نمونہ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ آپ بہرحال مرد ہیں۔ تو وہ اسوہ اللہ نے

ازواجِ مطہرات کے ذریعے سے فراہم کیا ہے۔ اس حوالے سے فرمایا کہ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو سزا دوہری ہوگی اور اگر نیکی پر چلو گی تو تمہارا اجر بھی دوہرا ہے۔ اس معنی میں ''کِفۡلَیۡنِ'' کا مفہوم بھی معین ہو گیا۔

اس تاویل سے آیت کا اگلا ٹکڑا بہت زیادہ نکھر رہا ہے کہ: ﴿ وَیَجۡعَلۡ لَّکُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِہٖ﴾ ''اور وہ تمہیں نور دے گا جس کو لے کر تم چل سکو گے''۔ ''تَمۡشُوۡنَ بِہٖ'' کا ایک پہلو تو سورۃ الحدید کی آیت ۱۲ کے حوالے سے سمجھ لیجئے کہ قیامت کے دن میدانِ حشر میں جب اہل ایمان اور منافقوں کو علیحدہ کرنے کے لئے چھلنی لگے گی تو اہل ایمان کو نور عطا ہوگا۔ وہ نور ان کے سامنے بھی ہوگا اور داہنے ہاتھ کی طرف بھی ہوگا۔ اس سے مراد ایک تو یہ نورِ ایمان ہے' اور خاص طور پر اللہ کے نبی ﷺ پر ایمان کا نور جس کو لے کر اہل ایمان چل سکیں گے۔ لیکن میرے نزدیک اس امکان کے باوجود یہ تاویل زیرِ درس آیت کے ساتھ زیادہ مناسبت نہیں رکھتی۔ اب آپ اس کی اصل مناسبت سمجھ لیجئے! آپ دین کی انقلابی جدوجہد میں مصروف ہیں' اس راہ میں جدوجہد کر رہے ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی پگڈنڈی اِدھر مڑ رہی ہے' کوئی اُدھر مڑ رہی ہے۔ اب قدم قدم پر سوال آئے گا کہ کہاں جاؤں؟ اب اگر رسول اللہ ﷺ پر گہرا ایمان ہے' اور یقین ہے کہ ''جا ایں جا است'' کہ یہیں سے ملے گا جو کچھ ملے گا تو پھر یہ نور تمہارے ساتھ ہوگا' یہ قدم قدم پر تمہاری راہنمائی کرے گا اور کسی غلط موڑ پر مڑنے سے بچا لے گا۔ ﴿ وَیَجۡعَلۡ لَّکُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِہٖ﴾ سے مراد دراصل یہ ہے۔ لہٰذا اِس وقت اُسوۂ رسول ﷺ کو سامنے رکھو! ذاتی زندگی کے معاملات ہوں یا تحریکی معاملات ہوں' اجتماعی اور انقلابی جدوجہد ہو' ہر جگہ اسوۂ رسولؐ سامنے رہنا چاہئے! البتہ جہاں کہیں معین طور پر بالکل نئی صورتِ حال ہو' وہ حالات نہ ہوں جو حضور ﷺ کے زمانے میں تھے تو نئے تبدیل شدہ حالات کے اندر پھر اجتہاد کیا جائے گا۔ اور اجتہاد بھی کتاب و سنت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ وہیں سے استنباط کرنا ہوتا ہے۔ جیسے آپ کو راجباہ سے پانی لے کر آنا ہے تو وہاں سے نالی کھینچنا ہوگی' ورنہ اگر نالی کا تعلق راجباہ کے ساتھ ہی نہیں

ہے تو پانی کہاں سے آ جائے گا؟ تو اصل راہنمائی تو قرآن و سنت ہی سے ملے گی‘ وہیں سے اجتہاد کر کے راہنمائی حاصل کرنی ہے۔ اور یہ اجتہاد بھی صرف اُسی جگہ ہو گا جہاں پر قطعیت کے ساتھ ثابت ہو جائے کہ یہ بالکل نئی صورتِ حال ہے جو اُس وقت کے حالات سے بالکل مختلف ہو چکی ہے‘ اور پھر اس کا تعین بھی کرنا ہو گا کہ جتنی جگہ پر اجتہاد کی ضرورت ہے اس سے آگے تجاوز نہ ہو‘ ایسا نہ ہو کہ اس کو generalize کر کے پورے کے پورے منہجِ انقلابِ نبویؐ کی بساط لپیٹ دی جائے‘ بلکہ صرف اُس Particular Issue کی حد تک اجتہاد کیا جائے۔ بہر حال میرے نزدیک یہ مفہوم ہے اس آیۂ مبارکہ کا!

اس سورۂ مبارکہ کا عمود اس کی آیت ۲۵ ہے۔ اس کا مفہوم ذہن میں رکھتے ہوئے براہ راست اس آیت پر آ جایئے: ﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ ﴾ ’’اے اہل ایمان! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو‘‘۔ تمہارے اندر قوت و صلاحیت اور ایثار و قربانی کا مادہ تو اللہ کے تقویٰ سے پیدا ہو گا‘ یعنی اللہ کا خوف اور اس کی محبت۔ تقویٰ کے اندر ایک پہلو محبت کا بھی تو ہے! یعنی کسی محبوب ہستی کے کسی حکم سے بھی سرتابی نہ کرنا کہ مبادا وہ ناراض ہو جائے‘ اس طرزِ عمل کی اصل بنیاد محبت ہے۔ یہی تمہاری source of energy ہے۔ تمہاری جدوجہد اور صلاحیتوں کے لئے ایک رخ متعین کرنے والی شے تو اللہ کا تقویٰ ہے‘ لیکن یہ نیت‘ جذبہ‘ جوش و خروش‘ جدوجہد‘ جہاد و قتال عملاً کس راستے پر direct ہوں؟ فرمایا: ﴿ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ ﴾ ’’اور ایمان لاؤ اس کے رسولؐ پر‘‘۔ اب اس کے لئے طریق کار اور منہج محمد رسول اللہ ﷺ کا اُسوۂ کاملہ اور آپؐ کی سیرتِ مطہرہ میں ہے۔ اگر یہ کرو گے تو اللہ کا وعدہ ہے کہ ﴿ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ ﴾ ’’وہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا‘‘۔ اس لئے کہ تم خود بھی دوسروں کے لئے اسوہ بن جاؤ گے‘ اسوۂ محمدی کو transmit کرنے کا ذریعہ بن جاؤ گے۔ تم بھی گویا ایک لنک بن جاؤ گے اس اُسوۂ محمدیؐ کو دوسرے لوگوں یا اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کے لئے۔ ﴿ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ ﴾ ’’اور وہ تمہیں نور عطا کرے گا جس میں تم چل

سکو گے''۔ تمہاری اجتماعی جدوجہد کو قدم قدم پر راہنمائی فراہم کرنے کے لئے وہ نورِ سیرتِ محمدیؐ ہر وقت تمہاری دستگیری کے لئے موجود ہوگا۔ ﴿وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ ''اور (اگر کوئی خطا ہو ہی گئی تو) اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا۔ اور اللہ غفور ہے' رحیم ہے''۔

آیت ۲۹ کا تفسیری اشکال اور اس کا حل

﴿ لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴾

''(یہ اس لئے ہے) تا کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھ لیں کہ اللہ کے فضل پر اب ان کا کوئی حق نہیں ہے' اور یہ کہ اللہ کا فضل اس کے اپنے ہی ہاتھ میں ہے' جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے' اور وہ بڑے فضل والا ہے''۔

اس آیت کی تاویل میں بڑا قیل وقال ہے اور میرے نزدیک اس بحث کا اکثر و بیشتر حصہ بالکل بغیر کسی بنیاد کے ہے۔ بدقسمتی سے بعض مقامات پر ہمارے مفسرین خواہ مخواہ کی بحثوں میں بہت الجھ گئے ہیں۔ یہاں ''لِئَلَّا'' میں جو 'لَا' ہے اس کے بارے میں اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ یہ زائد ہے اور اصل میں مراد یہ ہے: ''لِكَيْ يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ'' یعنی ''تا کہ یہ معلوم ہو جائے تمام اہل کتاب کو کہ ان کی کوئی اجارہ داری نہیں ہے (کوئی ٹھیکے داری نہیں ہے) اللہ کے فضل پر''۔ یہود کا تصور تھا کہ نبوت و رسالت تو ہماری میراث تھی' دو ہزار برس تک تو یہ ہمارے پاس رہی' اب یہ آخری نبوت و رسالت کہاں چلی گئی! تو فرمایا کہ ان پر یہ بات کھل جائے' واضح ہو جائے کہ یہ کوئی تمہاری اجارہ داری نہیں تھی' نبوت و کتاب کا یہ معاملہ اب ہم نے بنی اسماعیل کے حوالے کیا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین اور سید المرسلین کی حیثیت سے مبعوث ہو گئے ہیں۔ تو یہ بات ان کے سامنے کھل جانی چاہئے اور کوئی اشتباہ نہیں رہنا چاہئے کہ نبوت و کتاب پر ان کا کوئی اختیار' کوئی ٹھیکیداری' کوئی اجارہ داری نہیں ہے۔ یہ تو اللہ کا فضل ہے جو اللہ ہی کے اختیار میں ہے' جس کو چاہتا ہے دیتا

ہے۔اس لئے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ نبوت و کتاب کس کو دینی ہے۔ازروئے الفاظ قرآنی:﴿اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ﴾ (الانعام:۱۲۵)''اللہ خوب جانتا ہے کہ اپنی رسالت کہاں رکھے''۔اللہ جو فیصلہ کرتا ہے اپنے علم کامل کی بنیاد پر کرتا ہے۔

﴿لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ﴾ کا ایک تو یہ مفہوم ہے' لیکن اس میں ''لَا'' زائد ماننا پڑتا ہے۔اس لائے زائدہ کے بارے میں مَیں مولانا اصلاحی صاحب اور ان کے ہم خیال لوگوں سے بالکل متفق ہوں کہ قرآن مجید میں کہیں کوئی لفظ زائد نہیں آیا۔ کتابت میں ضرور کچھ حرف زائد آ گئے ہیں۔چنانچہ کسی جگہ پر آپ دیکھتے ہوں گے کہ ''الف'' لکھا ہوا ہے اور اوپر گول دائرہ بنا ہوا ہے اور یہ الف پڑھنے میں نہیں آتا۔وہ کتابت کا مسئلہ ہے اور کتابت خالص انسانی معاملہ تھا۔قرآن لکھا ہوا نازل نہیں ہوا۔ وہ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے حضورﷺ نے سنا ہے اور حضورﷺ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سنا ہے۔کتابت ایک اگلا مرحلہ ہے جو انسانی ہاتھوں سے ہوا ہے۔ہمارے ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جو رسم عثمانی ہے' یہ سب سے زیادہ ثقہ (authentic) ہے' اس میں بھی بعض حروف اضافی ہیں' لیکن قرآن مجید کے ٹیکسٹ میں کوئی لفظ زائد از ضرورت نہیں ہے۔

ایک ''لا'' جو عام طور پر قسموں کے شروع میں آ جاتا ہے' جیسے ﴿لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾ اور ﴿لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ بہت سے مفسرین اس کے بارے میں بھی کہہ دیتے ہیں کہ ''لا'' زائدہ ہے۔حالانکہ اس کی صحیح ترین تاویل مولانا فراہی نے کی ہے جس کی مولانا اصلاحی نے وضاحت کی ہے کہ یہاں پر اصل میں مخاطب کے کسی خیال کی نفی سے بات شروع کی جا رہی ہے کہ تم جو کچھ سوچ رہے ہو حقیقت وہ نہیں ہے۔چنانچہ:﴿لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ کا ترجمہ ہوگا *Nay, I swear the day of Judgement* ''نہیں' میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں''۔تمہارے خیالات' تمہارے شکوک پادر ہوا ہیں' بے بنیاد ہیں' ان کی کوئی حقیقت نہیں۔مجھے قیامت کے دن پر اتنا یقین ہے کہ میں اس پر قسم کھا رہا ہوں۔یہ بہت ہی بلیغ اسلوب ہے۔تو جتنی

بھی قسموں کے شروع میں ''لَا'' آ گیا ہے وہ لاءزائد نہیں ہے بلکہ وہ اصل میں مخاطبین کے خیالات کی نفی ہے۔ اسی طرح بعض مقامات پر ''لا'' مجرد تاکید کے لئے آیا ہے۔ جیسے: ﴿مَا مَنَعَكَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ﴾ (الاعراف:۱۲) ''تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟'' جب شیطان نے سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا تو اس سے فرمایا کہ ''کس چیز نے تجھے روکا کہ تو سجدہ نہیں کر رہا؟'' حالانکہ روکنے میں نہ کرنے کا مفہوم داخل ہے۔ اگرچہ ''مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ'' سے بھی بات پوری ہو جائے گی لیکن یہاں پر ''لَا'' تاکید مزید کے لئے ہے' بے کار و بے معنی نہیں ہے۔ ہر زبان کے اندر یہ اسلوب ہوتے ہیں کہ کسی چیز پر زور دینے کے لئے نفی کا اضافہ کرتے ہیں۔ جس طرح سورۃ الانبیاء کی آیت ۹۵ ہے: ﴿وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝﴾ ''اور حرام ہے ان بستیوں پر جن کو ہم نے ہلاک کیا کہ وہ اب لوٹیں گے نہیں''۔ حَرٰمٌ کے بعد یہاں پر ''لَا'' کی ضرورت نہیں ہے' لیکن یہ بھی اصل میں تاکید مزید کے لئے ہے۔ چنانچہ یہاں پر بھی ہم ''لَا'' کو ہرگز زائد اور بے معنی نہیں کہہ سکتے۔

ہمارے ایک کرم فرما ہندوستان کے عالم دین مولانا اخلاق حسین قاسمی صاحب کی رائے اس قسم کے اشکالات میں سب سے زیادہ صائب ہوتی ہے۔ چنانچہ مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی اور حیرانی ہوئی کہ انہوں نے صاف کہا ہے کہ یہاں پر ''لا'' قطعاً زائد نہیں ہے ''لا'' اپنی جگہ پر صحیح ہے اور اس سے اصلاً مراد یہ ہے کہ ''تاکہ نہ سمجھیں وہ لوگ جو اہل کتاب تھے کہ وہ اب ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے ہیں اللہ کے فضل سے''۔ یہاں پر ''لَا يَقْدِرُوْنَ'' اجارہ داری کی نفی کے لئے نہیں ہے' اس کا مفہوم یہ ہے کہ اب وہ یہ نہ سمجھیں کہ محروم ہو گئے ہیں بلکہ اب بھی ان کے لئے راستہ کھلا ہے۔ آئیں اور ایمان لے آئیں محمد ﷺ پر۔ اس کی مثال سورۂ بنی اسرائیل کے شروع میں آئی ہے جہاں بنی اسرائیل سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا﴾ (آیت ۸) ''ہوسکتا ہے کہ اب تمہارا رب تم پر رحم کرے! لیکن اگر تم نے پھر (اپنی سابق روش کا) اعادہ کیا تو ہم بھی پھر (اپنی سزا کا)

اعادہ کریں گے''۔یعنی اب بھی تمہارا رب تم پر رحم فرمانے کے لئے تیار اور آمادہ ہے' اس کی آغوشِ رحمت وا ہے' آؤ' ایمان لاؤ۔ اگلی آیت میں فرمایا: ﴿اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ﴾ ''یقیناً یہ قرآن ہدایت دے رہا ہے سیدھے راستے کی طرف''۔تو وہی بات یہاں پر کہی جارہی ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ تم اب راندۂ درگاہ ہو گئے ہو' محروم ہو گئے ہو' تمہارے لئے خیر کا کوئی راستہ کھلا رہ ہی نہیں گیا ہے' جیسے کہ اس سے پہلے اسی سورۃ الحدید کی آیت ۱۷ میں فرمایا گیا ہے کہ ''جان لو! اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے'' تو اگر تمہارے دلوں میں بھی مردنی ہے تو ہم تمہیں بھی دوبارہ زندگی عطا کر دیں گے۔ تو جیسے تشویق وترغیب کا پہلو وہاں آیا ہے درحقیقت وہی تشویق وترغیب یہاں اہل کتاب کے لئے ہے' چاہے وہ یہود ہوں یا نصاریٰ ہوں۔ لہٰذا فرمایا جارہا ہے کہ نہ سمجھیں وہ لوگ جو اہل کتاب میں سے ہیں کہ اب وہ اللہ کے فضل پر بالکل ہی کوئی قدرت نہیں رکھتے' اب اللہ کا فضل ان کی دسترس سے ہی باہر ہو چکا ہے' اب فضلِ خداوندی کا دروازے ان پر مستقلاً اور کلیتاً بند ہو گئے ہیں۔نہیں' اللہ کے فضل کا دروازہ اب بھی کھلا ہوا ہے' اس کی رحمت کی آغوش وا ہے' آؤ اور اللہ کی رحمت سے ہمکنار ہو جاؤ' اور اس کا راستہ یہی ہے کہ قرآن پر ایمان لاؤ اور محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاؤ!

میں یہ تحقیق کر کے حیران ہوا کہ ''لَا یَقْدِرُوْنَ'' کا لفظ قرآن مجید میں صرف تین جگہ آیا ہے۔ ایک تو یہی سورۃ الحدید کا مقام ہے' باقی دو مقامات وہ ہیں جہاں آخرت میں مسلمان ریاکاروں کی نیکیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ایک تو سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۶۴ ہے جہاں انفاق کا موضوع اپنی پوری تکمیلی شان کے ساتھ آیا ہے۔ فرمایا: ﴿لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوْا﴾ ''جو بھی کمائی انہوں نے کی ہو گی اس میں سے کچھ بھی ہاتھ پلے نہیں آئے گا''۔ دوسرا مقام سورۂ ابراہیم کی آیت ۱۸ ہے جہاں الفاظ کی ترتیب میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ فرمایا گیا: ﴿لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا کَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ﴾ ''وہ کوئی بھی قدرت نہیں رکھتے اس پر انہوں نے جو بھی کمائی کی تھی۔'' اب یہاں

اجارہ داری کا تو کوئی بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ یہاں پر جن لوگوں نے اجارہ داری اور ٹھیکے داری کا مفہوم شامل کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ نظائرِ قرآنی سے سرے سے استفادہ نہیں کرتے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اکثر و بیشتر ایسے معاملات کے اندر شاہ عبدالقادرؒ سے صحیح رہنمائی ملتی ہے۔ یہاں پر میرا وہ اصول بھی پختہ ہو گیا کہ قرآن مجید میں اہم مضامین کم از کم دو جگہوں پر ضرور آتے ہیں اور اکثر و بیشتر ترتیب عکسی ہو جاتی ہے۔ تو منافقین سے فرمایا جا رہا ہے کہ جن کو وہ نیکیاں سمجھ رہے تھے وہ تو محض سراب ہے۔ جیسے سورۃ الفرقان میں فرمایا گیا: ﴿وَقَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴾ اور سورۂ ابراہیم میں ارشاد ہوا: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ﴾ (آیت ۱۸) ''جو لوگ اپنے رب کے منکر ہوئے ان کا حال یہ ہے کہ ان کے اعمال اس راکھ کی مانند ہیں جس پر زور کی ہوا چلے آندھی کے دن۔'' جیسے کہ راکھ کا ایک ڈھیر تھا' ایک جھکڑ آیا اور وہ راکھ بکھر گئی' ایسے ہی ان کی نیکیاں اور اعمال ہوں گے۔ تو ''لَا يَقْدِرُوْنَ'' مذکورہ بالا دونوں جگہ پر انہی الفاظ میں تھوڑی سی لفظی تاخیر و تقدیم کے ساتھ آیا ہے اور دونوں جگہ اِس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی چیز دسترس سے باہر ہو جائے' کسی کی قدرت میں نہ رہے' کسی کے لئے قابل حصول نہ رہے۔ تو وہی مفہوم یہاں آ رہا ہے کہ نہ مایوس ہو جائیں' نہ بددل ہوں اہل کتاب کہ اب تو اللہ کے فضل میں سے کچھ بھی ان کی دسترس میں نہیں رہا' وہ تو محرومِ مطلق ہو گئے' وہ تو ہمیشہ کے لئے راندۂ درگاہ ہو گئے۔ نہیں' ابھی ان کے لئے دروازہ کھلا ہے' ایمان لاؤ محمد ﷺ پر اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے مستحق بن جاؤ۔ اور آیت ماقبل میں بھی یہی بات فرمائی گئی ہے۔

اب آگے فرمایا جا رہا ہے: ﴿وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ﴾ ''اور فضل تو کُل کا کُل اللہ کے اختیار میں ہے' جس کو چاہتا ہے دیتا ہے''۔ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرو اور اہل ثابت کرنے کے لئے نیت درست کر لو' تمہارے اندر واقعتاً طلب صادق ہو۔ واقعتاً اگر ہدایت' حق اور خیر کے خواہاں اور طالب ہو تو اللہ تعالیٰ

(باقی صفحہ 36 پر)

فہم القرآن

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

از: لطف الرحمٰن خان

سورة البقرة

آیت ۱۱۶

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ
قٰنِتُوْنَ ۱۱۶﴾

و ل د

وَلَدَ (ض) لِدَةً۔ ولادةً۔ ولَادًا (ض): بچہ جننا۔ ﴿وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۲۷﴾ (نوح) ''اور وہ لوگ نہیں جنیں گے مگر گنہگار ناشکرے کو''۔

وَالِدٌ مؤنث وَالِدَةٌ (اسم الفاعل): پیدائش کا باعث ہونے والا۔ والدٌ باپ۔ ﴿وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ﴾ (لقمان:۳۳) ''تم لوگ ڈرو ایک ایسے دن سے جب کام نہیں آئے گا کوئی باپ اپنی اولاد کے''۔ ﴿لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِھَا﴾ (البقرۃ:۲۳۳) ''ضرر نہ پہنچایا جائے کسی ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے۔''

وَالِدَانِ (وَالِدٌ کا تثنیہ): اصطلاحاً ماں باپ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ﴿اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ﴾ (لقمان:۱۴) ''کہ تو شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا''۔

مَوْلُوْدٌ (اسم المفعول): پیدا کیا ہوا یعنی بچہ۔ ﴿وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ﴾ (لقمان: ۳۳) ''اور نہ کوئی بچہ کام آنے والا ہے اپنے باپ کے''۔

وَلَدٌ ج اَوْلَادٌ (اسم ذات): بچہ یا بچی، لیکن زیادہ تر عرف میں بیٹے کے لئے

استعمال ہوتا ہے۔ ''وَلَدٌ'' کا لفظ واحد' جمع' مذکر' مؤنث' سب کے لئے آتا ہے اور اس کی جمع اَوْلَادٌ' وِلْدَةٌ' اِلْدَةٌ اور وُلْدٌ بھی آتی ہے۔

وَلِيْدٌ ج وِلْدَانٌ : فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ کم عمر لڑکا۔ ﴿وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ﴾ (الدھر:۱۹) ''اور پھریں گے اُن کے گرد ہمیشگی دیئے ہوئے کم عمر لڑکے۔''

ق ن ت

قَنَتَ (ن) قُنُوْتًا: اطاعت کرنا' فرمانبرداری کرنا۔ ﴿وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (الاحزاب:۳۱) ''اور جو فرمانبرداری کرے گی تم میں سے اللہ کی اور اس کے رسول کی۔''

اُقْنُتْ (فعل امر) : تو اطاعت کر' فرمانبرداری کر۔ ﴿يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ﴾ (آل عمران:۴۳) ''اے مریم! آپ فرمانبرداری کریں اپنے رب کی۔''

قَانِتٌ (اسم الفاعل) : فرمانبرداری کرنے والا۔ ﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا﴾ (الزمر:۹) ''یا وہ جو فرمانبرداری کرنے والا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرنے والا اور قیام کرنے والا ہوتے ہوئے۔''

ترکیب: ''اِتَّخَذَ'' فعل' ''اللّٰهُ'' فاعل اور ''وَلَدًا'' مفعول' یہ جملہ فعلیہ ''قَالُوْا'' کا مقولہ ہے' جبکہ ''سُبْحٰنَهٗ'' جملہ معترضہ ہے۔ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا۔ ''بَلْ'' حرفِ عطف و اضراب مقولہ کی تردید کے لئے آیا ہے۔ ''مَا'' موصولہ مبتدأ ہے' اس کی خبر ''مَوْجُوْدٌ'' محذوف ہے' جبکہ ''فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ'' اور ''لَهٗ'' متعلق خبر ہیں۔ ''لَهٗ'' کا لام' لام تملیک ہے۔ ''كُلٌّ'' مبتدأ نکرہ ہے۔ لما فیه من معنی العموم۔ ''قَانِتُوْنَ'' خبر اور ''لَهٗ'' متعلق خبر ہیں۔ ''كُلٌّ'' ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے' اس کا مضاف الیہ محذوف ہے اور تقدیر عبارت یوں ہے: ''كُلُّ اَحَدٍ مِّنْهُمْ''۔ یا ''كُلُّهُمْ'' مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض میں ''كُلٌّ'' کے اوپر تنوین آ گئی۔ اس کو ''تنوین عوض'' کہتے ہیں۔

ترجمہ:

وَقَالُوا : اور انہوں نے کہا	اتَّخَذَ : بنایا
اللّٰهُ : اللہ نے	وَلَدًا : ایک بیٹا
سُبْحٰنَهٗ : اس کی پاکیزگی ہے	بَلْ لَّهٗ : بلکہ اس کی ملکیت ہے
مَا : جو کچھ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : آسمانوں میں اور زمین میں ہے

كُلٌّ لَّهٗ : سب اس کی　　قٰنِتُوْنَ : فرمانبرداری کرنے والے ہیں

نوٹ (۱) فعل "اِتَّخَذَ" دومفعول کا تقاضا کرتا ہے کہ کس کو بنایا اور کیا بنایا؟ اس آیت میں مفعول اوّل (کس کو بنایا) محذوف ہے اور صرف مفعول ثانی (کیا بنایا) مذکور ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اس طرح سے اس نوعیت کے تمام عقائد کی تردید ہوگئی ہے۔ اگر مفعول اوّل مذکور ہوتا تو صرف مذکورہ عقیدے کی تردید ہوتی۔

نوٹ (۲) اولاد کی ضرورت صاحبِ اولاد کی ذات کے کسی نقص کی دلیل ہوتی ہے۔ مثلاً صاحبِ اولاد کی ذات کا فانی ہونا' تاکہ اولاد کی شکل میں اس کی ذات کا تسلسل برقرار رہے اور کوئی نام لینے والا ہو۔ یا صاحبِ اولاد کے کسی کام کا نامکمل رہ جانا' تاکہ اولاد اس کے کام کو آگے بڑھائے' وغیرہ وغیرہ۔ جملہ معترضہ "سُبْحٰنَهٗ" سے یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر نوعیت کے نقص سے پاک ہے۔

آیت ۱۱۷

﴿بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؁﴾

ب د ع

بَدَعَ (ف) بَدْعًا : نمونے کے بغیر کوئی چیز بنانا' ایجاد کرنا۔ اس لفظ کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے تو اس کا مفہوم ہوتا ہے کہ نمونہ' مادہ یا اوزار وغیرہ کے بغیر ایجاد کرنا۔

بَدِيْعٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر اسم الفاعل) : ایجاد کرنے والا۔ (آیت زیر مطالعہ)

بِدْعٌ (صفت) : نیا' انوکھا۔ ﴿مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ﴾ (الاحقاف:۹) "میں کوئی انوکھا نہیں ہوں رسولوں میں سے۔"

اِبْتِدَاعًا (باب افتعال سے) : اہتمام سے کوئی نئی چیز ایجاد کرنا۔ ﴿وَرَهْبَانِيَّةَ ِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ﴾ (الحدید:۲۷) "اور رہبانیت! انہوں نے ایجاد کیا اس کو' ہم نے واجب نہیں کیا جسے اُن پر۔"

ق ض ی

قَضٰى (ض) قَضَاءً : (۱) کسی چیز کو مضبوطی سے بنانا۔ ﴿فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ﴾ (حٰمٓ السجدۃ:۱۲) "تو اُس نے مضبوطی سے بنایا اُن کو سات آسمان۔" (۲) کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانا۔ ﴿فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ﴾ (البقرۃ:۲۰۰) "پس جب تم

لوگ فارغ ہو جاؤ اپنے عبادت کے طریقوں سے تو یاد کرو اللہ کو۔'' (۳) کسی بات یا کام کا فیصلہ کرنا۔ ﴿وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ﴾ (بنی اسرائیل:۲۳) ''اور فیصلہ کیا تیرے ربّ نے کہ تم لوگ عبادت مت کرو مگر اُسی کی۔''

اِقْضِ (فعل امر): تو فیصلہ کر۔ ﴿فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴾ (طٰہٰ) ''پس تو فیصلہ کر جو تو فیصلہ کرنے والا ہے۔ کچھ نہیں سوائے اس کے کہ تو فیصلہ کرے گا اِس دنیا کی زندگی کا۔''

قَاضٍ (فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل): فیصلہ کرنے والا۔ (ملاحظہ کریں مذکورہ بالا آیت)

مَقْضِیٌّ (اسم المفعول): فیصلہ کیا ہوا۔ ﴿وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴾ (مریم) ''اور وہ تھا فیصلہ کیا ہوا کام۔''

ترکیب: مرکب اضافی ''بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ'' خبر ہے۔ اس کا مبتدأ ''هُوَ'' محذوف ہے۔ ''اِذَا'' کلمۂ شرط ظرف اور ''قَضٰٓى اَمْرًا'' اِذَا کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے محلًا مجرور۔ قَضٰٓى اَمْرًا شرط اور ''فَاِنَّمَا'' میں فاء رابطہ ہے اور ''اِنَّمَا'' میں ''مَا'' کافہ زائدہ ہے۔ ''كُنْ'' ''كَانَ'' تامہ سے فعل امر ہے۔ ''فَيَكُوْنُ'' میں ''فاء'' استیناف اور يَكُوْنُ فعل مضارع ہے كَانَ تامہ سے اور معنی ہے فهو يحدث۔''فَاِنَّمَا'' سے ''فَيَكُوْنُ'' تک جواب شرط ہے۔ ''فَيَكُوْنُ'' کو جمہور نے رفع کے ساتھ پڑھا ہے ''يَقُوْلُ'' پر عطف کرتے ہوئے یا اس سے پہلے ''هُوَ'' ضمیر مبتدأ محذوف کی خبر مان کر۔ تقدیر عبارت یوں ہے: ''فَهُوَ يَكُوْنُ''۔

ترجمہ

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : زمین اور آسمانوں کا ایجاد کرنے والا ہے	وَاِذَا : اور جب بھی
قَضٰٓى : وہ فیصلہ کرتا ہے	اَمْرًا : کسی کام کا
فَاِنَّمَا : تو بس	يَقُوْلُ : وہ کہتا ہے
لَهٗ : اس کو	كُنْ : تو ہو جا
فَيَكُوْنُ : پس وہ ہو جاتا ہے	

آیت ۱۱۸

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَا اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

ترکیب : ''يُكَلِّمُ'' فعل ضمیر مفعولی ''نَا'' اس کا مفعول اور ''اَللّٰهُ'' فاعل ہے۔ اسی طرح ''تَاْتِيْ''، فعل، ضمیر مفعولی ''نَا'' اس کا مفعول اور ''اٰيَةٌ'' فاعل ہے۔ ''كَذٰلِكَ قَالَ'' کا فاعل ''اَلَّذِيْنَ'' ہے اور اس کا مفعول ''قَوْلًا'' محذوف ہے۔ ''مِثْلَ'' اس کی صفت ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''بَيَّنَّا'' کا فاعل اس میں شامل ''نَحْنُ'' کی ضمیر ہے۔ ''الْاٰيٰتِ'' اس کا مفعول ہے۔ ''لِقَوْمٍ'' متعلق فعل ہے اور ''قَوْمٍ'' نکرہ موصوفہ ہے، اس کی صفت جملہ فعلیہ ''يُوْقِنُوْنَ'' ہے۔

ترجمہ

وَقَالَ : اور کہا	الَّذِيْنَ : ان لوگوں نے جو
لَا يَعْلَمُوْنَ : نہیں جانتے	لَوْ لَا : کیوں نہیں
يُكَلِّمُنَا : کلام کرتا ہم سے	اللّٰهُ : اللہ
اَوْ : یا (کیوں نہیں)	تَاْتِيْنَا : آتی ہمارے پاس
اٰيَةٌ : کوئی نشانی	كَذٰلِكَ : اس کی طرح
قَالَ : کہا	الَّذِيْنَ : انہوں نے جو
مِنْ قَبْلِهِمْ : ان سے پہلے تھے	مِّثْلَ قَوْلِهِمْ : ان کے قول کی مانند
تَشَابَهَتْ : باہم ملتے جلتے ہوئے	قُلُوْبُهُمْ : ان کے دل
قَدْ بَيَّنَّا : ہم واضح کر چکے ہیں	الْاٰيٰتِ : نشانیوں کو
لِقَوْمٍ : ایسے لوگوں کے لئے جو	يُّوْقِنُوْنَ : یقین کرتے ہیں

نوٹ (۱) ''لَوْ لَا'' اور ''لَوْمَا'' جب فعل پر آتے ہیں تو زیادہ تر مضارع پر آتے ہیں۔ اُس وقت ''لَوْ'' شرطیہ نہیں ہوتا بلکہ تمنی ہوتا ہے، اس لئے غیر عامل ہوتا ہے، یعنی مضارع کو مجزوم نہیں کرتا اور منفی ہونے کی وجہ سے ''کاش ایسا ہوتا'' کے بجائے ''کیوں نہ ایسا ہوا'' کے معانی دیتا ہے۔ اس کے بعد اگر فعل مستقبل آئے تو بمعنی تخصیص اور اگر ماضی آئے تو بمعنی

توبیخ ہوتا ہے۔

نوٹ(۲) ''اَوۡ تَاۡتِیۡنَاۤ اٰیَۃٌ'' میں آیت کا لفظ قرآن مجید کی آیات کے لئے نہیں ہے' بلکہ کھلی نشانی کے لئے ہے اور ''مِنۡ قَبۡلِهِمۡ'' میں عمومیت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے اس نوعیت کے جتنے مطالبے کئے جا چکے ہیں' ان سب کی طرف اشارہ ہے۔ اس کی ایک بہت واضح مثال بنو اسرائیل کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ مطالبہ تھا کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا نہ دیکھ لیں' اس وقت تک ہم آپ کی بات نہیں مانیں گے۔ (البقرۃ:۵۵)

نوٹ (۳) ''لِقَوۡمٍ'' کی صفت ''یُّوۡقِنُوۡنَ'' آئی ہے۔ یہ دراصل علم الیقین کی بات ہے۔ اس دنیا میں انسان کا اصل امتحان علم کی بنیاد پر یقین کرنا یعنی ایمان لانا ہے۔ اور صرف علم الیقین پر ہی اجر و ثواب ملتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی چیز کو دیکھ لینے کے بعد یقین کرنے یعنی ایمان لانے میں کوئی کمال نہیں ہے۔ اس لئے عین الیقین پر کوئی اجر و ثواب بھی نہیں ہے۔

اب یہ سمجھ لیں کہ علم الیقین کے لئے objective thinking شرط ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی پسند و ناپسند اور معاشرتی رواج کو ایک طرف رکھتے ہوئے صحیح بات اور حقیقت کو معلوم کرنے کی خواہش رکھے اور اس کے لئے کوشش کرے۔ یہ خواہش اور تڑپ جتنی زیادہ ہو گی' انسان اتنا ہی علم سے استفادہ کر کے حقائق کا یقین حاصل کرے گا۔

اس کے برعکس subjective thinking میں انسان کی خواہش اور کوشش ہوتی ہے کہ کہیں سے اور کسی طرح سے کوئی ایسی بات ملے جس سے اس کی پسند و ناپسند کی تصدیق و تائید ہوتی ہو۔ ایسا انسان کتنی بھی معلومات جمع کر لے' علم حاصل کر لے اور تحقیق کر لے' اس کے دل و دماغ کھلی کھلی نشانیوں کو بھی قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔

اس حوالہ سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جس طرح قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے تقویٰ شرط ہے (البقرۃ:۲) اسی طرح ہمارے اپنے وجود اور اس کائنات میں بکھری ہوئی بے شمار نشانیوں (حٰمٓ السجدۃ:۵۳) سے عرفان حاصل کرنے کے لئے objective thinking شرط ہے۔ ع

فیضانِ محبت عام تو ہے' عرفانِ محبت عام نہیں!

آیت ۱۱۹

﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴾

ترکیب : "اِنَّآ" دراصل "اِنَّ نَا" ہے۔ضمیر منصوبہ 'نَا' 'اِنَّ' کا اسم ہے۔ "اَرْسَلْنٰكَ" سے "نَذِيْرًا" تک جملہ فعلیہ "اِنَّ" کی خبر ہے۔ "اَرْسَلْنَا" فعل ہے اس میں شامل "نَا" ضمیر متصل مرفوع کی ضمیر اس کا فاعل ہے اور ضمیر مفعولی 'كَ' مفعول ہے۔ ''بالحق'' جار و مجرور یا تو ضمیر مفعولی 'كَ' سے حال واقع ہونے کی بنا پر مقامِ نصب میں ہیں اور تقدیر عبارت یوں ہے: "اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ وَمَعَكَ الْحَقُّ" اور یا فاعل سے حال واقع ہونے کی بنا پر محل نصب میں ہے۔تقدیر عبارت یوں ہے: "اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ وَمَعَنَا الْحَقُّ" جبکہ "بَشِيْرًا" اور ''نَذِيْرًا'' ضمیر مفعولی "كَ" کا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ''بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا'' عطف ہوکر مقامِ نصب میں ہے۔وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ مرفوع اور بضم التاء پڑھنے کی صورت میں حال ہے۔تقدیر عبارت یوں ہے: ''اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّغَيْرَ مَسْئُوْلٍ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ ''۔مضارع مجہول ہے اور اس میں شامل ''اَنْتَ'' کی ضمیر نائب الفاعل ہے۔نیز بصیغہ نہی وَلَا تَسْـَٔلْ پڑھنا بھی جائز ہے اس صورت میں جملہ مستانفہ ہوگا۔

<u>ترجمہ</u>

اِنَّآ : بیشک ہم نے	اَرْسَلْنٰكَ : بھیجا آپ کو
بِالْحَقِّ : حق کے ساتھ	بَشِيْرًا : خوشخبری دینے والا ہوتے ہوئے
وَّنَذِيْرًا : اور خبردار کرنے والا ہوتے ہوئے	وَلَا تُسْـَٔلُ : اور آپ سے نہیں پوچھا جائے گا
عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ : دوزخ والوں کے بارے میں	

نوٹ (۱) مطلب یہ ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے یہ نہیں پوچھے گا کہ ہم نے حق دے کر آپ کو بھیجا تھا' لوگوں کو خوشخبری دینا اور خبردار کرنا آپ کی ذمہ داری تھی' تو پھر یہ اتنے لوگ جہنمی کیوں قرار پائے۔اس سے یہ اصول ملتا ہے کہ کسی کوشش کے نتیجے کے بارے میں قیامت کے دن انسان کو جوابدہی نہیں کرنی ہوگی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ نتیجہ پر

انسان کا اختیار نہیں ہے۔ کسی کوشش کا نتیجہ نکلے گا یا نہیں' کب نکلے گا' کتنا نکلے گا' یہ سارے فیصلے اللہ تعالیٰ نے اپنے قبضۂ قدرت میں رکھے ہوئے ہیں اور ان کا کوئی اختیار اس نے انسان کو delegate نہیں کیا ہے۔ اس لئے نتیجہ سے انسان بریٔ الذمہ ہے۔

البتہ کوشش کرنے یا نہ کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کوشش کی quantity اور quality دونوں پر انسان کو کنٹرول دیا گیا ہے۔ اس لئے قیامت میں اس کی کوششوں کے متعلق انسان سے پوچھا جائے گا اور اس کی اسے جواب دہی کرنی ہوگی۔

آیت ۱۲۰

﴿وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴾

__رض ی__

رَضِیَ (س) رِضًی اور مَرْضَاۃً: (۱) کسی سے راضی ہونا۔ اس معنی میں عموماً "عَنْ" کا صلہ آتا ہے۔ ﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ﴾ (المائدۃ: ۱۱۹) ''اللہ راضی ہوا اُن سے اور وہ لوگ راضی ہوئے اُس سے۔'' (۲) کسی چیز کو پسند کرنا۔ اس معنی میں ''ب'' کا صلہ آتا ہے یا مفعول بنفسہٖ آتا ہے۔ ﴿اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ﴾ (التوبۃ: ۳۸) ''کیا تم لوگوں نے پسند کیا دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں۔'' ﴿وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ﴾ (المائدۃ: ۳) ''اور میں نے پسند کیا تمہارے لئے اسلام کو بطور دین۔''

رَاضِیَۃٌ (فَاعِلٌ مؤنث فَاعِلَۃٌ کے وزن پر اسم الفاعل): راضی ہونے والا' پسند کرنے والا۔ ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴾ (الغاشیۃ) ''کچھ چہرے اُس دن تروتازہ ہونے والے ہیں' اپنی کوشش پر راضی ہونے والے ہیں۔''

مَرْضِیَّۃٌ: ناقص کے اسم المفعول کے وزن مَرْضِیٌّ کا مؤنث ہے۔ مطلب ہے پسند کیا ہوا' پسندیدہ۔ ﴿يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۙ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ﴾ (الفجر) ''اے مطمئن جان! تو واپس چل اپنے ربّ کی طرف' پسند کرنے والی ہوتے ہوئے' پسندیدہ ہوتے ہوئے۔''

رَضِیٌّ : فَعِیْلٌ کے وزن پر اسم المفعول کے معنی میں صفت ہے۔ ﴿وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا﴾ (مریم) ''اور تو بنا اس کو اے میرے ربّ پسندیدہ۔''

رِضْوَانٌ (اسم ذات): خوشنودی۔ ﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ (التوبۃ:۷۲) ''اور اللہ کی خوشنودی سب سے بڑی ہے۔''

اِرْضَاءٌ (باب اِفعال): کسی کو راضی کرنا۔ ﴿يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ﴾ (التوبۃ ۸) ''وہ راضی کرتے ہیں تم لوگوں کو اپنے مُنہ سے (یعنی اپنی باتوں سے)۔''

تَرَاضٍ: باب تفاعل کا مصدر ہے۔ باہم ایک دوسرے سے راضی ہونا۔ ﴿اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ (النساء:۲۹) ''سوائے اس کے کہ وہ ہو کوئی سودا تم لوگوں کے باہم راضی ہونے سے۔''

اِرْتِضَاءٌ (افتعال): اہتمام سے پسند کرنا۔ ﴿وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى﴾ (الانبیاء:۲۸) ''اور وہ شفاعت نہیں کریں گے مگر جس کے لئے وہ پسند کرے گا۔''

مِلَّة

امام راغب نے مفردات میں لکھا ہے کہ دین کی طرح ''مِلَّة'' بھی اس دستور الٰہی کا نام ہے جو اللہ اپنے بندوں کے لئے جاری فرماتا ہے' تاکہ اس پر چل کر انسان قربِ خداوندی حاصل کر سکے اور یہ دستور انبیاء کی وساطت سے بندوں تک پہنچتا ہے۔ لیکن قرآن مجید میں لفظ ملت کا اطلاق کئی جگہ باطل مذاہب پر بھی ہوا ہے جو خود انسانوں کا تراشیدہ تھا' دستور الٰہی پر مبنی نہ تھا۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل خانہ کے دونوں قیدیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾ اسی طرح سورۃ ''ص'' میں اللہ عزوجل نے قریش کا قول نقل فرمایا ہے: ﴿مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ﴾ (آیت ۷) اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ بغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ ''ابن عباس' کلبی اور مقاتل کے نزدیک ملةٌ آخرةٌ سے مراد نصرانیت ہے' اس لئے کہ نصرانیت توحید سے خالی ہو چکی تھی (اور تثلیث پر مبنی تھی) مجاہد اور قتادہ کا قول ہے کہ اس سے مذہب قریش مراد ہے''۔ مِلةٌ آخرةٌ سے مذہب قریش مراد ہو یا تثلیث پر مبنی نصرانیت' دونوں دستور الٰہی پر مبنی نہیں تھیں۔ اس صورت میں راغب کا یہ کہنا کہ ملت دین ہی کی طرح دستور الٰہی کا نام ہے' بظاہر غلط معلوم ہوتا ہے۔ شاید راغب کی مراد یہ ہو کہ ''مِلَّة'' اصل میں تو دستور الٰہی ہی کا نام ہے جو انبیاء کی معرفت بھیجا جاتا ہے' لیکن اگر انسانی دماغ کبھی اس میں

خرد برد کرلیں تب بھی بطورِ مجاز اس پر لفظ ملت کا اطلاق ہو جاتا ہے کیونکہ خرد برد کرنے والوں کے دعویٰ میں تو شکستہ اور بریدہ دین یا دستور بھی اللہ کا بھیجا ہوا دین ہوتا ہے۔ واللہ اعلم!

امام راغب نے ملة اور دین کا فرق ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''لفظ 'ملت' کی اضافت صرف انبیاء کی طرف ہوتی ہے کسی غیر نبی کی طرف نہیں' اسی طرح اس کی اضافت اللہ کی طرف بھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ ''مِلّةُ اللّٰه'' اور ''مِلة زیدٍ'' یا ''مِلّتِی'' نہیں کہا جاتا۔ ہاں 'دین' کا استعمال عام ہے''۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ لفظ ''ملت'' کی انبیاء کے ساتھ تخصیص بھی امام راغب کے اسی نظریہ پر مبنی ہے کہ ملت صرف دستورِ الٰہی کا نام ہے جو انبیاء کی معرفت بھیجا جاتا ہے۔ کیونکہ غیر انبیاء کی طرف اضافت خود سورۂ یوسف کی آیت ﴿اِنِّی تَرَکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ کٰفِرُوْنَ﴾ میں موجود ہے۔

امام راغب نے لفظ ''ملت'' کا استعمالی ماخذ أمللت الکتاب کو قرار دیا ہے' اگر کوئی تحریر آپ کسی سے لکھوائیں تو کہیں گے أمللت الکتاب۔ تو گویا اللہ کی جاری کردہ یا تحریر کردہ چیز ''ملة'' ہوئی۔

ترکیب : واو استیناف اور ''لَنْ'' حرفِ نفی' نصب اور استقبال ہے۔ ''تَرْضٰی'' فعل مضارع منصوب بلَنْ ہے۔ ''عَنْكَ'' جار و مجرور متعلق ''تَرْضٰی''۔ ''اَلْیَهُوْدُ'' فاعل ''وَلَا النَّصٰرٰی'' ''اَلْیَهُوْدُ'' پر عطف ہے۔ ''حَتّٰی'' حرف غایت و جر ''تَتَّبِعَ'' فعل مضارع منصوب بان مضمرة وجوبا بعد حتی ''مِلَّتَهُمْ'' مفعول بہ اور فاعل تَتَّبِعَ میں اَنْتَ ضمیر مقدر۔ ''قُلْ'' فعل امر مبنی علی السکون والجملة مستانفة۔ ''اِنَّ'' حرف مشبہ بالفعل ''هُدَی اللّٰهِ'' اس کا اسم۔ ''هُوَ'' مبتدا ''الْهُدٰی'' اس کی خبر' یہ جملہ اسمیہ ''اِنَّ'' کی خبر ''وَلَئِنْ'' واو استیناف۔ ''لام'' موطیہ للقسم ''اِنْ'' حرف شرطِ جازم ''اتَّبَعْتَ'' فعل ماضی محلاً مجزوم تاء ضمیر بارز فاعل ''اَهْوَاءَهُمْ'' مفعول بہ۔ جواب شرط محذوف ہے جس پر جوابِ قسم دلالت کرتا ہے۔ ''بَعْدَ'' ظرف۔ ''الَّذِیْ'' اسم موصول بعد کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے محلاً مجرور' اور یہ متعلق ہے ''اتَّبَعْتَ'' کے ''جَاءَكَ'' صلہ ہے موصول کا۔ ''مِنَ الْعِلْمِ'' لفظاً مجرور محلاً منصوب ہے جَاءَ کے خبر فاعل سے حال ہونے کی بناء پر۔ تقدیر عبارت یوں ہے ''جَاءَكَ کَاَنَّ مِنَ الْعِلْمِ۔ ''مَالَكَ'' ما نافیہ ''لَكَ'' جار مجرور متعلق لمحذوف خبر مقدم ''مِنَ اللّٰهِ'' جار مجرور متعلق ولی کے۔ ''مِنْ وَّلِیٍّ'' من جر زائد ولی مجرور لفظاً مرفوع محلاً علی انه مبتدا موخر۔ ''وَلَا نَصِیْرٍ''

عطف علیٰ ''ولی''۔

ترجمہ

وَلَنْ تَرْضٰی: اور ہرگز راضی نہیں ہوں گے	عَنْكَ : آپؐ سے
الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی : یہودی اور نہ ہی عیسائی	حَتّٰی : یہاں تک کہ
تَتَّبِعَ : آپؐ پیروی کریں	مِلَّتَهُمْ : ان کے عقیدوں کی
قُلْ : آپؐ کہیے	اِنَّ هُدَی اللّٰهِ : بیشک اللہ کی ہدایت
هُوَ الْهُدٰی : ہی کل ہدایت ہے	وَلَئِنِ : اور اگر
اتَّبَعْتَ : آپؐ نے پیروی کی	اَهْوَآءَهُمْ : ان کی خواہشات کی
بَعْدَ الَّذِیْ : اس کے بعد جو	جَآءَكَ : آیا آپ کے پاس
مِنَ الْعِلْمِ : العلم میں سے	مَالَكَ : تو نہیں ہے آپؐ کے لئے
مِنَ اللّٰهِ : اللہ (کی طرف) سے	مِنْ وَّلِیٍّ : کوئی بھی کارساز
وَّلَا نَصِیْرٍ : اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی مددگار	

نوٹ (۱) لفظ ''هُدًی'' مبنی کی طرح استعمال ہوتا ہے۔ اس آیت میں ''هُدَی اللّٰهِ'' کے حوالے سے یہ بات نوٹ کرلیں کہ مبنی کی طرح ہونے کے باوجود جب یہ مضاف بنتا ہے تو اس کی تنوین ختم ہو جاتی ہے۔

نوٹ (۲) پنجابی کی ایک کہاوت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کہنا بیٹی سے لیکن سنانا بہو کو۔ اس آیت میں خطاب کا انداز یہی ہے۔ بظاہر خطاب حضور ﷺ سے ہے لیکن درحقیقت ہم لوگوں کے کان کھولے گئے ہیں اور خبردار کیا گیا ہے۔

نوٹ (۳) اس آیت میں استعمال ہونے والے الفاظ ''مِلَّتَهُمْ'' اور ''اَهْوَاءَهُمْ'' نیز ''هُدَی اللّٰهِ'' اور ''الْعِلْمِ'' کے مابین جو ربط و ترتیب ہے اس پر اگر تھوڑا سا غور کریں تو آیت کے بین السطور پیغام کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ یہود، عیسائی یا دنیا کے دیگر عقائد و نظریات کی بنیاد دراصل ان عقائد کے حامل افراد کی خواہشات پر رکھی گئی ہے۔ ایسے نظریات میں علم کا جو عنصر شامل ہوتا ہے، اسے analyse کرنے کے بجائے rationalise کیا جاتا ہے یعنی subjective thinking سے کام لیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء و رُسل کے ذریعہ جو ہدایت بھیجی ہے اس کی بنیاد اصل

(باقی صفحہ 36 پر)

رَیحان

تحقیق وتحریر: سید قاسم محمود

عربی: ریحان	فارسی: نازبو
ہندی: کالی تلسی	سنسکرت: وشواتلسی
بنگالی: سجا	اردو: سبزہ
انگریزی: Basil	نباتاتی نام: Ocimum basilicum Linn

قرآن مجید ریحان کا ذکر دومرتبہ آیا ہے۔ سورۃ الرحمٰن کی آیت ۱۲ میں ہے :

﴿وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ﴾

یعنی طرح طرح کے غلے ہیں جن میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی۔ مولانا مودودی اس کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ'' جانوروں کے لئے چارہ اور آدمیوں کے لئے دانہ''۔ سورۃ الواقعۃ کی آیت ۸۹ میں ہے:

﴿فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيمٍ﴾

مولانا مودودی نے ترجمہ یوں کیا ہے: ''(تو مرنے والے کے لئے) راحت اور عمدہ رزق' اور نعمت بھری جنت ہے''۔ یہاں ''رَیحان'' کا ترجمہ عمدہ رزق سے کیا گیا۔ مراد ''دانہ'' ہے۔

مذکورہ دونوں آیاتِ قرآنی میں اللہ تعالیٰ نے ''رَیحان'' کو ایک نعمت اور تحفہ قرار دیا ہے جو انسان کو رضائے الٰہی کے طور پر دیا گیا ہے۔ اکثر مفسرین نے ریحان کو دانہ دار غلے ہی کے مفہوم میں لیا ہے' لیکن مولانا عبدالماجد دریابادی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''ریحان کا ایک اور مفہوم خوشبودار پھول ہے''۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف دانہ دار پودے ہی نہیں خوشبودار پھول بھی دیئے۔ دوسرے معروف مفسرین قرآن نے بھی اپنی اپنی تشریح

میں ''ریحان'' کو کسی خاص پودے کی صورت میں شناخت نہیں کیا' بلکہ عمومی طور پر اسے خوردنی پودوں اور خوشبودار پھولوں میں سے ایک قرار دیا۔ مولانا شبیر احمد عثانی' مولانا عبدالماجد دریابادی' مولانا مودودی اور مولانا حقانی رحمہم اللہ کی یہی رائے ہے۔ لیکن انگریزی کے مفسرین مثلاً آربری' علامہ عبداللہ یوسف علی اور پکتھال ''رَیحان'' کو ایک خوشبودار بوٹی کہتے ہیں جو دواسازی میں کام آتی ہے۔

''مقتدرہ قومی زبان'' کی شائع کردہ لغت میں ریحان کے انگریزی مترادف basil کے معنی یوں لکھے ہیں: ''ریحان'' برصغیر کا ایک پودا ہے' لیکن یورپ میں بھی کاشت ہوتا ہے۔اس سے کھانے والی اشیاء کو خوشبودار بنایا جاتا ہے''۔

''مثنوی سحرالبیان'' میں گلِ نسترن کے ساتھ گلِ ریحان کا بھی ذکر خوشبودار پھول کے معنی میں آیا ہے۔

''وارث اللغات'' میں عربی کے لفظ ''ریحان'' کے دس معانی بیان ہوئے ہیں:
(۱) نیاز بو' ایک قسم کا پودا جس کے پتوں اور چھوٹے چھوٹے پھولوں میں سے خوشبو آتی ہے (۲) اور اس کا بیج (۳) ہر ایک خوشبودار پودا (۴) سرخ پھول کے سوا ہر ایک پھول (۵) ایک قسم کا عربی خط (۶) بخشش' عطا (۷) اولاد (۸) گزارہ' زندگی کا سہارا (۹) رحم' عنایت' لطف' کرم (۱۰) اناج کا پتہ۔

یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مفسرین قرآن کے نزدیک ہر ایک خوشبودار یا دانہ دار پودا ''ریحان'' ہے' جبکہ لغت نویس کے نزدیک ''ریحان'' ایک خاص خوشبودار پودا ہے۔ یعنی لغت نویسوں کی رائے ماہرینِ نباتیات کے زیادہ قریب ہے۔ نباتیات (Botany) کے ماہرین نے کرۂ ارض پر قدرتی طور پر اُگے ہوئے لاکھوں پودوں کی اقسام کی شناخت کے لئے اُن کو قبیلوں اور خاندانوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔

عرب میں جو ریحان کا پودا پایا جاتا ہے' اُس کا فنی نام نباتیات کی زبان میں Ocimum basilicum مقرر کر رکھا ہے' یعنی میٹھا ریحان۔ تمام عرب ملکوں میں عموماً اور یمن میں بالخصوص یہ پودا قدرتی طور پر بھی پایا جاتا ہے اور اس کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اسے نیاز بو یا کالی تلسی کہا جاتا ہے۔ جنوبی ہند میں کالی تلسی کو رام تلسی کہا جاتا ہے اور انہوں نے اسے اپنے تاریخی ہیرو رام چندر سے منسوب کر کے مقدس و متبرک قرار دیا ہے۔ مندروں میں پوجا پاٹ کی رسوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ایران میں ریحان

کا پودا بافراط پایا جاتا ہے اور نازبو کے نام سے مشہور ہے۔ صوبہ کرمان میں اس کی کاشت بھی کی جاتی ہے اور اسے ''کرمانی نازبو'' کہا جاتا ہے۔ پاکستان میں کاشت تو نہیں ہوتا' لیکن دواسازی میں کام آتا ہے۔ نازبو یا نیازبو کے نام سے پنساریوں کے ہاں سے عام دستیاب ہے۔

ریحان کا پودا جڑ سے لے کر بیج' پتوں اور پھولوں کی پتیوں تک خوشبودار ہوتا ہے۔ اس کے پتوں سے ایک خاص قسم کا روغن نکالا جاتا ہے۔ ریحان کے پتے اور پھول چونکہ مہیج' مسکّن' مفرح' ہاضم اور پیشاب آور ہوتے ہیں' اس لئے قسم قسم کی دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں۔ نزلہ زکام بند ہو اور چھینک لانا ضروری ہو تو نازبو کے پتے سنگھائے (یا کسی اور بوٹی کے ساتھ) کھلائے جاتے ہیں۔ نازبو' یا تلسی یا ریحان کا تیل اعصابی امراض میں خاصا مفید ثابت ہوتا ہے۔ پرانی پیچش اور قبض کی صورت میں اس کے باریک بیج اطباء اپنے نسخوں میں شامل کرتے ہیں۔ پاک و ہند میں ریحان کے بیج ''تخم مرہ'' کے نام سے بھی معروف ہیں اور یورپ میں برآمد کئے جاتے ہیں' جہاں ان کو کھانے میں بطور سلاد استعمال کیا جاتا ہے۔

بقیه : سورة الحدید

تمہیں ہدایت کی دولت عطا فرمائے گا ﴿وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۲۹﴾ ''اور اللہ بڑے فضل والا ہے''۔ اس کے فضل کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ ہم نے انہیں اپنے فضل سے نواز دیا ہے تو تم محروم ہو گئے ہو۔ ہمارے خزانے تو لامتناہی ہیں' لہٰذا آؤ اور اس فضل خداوندی سے فیض یاب ہو جاؤ!

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو پورے قرآن مجید پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا ہوں کہ مطالعہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کا جو درس ہم نے ازسرنو شروع کیا تھا وہ آج اپنی تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔

اقول قولی هذا واستغفر الله لی ولکم ولسائر المسلمین والمسلمات

بقیه : ترجمۂ قرآن

اور حقیقی علم پر ہے اور وہ انسانی خواہشات سے پاک ہے۔

کسی استثناء کے بغیر دنیا کے تمام نظریات اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں کہ کسی چیز کا حقیقی علم اس کے ڈیزائنر اور مینوفیکچرر کے پاس ہی ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دنیا کے تقریباً تمام نظریات اللہ تعالیٰ کو کسی نہ کسی نام سے جانتے ہیں اور اسے اس کائنات کا مصور اور خالق تسلیم کرتے ہیں۔ اس حقیقت کو تسلیم کر لینے کے بعد اس کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کو ترجیح دینا بالکل غیر منطقی حرکت ہے۔ اس صورت میں انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو ان کی خواہشات کے حوالے کر دیا جائے۔

شوال کے چھ روزے اور امام مالکؒ کا مسلک

تحریر: پروفیسر خورشید عالم*

امام قاضی ابوالولید محمد بن رشد اندلسی (متوفی ۵۹۵ھ) اپنی کتاب بدایۃ المجتہد مطبوعہ دارالفکر' جلد ا' ص ۲۲۵ پر رقم طراز ہیں کہ:

"نفلی روزوں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ روزے جو مرغوب فیہ ہیں' دوسرے وہ روزے جو ممنوع ہیں' تیسرے وہ روزے جن کے بارے میں سکوت اختیار کیا گیا ہے۔ پھر ان میں سے کچھ روزوں کے بارے میں سب علماء متفق ہیں اور کچھ کے بارے میں ان میں اختلاف ہے۔ وہ روزے جو مرغوب فیہ بھی ہیں اور متفق علیہ بھی عاشورہ (نو اور دس محرم) کے روزے ہیں اور جن روزوں میں اختلاف ہے ان میں شوال کے چھ روزے' ہر ماہ کی تین روشن راتوں (تیرہویں' چودہویں' پندرہویں) کے روزے اور یوم عرفہ کا روزہ ہے"۔

شوال کے چھ روزوں سے متعلق حضرت ابوایوب انصاری ﷜ کی روایت ہے (جسے بخاری اور نسائی کے علاوہ ایک جماعت نے نقل کیا ہے) روایت یوں ہے:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنَ الشَّوَّالِ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ [فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ]))

"جس نے رمضان کے روزے رکھے' پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے' وہ ایسے ہے جیسے اس نے ہمیشہ کے روزے رکھے"۔

اکثر اہل علم کے نزدیک شوال کے چھ روزے مستحب ہیں' مگر امام مالکؒ ان کو مکروہ گردانتے ہیں۔ ابن رشد نے امام مالک کے اختلاف کے تین احتمالات پیش کئے ہیں۔ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے کہ امام صاحب نے اس اندیشے کے پیش نظر اپنی رائے دی ہو کہ کہیں لوگ ان روزوں کو رمضان کے روزوں کا تسلسل سمجھ کر ان کو واجب نہ سمجھنے لگ جائیں' یا ہو سکتا ہے کہ ان تک یہ روایت نہ پہنچی ہو' یا ہو سکتا ہے کہ وہ اس روایت کو صحیح نہ سمجھتے ہوں اور یہ احتمال

* قرآن کالج' لاہور

بظاہر قوی معلوم ہوتا ہے۔ اس بات کی تائید اس عبارت سے ہوتی ہے جو ابن قدامہ (متوفی ۶۲۰ھ) نے اپنی مشہور کتاب المغنی (مطبوعہ ادارۃ البحوث العلمیۃ المملکۃ العربیۃ السعودیہ) جلد۳' ص۱۷۲ پر نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ امام مالک شوال کے چھ روزوں کو مکروہ سمجھتے ہیں اور فرماتے ہیں: ''میں نے نہ کسی فقیہہ کو یہ روزے رکھتے ہوئے دیکھا ہے اور نہ ہی سلف صالحین سے یہ بات مجھ تک پہنچی ہے۔ اور اہل علم ان کو دو خدشوں کی وجہ سے مکروہ سمجھتے ہیں' ایک تو بدعت کے خدشہ کے باعث اور ایک اس خدشہ کے باعث کہ کہیں ان کو رمضان کے روزوں کا تسلسل نہ سمجھ لیا جائے۔ یاد رہے کہ امام مالک بن انس (۹۳۔۱۷۹ھ) مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ اسی کے گلی کوچوں میں عمر گزاری اور مسجد نبویؐ میں آخری عمر تک درس دیتے رہے۔ اس لئے انہیں امام دار الہجرۃ کہا جاتا ہے۔ بڑے بڑے صحابۂ کرامؓ اور تابعین مدینہ منورہ میں رہتے تھے' اس لئے روایت حدیث میں ان کو اصل سرچشمہ سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ فقہائے اربعہ میں یہ امتیاز صرف انہیں حاصل ہے۔ علم حدیث میں وہ تمام فقہاء سے ممتاز تھے۔ امام شافعیؒ کا قول ہے کہ میں نے کتاب اللہ کے بعد روئے زمین پر موطا مالک سے صحیح کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ امام ابوحنیفہؒ کے لڑکے اوران کے شاگرد امام محمد شیبانی نے ان کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا اور موطا امام مالک کا درس دیتے رہے اور اس کتاب کے نام پر اپنی کتاب موطا تالیف کی۔

ظاہر ہے جب اس پایہ کا امام یہ بات کہتا ہے اور مدینہ منورہ میں بیٹھ کر یہ بات کہتا ہے کہ مَیں نے نہ کسی فقیہہ کو یہ روزے رکھتے دیکھا ہے اور نہ سلف صالحین سے یہ بات مجھ تک پہنچی ہے تو انہوں نے یہ بات علیٰ وجہ البصیرت کہی ہے اور ان کی بات میں وزن ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اہل علم کے علاوہ عام لوگ روزے رکھتے ہوں اور اس طرح رکھتے ہوں جیسے رمضان کے روزے رکھے جاتے ہیں' ان میں ناغہ کو گناہ سمجھتے ہوں۔ ہر ماہ کی تین روشن راتوں (تیرہویں' چودھویں' پندرھویں) کے روزوں کے بارے میں امام موصوف فرماتے ہیں کہ یہ روزے اس لئے مکروہ ہیں کہ کہیں جاہل لوگ ان کو واجب نہ سمجھنے لگ جائیں۔ اسی طرح وہ ایام تشریق کے روزوں کو اور جمعہ کے روزے کو بھی مکروہ سمجھتے ہیں۔ ان کو اس سلسلہ میں عقیدے میں فساد کا خدشہ تھا۔ آج کل عقیدے کا یہ فساد ابھر کر سامنے آ رہا ہے۔ شوال کے روزے رکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ ان کے بغیر رمضان کے روزے ناتمام رہیں گے' پورا ثواب نہیں ملے گا اور یہ انتہائی غلط تصور ہے۔ امام مالک نے جن خدشات کا اظہار کیا تھا وہ ان ایام میں حقیقت کے روپ میں سامنے آ رہے ہیں۔ عقیدے میں بگاڑ نے سنت کا چہرہ مسخ کر دیا

ہے۔ روزمرہ کی پانچ نمازوں میں ہم ایسی عبادات کرتے ہیں جو سنت سے صریحاً متصادم ہیں۔ مثلاً عصر اور عشاء سے پہلے چار غیر مؤکدہ سنتیں ہیں۔ یعنی نبی کریم ﷺ نے کبھی ان کو پڑھا اور کبھی ترک کیا مگر ہم مؤکدہ سنتوں کی طرح بلاناغہ پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر چھوٹ گئیں تو گناہ ہوگا' جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ علماء کا قول ہے کہ فرضوں سے امتیاز کی خاطر کبھی کبھی مؤکدہ سنتیں بھی چھوڑ دینی چاہئیں۔ ظہر' مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد جو نوافل ہم فرضوں کی مانند ادا کرتے ہیں سنت نبویؐ میں دُور دُور تک بھی ان کا نشان نہیں ملتا۔ ہم محض اس لئے پڑھتے ہیں اور ان کو نماز کا حصہ گردانتے ہیں کہ ہمارے مذہبی پیشوا ایسا کرتے ہیں۔ نماز میں اپنی طرف سے اضافہ گناہ ہے اور دین میں غلو کے زمرے میں آتا ہے مگر ہم ہیں کہ انہیں واجب سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔ میرے رفیق کار پروفیسر محمد ریاض نے ایک مزے کی بات بتائی کہ دیہات کی مسجد میں ایک نمازی نفل پڑھے بغیر مسجد سے باہر نکل رہا تھا تو ایک دیہاتی نے اسے کہا' 'اوئے! کیا نفل تجھ پر فرض نہیں؟'' ع ''ببیں تفاوت راہ است از کجا تا بہ کجا''۔ بات نفلوں سے فرضوں تک پہنچ گئی۔

فقہ کا یہ اصول ذہن میں ہونا چاہئے کہ جو نفلی عبادت واجب کی ادائیگی میں مانع ہو وہ حرام ہے۔ مثلاً ایک شخص نے نفلی روزہ رکھا' وہ اتنی کمزوری محسوس کر رہا ہے کہ معاش کے قابل نہیں رہا تو وہ روزہ حرام ہے۔ اسی لئے شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ بالکل اسی طرح جو نفلی عبادت دوسرے مکروہات میں دھکیل دے تو وہ بھی مکروہ ہو جائے گی۔ وہ مکروہات ہیں: بدعت' غلو فی الدین' نفل کو واجب گردانتا' رمضان کے روزوں کو ناتمام سمجھنا' وغیرہ وغیرہ۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ سب نفلی عبادات میں نفع اور نقصان کا پہلو ہوتا ہے' لیکن جب نقصان کا پہلو نفع پر غالب آ جائے تو شارع علیہ السلام اس سے منع فرما دیتے ہیں۔ جیسا کہ صیام الدھر میں مشقت کے پیش نظر اس سے منع فرما دیا۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ عبادات کے بارے میں اسلام کا یہ نقطۂ نظر ہرگز نہیں کہ جتنی کثرت سے کی جائے گی اور جتنی تکلیف دہ ہوگی اس کا ثواب بھی اتنا زیادہ ہوگا۔ اعمال کے اجر کا دارومدار نہ کثرت پر ہے اور نہ مشقت پر' بلکہ اس بات پر ہے کہ عمل کرتے وقت دل کی کیفیت کیا تھی۔

اب آیئے حدیث کے متن کی طرف! میں نے اس بارے میں تحقیق نہیں کی' لیکن اس روایت کو نہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے اور نہ امام نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اس روایت کو حسن کہا ہے اور ترمذی کی حسن کا مقام محدثین کی نظروں

سے اوجھل نہیں ۔ پھر اس حدیث میں کوئی وجہ فضیلت نہیں' کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کے روزوں کو صیام الدھر سے تشبیہہ دی ہے ۔ صیام الدھر (ہمیشہ کے روزے) نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق ممنوع ہیں ۔ ایک اور حدیث میں بھی ہر مہینہ کے تین روزوں کو صیام الدھر سے تشبیہہ دی گئی ہے حالانکہ امام ابن جوزی نے درایت کی بنا پر ایک اصول قائم کیا ہے کہ جن احادیث میں تھوڑے عمل کا بہت زیادہ ثواب بتایا جائے وہ قابل اعتبار نہیں ہوتیں ۔

امام احمد نے مسند میں اس حدیث کو ایک اور طریقے سے روایت کیا ہے کہ ثوبان نے سعید سے روایت کی ہے:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ شَهْرٌ بِعَشْرَةِ شُهُرٍ وَصَامَ سِتَّةَ اَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ ذٰلِكَ تَمَامُ السَّنَةِ))

''جس نے رمضان کے روزے رکھے اسے ایک مہینہ کے بدلہ میں دس مہینوں کا ثواب ہے اور عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اس کے لئے ایک سال کا ثواب پورا ہو گیا''۔

حاشیۃ الروض المربع شرح زاد المستقنع میں عبدالرحمٰن النجدی نے جلد ۳' ص ۴۴۸ پر لکھا ہے کہ مذکورہ روایت کی روشنی میں بعض اہل علم کا خیال ہے کہ شوال کے علاوہ کسی اور مہینے میں روزے رکھنا افضل ہے' کیونکہ مذکورہ روایت میں شوال کا ذکر نہیں بلکہ بعد الفطر (عید الفطر) کے الفاظ ہیں' اس سے مراد عید الفطر کے بعد کوئی بھی مہینہ ہو سکتا ہے۔

قرین انصاف نہ ہو گا اگر اس بات کا ذکر نہ کروں کہ متأخرین فقہائے مالکیہ نے کچھ شرائط بیان کی ہیں جن کی موجودگی میں شوال کے روزے مکروہ سمجھے جائیں گے ۔ ان شرائط کو الفقہ علی المذاہب الاربعہ' مطبوعہ دار الفکر کے مصنف الجزیری نے جلد اول کے صفحہ ۵۵۷ پر بیان کیا ہے:

۱) سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ روزے رکھنے والا لیڈر' پیشوا اور امیر جماعت قسم کا آدمی ہو اور یہ خدشہ ہو کہ اس کے عمل کو اس کے ماننے والے واجب سمجھنے لگ جائیں گے ۔ جو لوگ اپنے دماغ سے سوچتے نہیں بلکہ اپنے پیشواؤں اور پیرانِ کرام کے دماغ سے سوچتے ہیں وہ ان کے فرمائے ہوئے کو مستند اور ان کے عمل کو واجب سمجھتے ہیں ۔ بس یہیں سے شریعت کا حلیہ بگڑنا شروع ہو جاتا ہے ۔ اس سلسلہ میں میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا جس کا تذکرہ بے محل نہ ہو گا ۔ میں اُن دنوں گورنمنٹ کالج جہلم میں عربی کا لیکچرر تھا ۔ میرے پاس ایوب نامی ایک درویش صفت' صوفی منش آدمی آیا کرتا تھا ۔ اسے عربی کے

نعتیہ قصیدے' قصیدۂ بردہ سمیت ازبر تھے۔ وہ سناتا اور میں سنتا رہتا۔ کہیں کہیں اس کی اصلاح کر دیتا۔ ایک دفعہ وہ عید الفطر کے دن میرے گھر آیا' میں نے اس کے سامنے سویاں وغیرہ رکھیں تو کہنے لگا میرا روزہ ہے۔ میں نے کہا نبی کریم ﷺ نے اس روزے سے منع کیا ہے۔ کہنے لگا میرے شیخ کا حکم ہے۔ دیکھیں بات کہاں سے کہاں تک پہنچ گئی! شیخ کے حکم کو نبی اکرم ﷺ کے حکم پر ترجیح دی جارہی ہے۔ امام مالکؒ اپنے خدشات میں حق بجانب تھے۔

۲) دوسرے یہ کہ اسے عید الفطر کے فوراً بعد رکھا جائے۔ اس اندیشے کے پیش نظر کہ اسے رمضان کے روزوں کا تسلسل نہ خیال کیا جائے۔

۳) تیسرے یہ کہ لگاتار بغیر وقفہ کے رکھا جائے۔ احناف کا مسلک بھی یہی ہے کہ یہ متفرق رکھے جائیں' ہر ہفتے میں دو روزے۔

۴) چوتھے یہ کہ روزے کا اظہار کیا جائے' یعنی سب کو پتہ چل جائے یا یہ خود بتاتا پھرے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

اگر یہ پانچ باتیں نہ ہوں تو بے شک روزے رکھ لے۔ لیکن اگر یہ شرائط موجود نہ بھی ہوں اور صرف یہ عقیدہ ہو کہ عید الفطر کے ساتھ ان روزوں کا اتصال سنت ہے تو پھر بھی روزہ مکروہ ہوگا۔

آخری پتے کی بات یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک وہ عبادات محبوب ترین ہیں جن میں میانہ روی ہو اور غلو کا شائبہ تک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سورۃ المائدۃ میں فرماتے ہیں:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحَرِّمُواْ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ۝﴾

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں ان میں پاک چیزوں کو حرام نہ کرو اور حدود سے آگے مت نکلو' بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

امام ابن تیمیہ فتاویٰ کی جلد ۲۲' ص ۳۰۰ پر اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں: حدود سے آگے نکلنے میں صیام' قیام اور ذکر وفکر میں مبالغہ سے منع کیا گیا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

خطوط ونکات

(۱)

کیا ''سِقایۃ'' اور ''صُواع'' مترادف الفاظ ہیں؟

برمنگھم سے محترم شمشاد ایم خان کا مکتوب اور محترم صدر مؤسس کا جواب

87 Wellington Road
Edgbaston
Birmingham
B15 2 ET
4th September 2004

Respected Brother Dr. Israr Ahmed
Assalamu-Alaikum-wa-Rahmatullah

I hope and pray that this letter reaches you in the very best of health and Iman.

A friend of mine in Lahore kindly presented me with your DVD entitled Explanation of the Holy Qur'an early this year.

You have indeed invested tremendous effort and time to absorb, to ponder over, and to convey the Divine message with explanations, masha-Allah.

I have been a student of the Holy Qur'an for some years and have learned a great deal from your talks, alhamdu-Lillah.

However, there are some aspects of your comments that I would like you to kindly review.

If you will please allow me; the first point I would like to bring to your notice is the narration in the Holy Qur'an dealing with Hazrat Yusuf (pbuh) placing a glass in the baggage of his younger brother Benjamin. You describe it as "PART OF THE PLOT" to retain him.

This is not so............

Referring to the Holy Quran (Surah Yusuf 12:70-76) we read that he actually placed in Benjamin's Baggage a glass "SIQAYA" without anyones knowledge.

We also read in the Holy Qur'an (12:72) that what was actually found mislaid/missing was "SUWAA" a measuring container/beaker (NOT GLASS/drinking cup). Later, when the brothers were searched "SIQAYA" was discovered, the faminine pronoun for SIQAYA is HA, where-as according to the Holy Quran masculine pronoun for "SUWAA" is HEE.

We are also told in (12:76) that it was Allah's plan (SUWAA being mislaid etc.) otherwise Hazrat Yusuf under these particular given set of circumstances (bearing in mind Egyptian law prevalent at the time) would not have been able to retain his brother Benjamin in Egypt.

Please find photocopies of relevant Ayas of the Holy Qur'an with translation and appropriate portions highlighted to clarify and make the position crystal clear as outlined above.

Please review this issue, because the Islamic perspective on the CONCEPT OF PROPHETHOOD is that the Prophets do not commit sins; error of judgement however is another matter. But most commentaries of the Holy Qur'an regrettably follow the theme that you have adopted.

Having researched this episode I discovered that our commentators have planted the Biblical story as commentary of the Holy Qur'an. They unfortunately did not minutely investigate the key words as revealed by Allah (S.W.T) that describe so vividly the true position.

Reading the Holy Qur'an (sura Yusuf 12 : 69-79) it is evident that Hazrat Yusuf (pbuh) discreetly placed a drinkingcup in his brother's (Benjamin's) baggage as a souvenir, so that when he returns home it will be a reminder for him.

Although he wished to retain his brother but it was not a plan of Hazrat Yusuf to have him caught as a thief.

Later, the workers discovered that a measuring beaker is missing........ this led them to search baggage of the brothers. At that point SIQAYA was discovered in Benjamin's baggage.

Whereas they failed to find suwaa but they (workers) recognised the SIQAYA that belonged to (Aziz) Hazrat Yusuf (pbuh). They therefore took them (the brothers) to him...........

According to the Holy Qur'an 12:76, this was plan of Allah (SWT)

Hazrat Yusuf immediately understood that it was Allah's plan...........

He therefore never accused his brother for stealing rather; He said: "Allah forbid that we take other than him with whom we found our

properly.........." (The Holy Qur'an 12 : 79)

Please do ponder over this important issue and let me know your comments; this will then enable me with your kind permission to discuss other points, insha-Allah.

With best wishes and regards,

Wassalaam

Shamshad M. Khan

جواب

محترمی جناب شمشاد خان صاحب'

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج گرامی!

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ کے مطالعۂ قرآن کے ذوق وشوق سے تو خوشی ہوئی' مگر زیر بحث مسئلے کے ضمن میں خیال آیا کہ آپ اگر صرف امام راغبؒ کی مفردات القرآن دیکھ لیتے تو مسئلہ حل ہو جاتا۔ ''صُواع'' کے ضمن میں انہوں نے دونوں معنی لکھے ہیں کہ اس سے ''پینے'' کا کام بھی لیا جاتا تھا اور ''ناپنے'' کا بھی ——— اور اس سے بھی اہم تر یہ امر کہ یہ مذکر بھی استعمال ہوتا ہے اور مؤنث بھی! ——— گویا سقایہ اور صواع ایک ہی شے کے دو نام ہیں اور قرآن نے ایک ہی لفظ کی تکرار سے بچنے کے لئے دو جدا الفاظ استعمال کئے جو فصاحت و بلاغت سے اقرب ہے! ویسے بھی سورۂ یوسف کے اس مقام کا سیاق وسباق بھی طے کر دیتا ہے کہ وہی مفہوم درست ہے جو اکثر مترجمین اور مفسرین نے لیا ہے ——— رہا مولانا وحید الدین صاحب کا حوالہ تو وہ تفسیر قرآن کے ضمن میں کوئی معتمد علیہ شخصیت نہیں ہیں : اور ان پر خواہ مخواہ کا ''تجدد'' کا رنگ غالب ہے۔ ——— اور سلف کی آراء کے مقابلہ میں اپنا ''اقول'' لگانے کا انہیں بہت شوق ہے' اور اس خاص مسئلہ میں تو ان کا بیان خالص غیر منطقی بھی ہے! فقط والسلام

خاکسار اسرار احمد عفی عنہ

(۲)

قرآن حکیم ''شہد'' کو شفا قرار دیتا ہے یا ''رائل جیلی'' کو؟

مشتاق احمد صاحب کا ایک اشکال اور محترم صدر مؤسس کا جواب

محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

جناب محترم! میں ایک عجیب سی الجھن میں ہوں اور آپ کو اس مشکل کے لئے زحمت دے رہا ہوں۔ آپ بہت بڑے عالم دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید کو پڑھنے اور سمجھنے سمجھانے کا علم عطا کیا ہے۔ میں قرآن مجید کی سورۃ النحل کی آیت مبارکہ ۶۹ کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کا ذکر بایں طور کیا ہے کہ ''...... ہر قسم کے میوے کھا اور اپنے پروردگار کے صاف رستوں پر چل۔ اس (شہد کی مکھی) کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے (یعنی شربت نما) جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں' اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ بیشک سوچنے والوں کے لئے اس میں بھی نشانی ہے''۔

جناب محترم! عام فہم میں ہم لوگ اس کو شہد کہتے ہیں' جب کہ شہد تو مکھی کے پیٹ سے نہیں نکلتا بلکہ مکھی پھولوں کا رس مُنہ سے چوس کر اپنے چھتے میں جمع کرتی رہتی ہے اور ملکہ مکھی یہ بعد میں کھاتی ہے۔ یہ جو مکھی کے پیٹ سے شربت نکلتا ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے وہ شہد تو نہیں ہوسکتا! ویسے بھی شہد کو عربی میں عسل کہتے ہیں۔ آپ براہِ مہربانی میری الجھن کا حل نکال دیں تاکہ ذہن صاف ہو جائے۔ دوسرے کیا قرآن مجید کی کسی آیت میں شہد کو انسانی صحت کے لئے ضروری یا شفایابی کا ذریعہ کہا گیا ہے؟ میں نے تو پوری کوشش کی کہ شہد کے متعلق قرآن مجید میں کوئی ریفرنس مل جائے مگر نہیں مل سکا۔

میں یہ اس لئے آپ سے شہد کے متعلق پوچھ رہا ہوں کیونکہ آج کل ریسرچ کرنے کے بعد مغرب والے شہد کو چھوٹے بچوں کو نہیں دیتے اور چھوٹے بچوں کے لئے شہد کو زہر کے ساتھ ملاتے ہیں۔

یہ شہد کی مکھی کے پیٹ سے شربت جو نکلتا ہے اور انسانی صحت کے لئے شفا ہے وہ اہل

چین Royal Jelly کے نام سے مریضوں اور بیماروں کو دیتے ہیں اور اس سے کافی مریضوں کو شفا ہوتی ہے۔

آپ کی خدمت میں دونوں صورتیں عرض کر دی ہیں' آپ تفصیل سے راہنمائی فرما دیں تاکہ ذہن صاف ہو جائے۔ والسلام

آپ کا خیر اندیش اور دعا گو
مشتاق احمد' کراچی

جواب

محترمی جناب مشتاق احمد صاحب
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
مزاج گرامی!

میں حیران ہوں کہ اتنے اہم موضوع پر خط آپ نے کاغذ کے ایک ردی سے پرزے پر تحریر کیا ––– اور وہ بھی اتنی بے نیازانہ انداز میں کہ بعض الفاظ سمجھنے میں بہت دقت ہوئی۔

بہر حال قرآن کے ضمن میں خصوصاً سائنس کے حوالے سے مزید ریسرچ سورۂ حٰم السجدہ کی آیت نمبر ۵۳ کے حوالے سے بہت مبارک ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ کا تعلیمی بیک گراؤنڈ کیا ہے لیکن جو کچھ آپ نے شہد کی مکھیوں کے معمولات کے بارے میں لکھا ہے یہ اگر **Biology** کے حوالے سے مستند اور طے شدہ امر ہے تو یہ علم قرآن کے ضمن میں ایک اچھا اضافہ ہو گا ––– میرے علم کی حد تک قرآن میں سورۂ نحل کی آیت نمبر ۶۹ ہی وہ واحد آیت ہے جس سے یہ سمجھا گیا ہے کہ شہد میں انسان کے لئے شفا ہے ––– اگر اس کے پیٹ سے کوئی دوسرا مشروب بھی نکلتا ہے اور وہ دنیا کے کسی حصے میں بطور دوا استعمال بھی ہوتا ہے تو آپ اس موضوع پر باضابطہ حوالوں کے ساتھ ایک مدلل اور مبسوط مقالہ لکھیں' ہم اسے ''حکمتِ قرآن'' میں شائع کر دیں گے ––– ویسے خود میرا موضوع قرآن کا ''پیغام'' ہے جسے میں عام کرنے کی کوشش کر رہا ہوں ––– میں قرآن میں مذکور سائنسی امور کے ضمن میں ''ریسرچ'' کے لئے وقت نہیں نکال سکتا۔ ویسے بھی عام مقولہ ہے کہ ''ہر کسے را بہر کارے ساختند!'' فقط والسلام

ڈاکٹر اسرار احمد

سالانہ رپورٹ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

و

منسلک انجمنیں

برائے سال 2004ء۔2003ء

مرتب:

محمود عالم میاں

اشاریہ (INDEX)

صفحہ	تفصیل
49	شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ
49	اکیڈمک ونگ
49	شعبہ مطبوعات
53	شعبہ تدریس
55	شعبہ تحقیق اسلامی کا قیام
59	شعبہ انگریزی
60	قرآن اکیڈمی لائبریری
62	مکتبہ خدام القرآن
64	شعبہ خط و کتابت کورسز
67	شعبہ سمع و بصر
72	قرآن کالج لاہور
75	قرآن کالج ہاسٹل
79	شعبہ خواتین
81	دورۂ ترجمہ قرآن و جامع القرآن
82	صدر مؤسس کا ہفتہ وار درس قرآن
82	ایڈمن
83	اکاؤنٹس اینڈ کیش سیکشن
84	بیلنس شیٹ اور مالی گوشوارے
87	منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ

شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ

اکیڈمک ونگ

اکیڈمک ونگ کے بڑھتے ہوئے کام کے پیشِ نظر جولائی 2003ء میں اکیڈمک ونگ کو bifurcate کر کے دو بڑے شعبوں میں تقسیم کر دیا گیا:

(1) شعبہ مطبوعات (Publication Wing)

(2) شعبہ تدریس (Educational Wing)

بعد ازاں اکیڈمک ونگ میں شعبہ تحقیق اسلامی کا اضافہ ہوا۔ یہ تینوں شعبے ڈائریکٹر اکیڈمی کے زیر نگرانی کام کر رہے ہیں اور ان کے انچارج حضرات بالترتیب حافظ خالد محمود خضر، حافظ محمد رشید ارشد اور حافظ عاطف وحید ہیں۔

o شعبہ مطبوعات (Publication Wing)

سال 2003-04ء کے دوران شعبہ مطبوعات کو معروف دانشور اور اہل قلم سید قاسم محمود صاحب کی خدمات بطور مدیر اعلیٰ حاصل رہیں۔

شعبہ مطبوعات کے تحت اس وقت دو ذیلی شعبے (Sections) کام کر رہے ہیں:

(1) شعبہ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید

(2) شعبہ کتابت و طباعت (بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ)

(1) شعبہ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید

مکتبہ خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والے اردو جرائد (ماہنامہ میثاق، ماہنامہ حکمت قرآن، ہفت روزہ ندائے خلافت اور پندرہ روزہ خبر نامہ مرکزی انجمن) کے جملہ ادارتی امور، مثلاً مضامین کی تالیف اور ترتیب (editing)، محترم صدر مؤسس کے

دروسِ قرآن اور خطابات کو ٹیپ سے صفحۂ قرطاس پر منتقل کر کے انہیں مرتب کرنا' محترم ڈائریکٹر اکیڈمی کے خطاباتِ جمعہ کی تلخیص تیار کرنا' مرکزی انجمن اور تنظیم اسلامی کے اہم پروگراموں کی رپورٹنگ اور مضامین کی پروف ریڈنگ وغیرہ جیسے امور اس شعبہ کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ چنانچہ یہ شعبہ ہر ماہ دو ماہانہ جرائد (میثاق اور حکمت قرآن) اور ہفت روزہ ندائے خلافت کے چار شماروں کے علاوہ مرکزی انجمن کے پندرہ روزہ خبر نامہ کی اشاعت کا اہتمام کرتا ہے۔

مزید برآں مکتبہ خدام القرآن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی جملہ کتب (نئی یا پرانی) کی تیاری اور ان کی اشاعت کی ذمہ داری بھی اسی شعبے پر ہے۔ چنانچہ یہ شعبہ نئی کتابوں کی ترتیب و تدوین' ان میں آنے والی احادیث کی تخریج' پرانی کتابوں کی حسب ضرورت نظر ثانی اور editing کے بعد نئی کمپوزنگ اور نئے ایڈیشنز کی اشاعت کے وقت ان کی اغلاط کی تصحیح جیسے جملہ امور اپنے مختصر عملے کے ساتھ بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے۔

2003-04ء کے دوران شعبہ کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ درج ذیل ہے:

☆ رسائل و جرائد

میثاق: جولائی 2003ء تا جون 2004ء کے دوران ماہنامہ میثاق کے 12 شمارے باقاعدگی سے شائع ہوئے۔ جنوری 2004ء سے میثاق کے صفحات 80 سے بڑھا کر 96 کر دیئے گئے۔ نیز کمپوزنگ کا پوائنٹ 15 سے 14 کیا گیا۔ چنانچہ اب میثاق کے صفحات میں پہلے سے قریباً ڈیڑھ گنا مواد موجود ہوتا ہے۔ اس طرح موضوعات کے تنوع کے ساتھ مضامین کی تعداد میں اضافہ ممکن ہوا ہے۔

اپریل 2004ء میں میثاق کا خصوصی شمارہ بعنوان ''موجودہ عالمی حالات کے پس منظر میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل'' شائع کیا گیا۔

حکمت قرآن : اس عرصے کے دوران حکمت قرآن کے 11 شمارے شائع ہوئے۔ ماہ نومبر دسمبر 2003ء کا 112 صفحات پر مشتمل مشترکہ شمارہ شائع کیا گیا' جس میں مرکزی انجمن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 03-2002ء اور جنوری 2002ء تا دسمبر 2003ء کے دوران شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ بھی شامل اشاعت کیا گیا۔

ندائے خلافت: ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت میں باقاعدگی رہی۔ تاہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث دو شماروں کا ناغہ کیا گیا۔ سال 2003ء

کے آخری شمارے میں پہلی بار سال بھر میں شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ شامل اشاعت کیا گیا۔ 14/اگست 2003ء کو ''نظریہ پاکستان نمبر'' کے عنوان سے ندائے خلافت کی خصوصی اشاعت شائع کی گئی۔ 90 صفحات پر مشتمل اس خصوصی نمبر کو علمی و ادبی حلقوں میں بہت سراہا گیا۔

خبرنامہ مرکزی انجمن : ستمبر 2003ء کے دوران مرکزی انجمن خدام القرآن کی دعوتی وانتظامی سرگرمیوں پر مشتمل پندرہ روزہ ''خبر نامہ'' کا اجراء کیا گیا۔ اب تک اس سلسلہ کے متعدد شمارے شائع ہو چکے ہیں۔

☆ اشاعت کتب

(1) توحید عملی: محترم صدر مؤسس حفظہ اللہ کے خطاب اور درسِ قرآن پر مشتمل یہ کتاب ایک عرصہ سے آؤٹ آف پرنٹ تھی۔ اسے نظر ثانی کے بعد کمپیوٹر کمپوزنگ اور نئے گیٹ اپ کے ساتھ شائع کیا گیا۔

(2) پیام اقبال بنام نوجوانانِ ملت: ندائے خلافت کے خصوصی شمارے کو نظر ثانی کے بعد کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔

(3) ''پاک بھارت مفاہمت اور مسئلہ کشمیر'' کے عنوان سے ایک نیا کتابچہ شائع کیا گیا۔

(4) ''پاکستان کے وجود کو لاحق خطرات و خدشات اور بچاؤ کی تدابیر'' — میثاق کی اشاعت خصوصی برائے اپریل 04ء میں شائع ہونے والے محترم صدر مؤسس کے ایک مضمون کو کتابچے کی صورت میں شائع کیا گیا۔

مزید برآں مکتبہ خدام القرآن کی ڈیمانڈ کے مطابق مندرجہ ذیل کتب کے نئے ایڈیشن شائع کیے گئے۔

(5) راہ نجات ...... سورۃ العصر کی روشنی میں
(6) مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب
(7) قرآن حکیم کی سورتوں کا اجمالی تجزیہ
(8) مذہبی جماعتوں کا باہمی تعاون اور تنظیم اسلامی
(9) منہج انقلابِ نبویؐ
(10) قرضوں کی جنگ
(11) علامہ اقبال کی آخری خواہش

(12) پاکستان میں نظامِ خلافت

(13) شہیدِ مظلوم رضی اللہ عنہ

(14) ایک اصلاحی تحریک

(15) اسلام کا معاشی نظام

(16) زندگی' موت اور انسان —— آئینۂ قرآنی میں

(17) سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل

(18) قربِ الٰہی کے دو مراتب

(19) اسلام کی نشاۃ ثانیہ' کرنے کا اصل کام

(20) تنظیم اسلامی کی دعوت

(21) عیسائیت اور اسلام

(22) مولانا مودودی مرحوم اور میں

(23) عید الاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی

(24) ترتیل القرآن

(25) شیعہ سنی مفاہمت

(26) آسان عربی گرامر (حصہ دوم)

(27) آسان عربی گرامر (حصہ سوم)

(28) مثیل عیسیٰ علی مرتضیٰ

(29) دنیا کی عظیم ترین نعمت —— قرآن حکیم

(30) اسلام میں عورت کا مقام

(31) قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں

(32) اسلامی نظمِ جماعت میں بیعت کی اہمیت

(33)The Obligations Mulsim owe to the Quran.

(34)Tragedy of Karbala.

نیز الہدیٰ کیسٹ سیریز کے متعدد کتابچے شائع کئے گئے۔

☆ **فقہی راہنمائی**

یہ کام اگرچہ شعبہ تصنیف و تالیف کو تفویض کردہ امور میں شامل نہیں ہے تاہم بہت سے حضرات فقہی مسائل معلوم کرنے کے لئے بالمشافہ اور بذریعہ ٹیلی فون رجوع کرتے ہیں' نیز

ای میل کے ذریعے بہت سے استفسارات کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ شعبہ فقہی امور میں راہنمائی کا فریضہ بھی مقدور بھر سرانجام دیتا ہے۔

(2) شعبہ کتابت وطباعت' بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ

ماہنامہ میثاق' ماہنامہ حکمت قرآن' ہفت روزہ ندائے خلافت' پندرہ روزہ خبر نامہ مرکزی انجمن' جملہ کتب' سوالنامے' ہینڈ بلز' اخباری اشتہارات' پوسٹرز' سرکلرز اور آفس سٹیشنری وغیرہ کی کمپیوٹر کمپوزنگ اور کاپی پیسٹنگ کے علاوہ طباعت سے متعلق جملہ امور یہ شعبہ سرانجام دیتا ہے۔ نیز اخبارات کو بھیجے جانے والے مضامین اور محترم صدر مؤسس کے مکاتیب وغیرہ کی کمپوزنگ بھی اسی شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ ان تمام امور کی انجام دہی کے لئے شعبہ کے پاس تجربہ کار اور مستعد سٹاف موجود ہے۔

o شعبہ تدریس (Educational Wing)

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس' جس کا دورانیہ اب گھٹا کر نو ماہ کر دیا گیا ہے' کا اصل مقصد یہ ہے کہ ایسے حضرات کو جو بی اے اور ایم اے تک دنیوی تعلیم حاصل کر چکے ہوں' ان بنیادی علوم سے مسلح کر دیا جائے جو قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور فہم دین کے حصول کے لئے ضروری ہوں۔ گویا نو ماہ کے عرصے میں طلبہ کو (i) اتنی عربی پڑھا دی جائے کہ عربی زبان کے بنیادی قواعد پر انہیں بہت حد تک عبور حاصل ہو جائے' تا کہ پھر کچھ مزید اضافی محنت اور وقت لگا کر وہ یہ استعداد حاصل کر لیں کہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اس کا مفہوم بھی انہیں ساتھ ساتھ سمجھ میں آتا چلا جائے اور قرآن حکیم سے ہدایت و نصیحت اخذ کرنے کے لئے انہیں کسی ترجمے کا مرہون منت نہ ہونا پڑے۔ (ii) تجوید کے بنیادی قواعد سکھا کر اتنی مشق کرا دی جائے کہ وہ قرآن کو صحیح طور پر پڑھ سکیں۔ (iii) قرآن حکیم کے منتخب نصاب کا مطالعے اور تدریس کے ذریعے دین کا صحیح اور جامع تصور واضح انداز میں پیش کیا جائے تا کہ طلبہ پر یہ واضح ہو جائے کہ ہمارا دین کیا ہے' وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اور یہ کہ دینی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی عملی صورت کیا ہو سکتی ہے۔ (iv) علمِ حدیث کے بنیادی اصولوں سے اور علم فقہ کی مبادیات سے طلبہ کو روشناس کرا دیا جائے تا کہ پھر آئندہ زندگی میں وہ اپنی اپنی ہمت اور استعداد کے مطابق ان اہم دینی علوم میں پیش رفت کر سکیں اور وہ اپنے دینی علم کے دائرے کو

مزید وسیع کرسکیں۔ (v) طلبہ میں اس بات کی اہلیت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے کہ وہ قرآن حکیم کے پیغام کو اور رجوع الی القرآن کی دعوت کو دوسروں تک پہنچا سکیں اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے مطابق کہ ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَه)) 'تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں'' وہ تعلیم و تعلم قرآن کے مبارک کام کو آگے بڑھانے کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

یہ کورس یکم ستمبر سے 30 مئی تک منعقد ہوتا ہے۔ الحمد للہ اب تک نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونی ممالک مثلاً امریکہ' کینیڈا' برطانیہ اور مشرقِ وسطٰی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں گریجویٹس' ڈاکٹرز' انجینئرز' پی ایچ ڈیز اور دوسرے پڑھے لکھے افراد اس کورس سے استفادہ کر چکے ہیں۔

کورس کی تدوین و تشکیل کے لئے مناسب اقدامات' اساتذہ کی فراہمی' کورس کی تشہیر و اشاعت' پراسپکٹس کی تیاری و تقسیم اور کلاس کے انتظامی امور کی نگرانی وغیرہ جیسے تمام امور اسی شعبہ کے ذمہ ہیں۔ سال 04-2003ء کے دوران اس کورس کے آغاز میں مرد شرکاء کی تعداد 48 اور خواتین کی تعداد 28 تھی' جبکہ اس کورس میں اس سال کے آخری وقت تک 28 مرد حضرات اور 23 خواتین شامل رہی ہیں' جن میں 17 مرد حضرات نے کورس مکمل کیا اور 11 نے جز وقتی شرکت کی۔ اس طرح 15 خواتین نے کورس مکمل کیا اور 8 نے جز وقتی شرکت کی۔

اس سال یہ کورس الحمد للہ بڑی پابندی سے جاری رہا اور 30 مئی 2004ء بروز اتوار صدر مؤسس کے درسِ قرآن کے اختتام پر جلسہ تقسیم اسناد کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

کورس کے نگران رشید ارشد صاحب نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے اور دورانِ تعلیم پیش آنے والے واقعات بیان فرمائے۔ نیز تمام اساتذہ کرام کا بھی شکریہ ادا کیا کہ ان حضرات نے یہ ساری خدمت فی سبیل اللہ انجام دی۔

شرکاء کورس میں سے تین حضرات نے کورس کے بارے میں اپنی آراء حاضرین کو سنائیں جو کہ رقت آمیز ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ولولہ تازہ پیدا کرنے والی تھیں۔ ان حضرات کے واقعات سننے کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آج بھی نصرتِ خداوندی شامل حال ہوسکتی ہے اگر ہمت کی جائے اور اپنے اندر قناعت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

مرد حضرات میں سے محسن محمود نے اوّل پوزیشن حاصل کی جو کہ محترم محمود عالم میاں صاحب کے فرزند اور صدر مؤسس کے نواسے ہیں۔ اس طرح خواتین میں عفیفہ

عبدالخالق نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ یہ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کی صاحبزادی اور صدر مؤسس کی نواسی ہیں۔

تمام شرکائے کورس کو صدر مؤسس نے اپنے دست مبارک سے اسناد تقسیم فرمائیں اور دعائے خیر پر یہ محفل اختتام پذیر ہوئی۔

تدریسی سرگرمیاں

☆عربی گرامر/ترجمہ قرآن کریم کلاس

اس سال کے دوران یہ کلاس جناب عمیر افضال صاحب نے پڑھائی۔ کلاس کے آغاز میں شرکاء کی تعداد پچاس سے متجاوز تھی۔ کورس کے اختتام پر شرکاء کی تعداد 10 رہی۔

☆فہم قرآن کورس

اس کورس میں عربی گرامر' ترجمہ قرآن اور تجوید قرآن کی تدریس ہوئی۔ مدرسین بالترتیب محمود حماد' حافظ محسن محمود اور حافظ عبد اللہ واحد تھے۔ کلاس کے آغاز میں شرکاء کی تعداد 17 تھی جبکہ کورس کی تکمیل 7 افراد نے کی۔

☆عربی گرامر/عربی ریڈر کلاس

یہ کلاس تقریباً پورا سال جاری رہی۔ یہاں مدرس انجینئر محمد علی صاحب تھے۔ اس کلاس میں شرکاء کی تعداد قریباً 8 سے 10 افراد رہی۔

☆رجوع الی القرآن کورس' حصہ دوم

رجوع الی القرآن کورس حصہ دوم کی پلاننگ' کورس اور اساتذہ وغیرہ کے تعین کے لئے متعدد میٹنگز ہوئیں اور یہ طے کیا گیا کہ کورس کا آغاز ان شاء اللہ اگلے سال سے کیا جائے گا۔

○ شعبہ تحقیق اسلامی کا قیام

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے مقاصد میں قرآنِ حکیم کے آفاقی پیغام اور علوم کی وسیع پیمانے پر نشر واشاعت اور حکمتِ قرآنی کا فروغ سرفہرست ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے مرکزی انجمن کے تحت ''قرآن اکیڈمی'' کا قیام اوّل روز سے پیش نظر تھا۔

مرکزی انجمن کا قیام 1972ء میں عمل میں آیا تھا اور 1976ء سے قرآن اکیڈمی کی تعمیر کا آغاز ہو گیا تھا' جس کا پہلا مرحلہ جو مجوزہ مسجد کے بیسمنٹ اور ایک رہائشی بلاک پر مشتمل تھا' جنوری ۱۹۷۷ء میں مکمل ہوا اور انجمن کا مرکزی دفتر 12-افغانی روڈ سمن آباد سے قرآن اکیڈمی (36۔کے' ماڈل ٹاؤن) منتقل ہوا۔۔۔ یوں قرآن اکیڈمی اور مرکزی انجمن خدام القرآن مترادف الفاظ کے طور پر استعمال ہونے لگے۔۔۔ اس لئے کہ انجمن کا مرکزی دفتر بھی وہی تھا' اور ایک طویل عرصے تک خدمت قرآنی کے ضمن میں مرکزی انجمن کی تمام سرگرمیوں کا مرکز ومحور بھی یہی مقام تھا۔ بعد میں قرآن آڈیٹوریم اور قرآن کالج کی تعمیر کے بعد یہ معاملہ منقسم ہو گیا۔

بحمد اللہ' خدمت قرآنی کے ضمن میں مرکزی انجمن خدام القرآن اور اس کے صدر مؤسس' محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی مساعی کو اللہ تعالیٰ نے شرفِ قبول بخشا اور محدود وسائل کے ساتھ شروع ہونے والا یہ چھوٹا سا ادارہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر گیا اور ملک کے طول وعرض میں ہی نہیں' بیرون پاکستان بھی ''خدمت قرآنی'' کا ایک سمبل بن گیا۔ کام کا حجم بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس میں نئے نئے شعبے وجود میں آتے گئے اور ایک فطری تدریج کے ساتھ اکیڈمی کی تعمیرات میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ اب تک مرکزی انجمن کے انتظامی شعبوں یعنی ایڈمن اور اکاؤنٹس کے ساتھ ساتھ مکتبہ انجمن' شعبہ سمع وبصر' شعبہ تصنیف وتالیف' شعبہ مطبوعات' کمپیوٹر سیکشن' شعبہ تدریس اور شعبہ خط وکتابت کورس وجود میں آ چکے ہیں' جو مل جل کر مرکزی انجمن کے پیش نظر اہداف کے حصول کے لئے مؤثر انداز میں سرگرم عمل ہیں۔ ابتدائی درجے میں علمی وتحقیقی کام قبل ازیں شعبۂ تصنیف وتالیف اور شعبہ مطبوعات کے تحت بھی ہو رہا تھا' جس کے لئے میدان ہموار کرنے کی خاطر شعبہ تدریس اپنا رول عمدگی سے ادا کر رہا ہے' لیکن ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ علمی وتحقیقی کام کے لئے ایک علیحدہ بھرپور شعبہ تشکیل دیا جائے جو قرآن اکیڈمی کے تکمیلی مقاصد کے لئے مؤثر انداز میں کام کرے۔ بحمد اللہ اس سال ماہ اپریل سے اس شعبے کے لئے ضروری وسائل مہیا ہونے پر' جن میں اہم ترین معاملہ مناسب افراد کی دستیابی کا تھا' شعبہ تحقیق اسلامی کے نام سے اس شعبے کا قیام عمل میں لے آیا گیا ہے' جس کی ضرورت کا احساس بہت پہلے سے تھا' اور جس کے بغیر قرآن اکیڈمی کا تصور ادھورا تھا۔ اس کام کے انچارج کے طور پر جناب حافظ عاطف وحید صاحب' جو انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ اسلامی اقتصادیات

میں بطور استاد خدمات سرانجام دے رہے تھے' کی خدمات ڈیپوٹیشن پر حاصل کی گئی ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ یہ شعبہ اسلام اور قرآن کے حوالے سے علمی تحقیق کا کام وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر اس طور سے انجام دے سکے کہ دین کی حقیقی روح کسی پہلو سے بھی مجروح نہ ہو اور عالمی سطح پر احیاءِ اسلام کے ہمہ گیر کام کی راہ بھی اس کے ذریعے سے ہموار ہو سکے۔

شعبہ تحقیق اسلامی کی اہمیت کے پیشِ نظر قرآن اکیڈمی میں ہاسٹل بلاک کی پہلی منزل مکمل طور پر اس شعبے کے دفاتر کے لئے مختص کر دی گئی ہے۔ ان دفاتر میں ان شاء اللہ وہ تمام سہولتیں میسر کر دی جائیں گی جو تحقیق و تصنیف کے کام کے لئے ضروری ہیں' تاکہ ریسرچ کرنے والے سکالرز بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا کام جاری رکھ سکیں۔

ذیل میں شعبہ تحقیق اسلامی کے اغراض و مقاصد کا وہ اجمالی خاکہ ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے جو شعبہ کے قیام کے موقع پر بطور ہدف مرتب کیا گیا۔

(1) بحث و تحقیق:

یہ اس شعبے کا سب سے نمایاں اور ہدف کے اعتبار سے سب سے بلند کام ہے۔ اس کے ذیل میں دعوت اسلامی کا وہ عظیم کام مقصود ہے جسے قرآنی الفاظ میں ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ ...﴾ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنی امت کے ذہین اور تعلیم یافتہ طبقے کو حکمتِ قرآنی کے ذریعے دین کی دعوت پہنچائی جائے اور دین کی حقانیت اور فکرِ اسلامی کے عُلو کو ہدایتِ قرآنی کی روشنی میں مؤکد اور مدلل انداز میں پیش کیا جائے۔ اس مقصد تک رسائی کے لئے اُن لادینی اور ملحدانہ نظریات کا مؤثر اور مدلل ابطال بھی ضروری ہے جو جاہلیت جدیدہ اور جاہلیت قدیمہ کی صورت میں آج کے انسان کو آسمانی ہدایت سے دور کرنے اور عقیدہ و عمل کے زوال کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ یہ بات پیشِ نظر رہے کہ ہمارے تجزیئے کے مطابق متذکرہ بالا جاہلیت ہائے قدیمہ و جدیدہ چونکہ آج مسلمانوں کی عظیم اکثریت کے عقیدے کو مسموم اور علومِ معاشرت و معیشت و سیاست کو الحاد' مادہ پرستی اور ہوس پرستی سے آلودہ کئے ہوئے ہیں' لہٰذا ان کا رد کئے بغیر نہ احیاءِ اسلام کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس خاطر کی جانے والی مساعی مؤثر ثابت ہو سکتی ہیں۔

(2) اسلام کے انقلابی فکر کی تشریح و توضیح:

ہم یعنی وابستگان انجمن خدام القرآن و تنظیم اسلامی' محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

مدّ ظلہٗ کی اُس انقلابی فکر کے امین ہیں جو احیاءِ دین اور تجدیدِ دین کے حوالے سے اب ایک مکمل نظریے کے طور پر جانی پہچانی جاتی ہے۔ دورِ نبوی ﷺ اور دورِ خلافتِ راشدہ میں دین کا انقلابی یا حرکی پہلو اصلاً اسی انقلابی تحریک کا نام تھا جو نبی اکرم ﷺ اور ان کے صحابہ ؓ نے برپا کی، اور جس کے نتیجے کے طور پر وہ اسلامی ریاست وجود میں آئی جو انسانیت کے لئے اجتماعی سطح پر شرف و حجت کا باعث بنی۔ البتہ اس کے بعد رفتہ رفتہ اسلام کے سیاسی زوال کے نتیجے میں یہ انقلابی فکر یا دین کا یہ حرکی تصور نہ صرف مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل اور ذہنوں سے محو ہوتا چلا گیا بلکہ اس کے عدم وجود کے سبب اس کا التزام ایک اضافی بلکہ غیر ضروری تصور بن گیا۔ اسلام کے اس انقلابی فکر کو حیاتِ نو نصیب ہوئی پچھلی صدی کے دوران جب عالم اسلام پر سے بلاواسطہ استعماریت کا خاتمہ قریب ہوا اور اسلام سیاسی اعتبار سے زوال کی انتہا کو پہنچ کر ایک مرتبہ پھر سر اٹھانے کے قابل ہوا۔ یہ وہ دور تھا جب برصغیر کے مسلمانوں میں احیاءِ اسلام کی روح بیدار کرنے کے لئے اللہ نے اس خطے میں کئی نابغہ شخصیات پیدا کیں۔ اِن میں فکرِ اسلامی کی تجدیدِ نو اور اسلام کے بحیثیتِ دین احیاء کے حوالے سے علامہ محمد اقبال اور مسلمانوں کی حریت و آزادی اور اس کی عملی تگ و دو کے حوالے سے حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کا نام سرفہرست ہے۔ اِن مشاہیر اور اِن جیسے دوسرے اکابرین نے اسلام کے محدود مذہبی تصور کی نفی کرتے ہوئے مسلمانانِ برصغیر کو ''اسلام بطور دین'' اور ''اسلام بطور مکمل ضابطۂ حیات'' کا درس دیا۔ یہ وہ انقلابی تصورِ اسلام ہے جو انسانی زندگی کے انفرادی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اجتماعی گوشوں پر بھی محیط ہے۔ یہی وہ انقلابی فکر ہے جسے محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مدظلہٗ نے سابقہ نصف صدی سے زائد عرصہ کے دوران نہ صرف مُلک کے کونے کونے میں، بلکہ زمین کے طول و عرض میں بھی دعوت قرآنی اور حکمت قرآنی کی ترویج کے ذریعے پھیلایا ہے، عام کیا ہے، اور ہر دردِ دل رکھنے والے کو اس کی طرف پکارا ہے۔ اب یہ فکر اس بات کی متقاضی ہے کہ بڑی تعداد میں اس کے علمبردار پیدا ہوں، اسے آگے بڑھایا جائے، دلائل کے ذریعے مؤکد کیا جائے اور آج کی زبان اور اصطلاحات میں پیش کیا جائے تاکہ بالآخر احیاءِ اسلام کی راہ ہموار ہو سکے۔ مجوزہ شعبۂ تحقیق اسلامی کے سامنے جو مقاصد ہیں ان میں یہ کام بھی انتہائی اہمیت کا ہے۔

اسلام کے اس انقلابی فکر کی جہاں مدح و ستائش اور قبولیت ہوئی وہیں اسے مختلف انداز میں مخالفت اور تنقید کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے۔ اس مخالفت اور تنقید میں ظاہر ہے کہ وہ حملے تو

سرے سے قابلِ التفات نہیں ہیں جو اس فکر کو ایک potential danger سمجھتے ہوئے کبھی سرکاری اور کبھی غیر یا نیم سرکاری حلقوں کی جانب سے کئے گئے ہیں۔ البتہ بعض حلقوں کی طرف سے ایسی تنقیدیں اور اشکالات بھی پیش کئے گئے ہیں جو بظاہر علمی نوعیت کے ہیں' یا جن میں اعتراض کرنے والوں کا انداز ناصحانہ اور مخلصانہ ہے۔ ایسے اشکالات اور تنقیدوں کا علمی محاکمہ اور ان کا جواب دینا اس انقلابی تحریک کی بہر حال ضرورت ہے۔ یہ شعبہ ان شاء اللہ اس مقصد کے حصول کے لئے بھی کام کرے گا۔

(3) دینی و تحریکی آگاہی:

متذکرہ بالا احیائی و انقلابی فکر سے متاثر ہونے والے افراد میں زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو سوچنے سمجھنے والے بھی ہیں اور دنیوی اعتبار سے تعلیم یافتہ بھی۔ ایسے لوگوں کا ذہن متجسسانہ (inquisitive) ہوتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ذہنوں میں اُٹھنے والے سوالات اور اشکالات کا مدلل اور منطقی انداز میں جواب دیا جائے۔ وہ جاننا چاہتے ہیں کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے۔ ان کی معاش' معاشرت' اخلاق' اور ترجیحات کو آج کے انتہائی مشکل دور میں کیسا ہونا چاہئے؟ دین کی دعوت کے کیا آداب ہیں؟ جماعتی زندگی کی کیا اہمیت ہے؟ تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ یہ اور اس جیسے دوسرے سوالات اس قسم کے افراد کی حقیقی ضرورت ہیں' جسے پورا کرنا اس انقلابی فکر کے حاملین کے ذمہ ہے۔ یہ شعبہ ان شاء اللہ ایسا نظام وضع کرے گا جس کے ذریعے علمی و عملی دونوں سطحوں پر دینی' تحریکی' فقہی اور دوسرے سوالات کے جواب دیئے جاسکیں۔

شعبہ انگریزی

1) Call of Tanzeem Islami کے ٹائٹل اور سورۂ فاتحہ کو فائنل کرنے کے لئے عدنان صاحب اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ لیکن ابھی یہ کام مکمل نہیں ہوسکا۔
2) سورۃ التغابن (منتخب نصاب) کا ترجمہ تیار ہے جس پر محمد علی صاحب یا ڈاکٹر ابصار احمد صاحب نظر ثانی کریں گے۔
3) آیت النور کی کمپوزنگ کا کام عدنان صاحب کر رہے ہیں۔
4) کتابچہ Synthesis of Faith اور آیت البر کا ترجمہ ڈاکٹر ابصار احمد صاحب کے پاس نظر ثانی کے لئے ہے۔

5) A Round-table Conference with Dr. Israr Ahmed کا تمام مواد CD/tape سے سن کر کمپوزنگ کے بعد (یعنی Transcribe کرنے کے بعد) پروف ریڈ کر دیا گیا تھا۔ اور عاطف وحید صاحب انچارج شعبہ کے حوالہ کیا گیا۔

6) شعبہ ''تحقیق اسلامی'' کے قیام پر ماہنامہ حکمت قرآن (مئی 2004ء) میں مقالہ لکھا گیا تھا۔ اس کا انگریزی ترجمہ کمپوز کر کے عاطف وحید صاحب کو دیا گیا۔

قرآن اکیڈمی لائبریری

قرآن اکیڈمی لائبریری کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی مرکزی لائبریری کی حیثیت حاصل ہے جو قرآن اکیڈمی کے بیسمنٹ میں واقع ہے۔

☆ کتب: یکم جولائی 2003ء کو لائبریری میں کتب کی کل تعداد 8367 تھی' دورانِ سال 414 کتب کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے 37 کتب بازار سے خریدی گئیں جن کی مالیت -/11845 روپے ہے جبکہ 374 کتب صدر مؤسس جناب محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی طرف سے بطور عطیہ موصول ہوئیں جو انہوں نے اپنی ذاتی لائبریری سے بھجوائیں۔ سال کے آخر میں کتب کی کل تعداد 8778 ہو گئی ہے۔

☆ درجہ بندی اور کیٹلاگنگ: دورانِ سال درجہ بندی اور کیٹلاگنگ کا کام جاری رہا۔ تقریباً 250 کتب کو اس مرحلے سے گزارا گیا۔ اب تک 6300 کتب کی درجہ بندی اور کیٹلاگنگ ہو چکی ہے اور مزید کتب پر کام جاری ہے۔

☆ اجراء کتب: سال 03-2002ء کے دوران 150 افراد کو 1010 کتب و رسائل جاری ہوئے۔ اس کے علاوہ قارئین کی ایک کثیر تعداد نے لائبریری میں بیٹھ کر کتب' رسائل و جرائد اور اخبارات کا مطالعہ کیا۔

☆ ممبر شپ: سال کے شروع میں ممبرز کی کل تعداد 48 تھی۔ دورانِ سال 17 نئے ممبرز کا اضافہ ہوا۔ رکنیت حاصل کرنے والوں میں زیادہ تعداد ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ کی ہے۔ کورس مکمل کرنے والے 13 طلبہ کی رکنیت expire ہو گئی۔ اس طرح سال کے آخر میں ممبرز کی کل تعداد 52 رہ گئی۔

☆ رسائل و جرائد: دورانِ سال لائبریری میں 144 سے زائد رسائل و جرائد موصول ہوئے' جن میں ہفت روزہ' ماہنامہ' سہ ماہی' ششماہی' سال نامے' نمبر وار اور سیریل وار رسائل و

جرائد شامل ہیں۔ لائبریری میں آنے والے رسائل علمی، تحقیقی، دینی، اصلاحی، سیاسی اور معاشرتی وسماجی موضوعات پر ہوتے ہیں۔ یہ تمام رسائل حکمت قرآن، میثاق یا ندائے خلافت کے تبادلے میں آتے ہیں۔ دورانِ سال باقاعدگی سے آنے والے اردو، انگلش رسائل کی تعداد **116** ہے۔ ان کے علاوہ بے قاعدگی سے آنے والے رسائل کی تعداد **14** ہے۔ دورانِ سال **14** رسائل بند ہوئے اور **7** نئے رسائل آنا شروع ہوئے۔

رسائل وجرائد کے موصولہ شماروں کی مجموعی تعداد **1617** ہے۔ دورانِ سال رسائل وجرائد کو **216** خطوط لکھے گئے کہ وہ اپنے رسائل وجرائد کی ترسیل میں باقاعدگی پیدا کریں اور جو بند ہو گئے ہیں ان کا دوبارہ اجراء کریں۔ ان کے جواب میں **50** رسائل وجرائد کی طرف سے خطوط موصول ہوئے، جس کا فائدہ یہ ہوا کہ بند ہونے والے رسائل دوبارہ آنا شروع ہوئے اور پچھلے سالوں کی ہماری جو فائلیں مکمل نہیں تھیں وہ کچھ مکمل ہو گئیں۔

لائبریری میں کل **13** اخبارات آتے ہیں جن میں سے **8** اردو اور **5** انگریزی ہیں۔ اردو اخبارات نوائے وقت، جنگ، خبریں، پاکستان، دن، انصاف، اسلام اور جرأت ہیں، جبکہ انگریزی اخبارات The News, Dawn ,The Nation, Statesman اور The Frontier Post ہیں۔

لائبریری میں قارئین کی ایک کثیر تعداد ان اخبارات کا مطالعہ کرتی ہے۔ تاہم لائبریری میں اخبارات صرف معین اوقات میں فراہم کئے جاتے ہیں۔ ان اخبارات کا مطالعہ تمام ذمہ دار حضرات صبح اور رات کے اوقات میں گھروں میں کرتے ہیں۔ ان کے لئے علیحدہ اخبارات نہیں خریدے جاتے۔

☆ **اخبارات کے تراشوں کی فائلنگ :** اخبارات میں سے محترم صدر مؤسس کے بیانات، مضامین، انٹرویوز، خطاباتِ جمعہ کے پریس ریلیز اور سیمینار میں خطابات کی خبریں، تنظیم اسلامی کے متعلق دیگر خبریں، کانفرنسوں، جلسوں اور مظاہروں کی رپورٹنگ، بانی تنظیم اسلامی اور امیر تنظیم اسلامی کے پروگراموں کی رپورٹیں اخبارات سے نکال کر ان کو چسپاں کیا جاتا ہے، پھر ان کو فائل کر کے ریکارڈ میں رکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جناب سردار اعوان، مرزا ایوب بیگ اور عابد اللہ جان کے مضامین اور خطوط وغیرہ، نیز مختلف حضرات کے تائیدی اور تنقیدی بیانات، مضامین اور خطوط بھی کاٹ کر فائل کر لئے جاتے ہیں۔

مکتبہ خدام القرآن

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی تحریک رجوع الی القرآن کا ایک اہم آرگن' شعبہ ''مکتبہ'' ہے۔ مرکزی انجمن کی فکر پر مبنی لٹریچر' محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دروس و خطابات پر مشتمل آڈیو/ویڈیو کیسٹس اور CDs کو سٹاک کرنے' فروخت کرنے اور اندرون ملک و بیرون ملک ترسیل کی تمام تر ذمہ داری ''مکتبہ'' کی ہے۔ ماہنامہ میثاق' حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت کی ان کے مستقل خریداروں اور ایجنسی ہولڈروں کو بروقت ترسیل کی ذمہ داری بھی ''مکتبہ'' کے سپرد ہے۔ اس کے علاوہ مسجد دارالسلام میں جمعہ کے روز' اتوار کے درس قرآن کے موقع پر قرآن آڈیٹوریم اور دیگر اہم مواقع پر کتب و کیسٹس اور CDs کے سٹالز کا اہتمام بھی ''مکتبہ'' ہی کرتا ہے۔ ''مکتبہ'' نے اپنے نوجوان اور جذبۂ خدمت سے سرشار کارکنوں کے ذریعے اپنی یہ معمول کی ذمہ داریاں بطریق احسن پوری کیں۔ جرائد کی ترسیل کے حوالے سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ رفقاء تنظیم اسلامی' ابوظہبی کے تعاون سے لگ بھگ چار ہزار پتوں پر ایک سال کے لئے ہفت روزہ ندائے خلافت جاری کرائے گئے تھے۔ یہ تعداد معمول کے خریداروں کے علاوہ تھی۔ لیکن مکتبہ کے عملہ نے عمدگی کے ساتھ اس اضافی ذمہ داری کو پورا کیا۔ یہاں یہ بات خصوصیت کی حامل ہے کہ ہر ہفتہ اتنی بڑی تعداد میں پرچے کی ترسیل کے لئے پیکنگ کے مرحلہ میں مرکزی انجمن کے دیگر شعبہ جات کے کارکنوں کا بھی بھرپور تعاون مکتبہ کو حاصل رہا' جس کے لئے ہم ان کے ممنونِ احسان ہیں۔

دوران سال کوئی اہم پروگرام یا شعبہ میں کوئی خاص تبدیلی تو عمل میں نہیں آئی' البتہ یہ بات خصوصیت سے کہی جا سکتی ہے کہ الحمدللہ اس سال کتب و کیسٹس اور خاص طور پر CDs کی فروخت میں نمایاں اضافہ ہوا۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال مجموعی فروخت تقریباً 60% زیادہ رہی۔ یقیناً اس سے مکتبہ کے کارکنوں پر کام کا بوجھ بھی زیادہ رہا' لیکن الحمدللہ کارکنوں نے بھرپور محنت اور جذبہ کے ساتھ روزافزوں بڑھتے ہوئے کام کو بحسن وخوبی مکمل کیا۔ گزشتہ تین سال کی مجموعی فروخت کا ایک تقابلی جائزہ پیش خدمت ہے۔

	2001-02ء	2002-03ء	2003-04ء
کتب	8,28,767	7,91,043	10,64,791
کیسٹس / CDs	13,93,475	15,97,620	28,79,393
جرائد	11,37,453	14,57,735	21,00,945
میزان	**33,59,695**	**38,46,398**	**60,45,129**

مرکزی انجمن کے داخلی محاسب چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب نے اپنے معاون کی مدد سے سالانہ حسابات کے علاوہ سال میں تین مرتبہ مکتبہ کے حسابات اور سٹاک کی چیکنگ کی اور الحمدللہ حسابات کو درست پایا۔ ادارہ محترم بٹر صاحب کی ان اعزازی خدمات پر ان کا بے حد ممنون احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین!

تم میں سے بھترین لوگ وہ ھیں جو قرآن کو سیکھیں اور سکھائیں (القرآن)

شعبہ سمع و بصر کی ایک اور پیشکش

بیان القرآن DVDs

Qtv کا مقبول ترین پروگرام

بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا
ترجمہ قرآن اب DVD میں دستیاب ہے

بہترین آڈیو اور ویڈیو کوالٹی

تعداد DVDs = 27 (چار گھنٹے فی DVD)

قیمت = -/3200 روپے تعارفی قیمت = -/3000 روپے

مکتبہ خدام القرآن

قرآن اکیڈمی 36 کے ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 03-5869501 فیکس: 5834000
ویب سائیٹ: www.tanzeem.org ای میل: maktaba@tanzeem.org

شعبہ خط و کتابت کورسز

شعبہ کا اجراء:

ایسے طلبہ و طالبات اور خواتین وحضرات جو ملک یا لاہور سے باہر ہیں یا جن کے لئے کسی وجہ سے قرآن کالج /قرآن اکیڈمی لاہور میں حاضری ممکن نہیں' ان کے لئے خط و کتابت کورسز ترتیب دیئے گئے ہیں' تاکہ گھر بیٹھے سہولت کے ساتھ اپنے فارغ وقت میں عربی گرامر اور قرآن کی تعلیم حاصل کر سکیں اور درج ذیل کورسز سے استفادہ کر سکیں :

i) قرآن حکیم کی فکری وعملی راہنمائی

ii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول)

iii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ دوم)

iv) ابتدائی عربی گرامر (حصہ سوم)

v) ترجمہ قرآن کریم کورس

پہلے کورس کا آغاز جنوری 1988ء میں کیا گیا۔اس کورس کا مقصد خواتین وحضرات اور طلبہ و طالبات کو قرآن حکیم کے مربوط مطالعے کے ذریعے دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے متعارف کرانا ہے۔ بفضل باری تعالیٰ یہ کورس خوب زور وشور سے جاری ہے اور اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد 3614 تک پہنچ چکی ہے۔ بیرون ملک اس کورس کا اجراء سعودی عرب میں جدہ' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' ریاض' دہران اور الواسع میں ہو چکا ہے۔اس کے علاوہ ابوظہبی' دوبئی' شارجہ' راس الخیمہ' انگلینڈ' فرانس' کینیڈا' امریکہ اور ناروے میں بھی کورس سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔

دوسرے کورس عربی گرامر حصہ اول کا اجراء نومبر 1990ء میں کیا گیا۔قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے کے لئے ابتدائی عربی گرامر کا جاننا ناگزیر ہے۔اس کورس کا مقصد یہ ہے کہ عربی گرامر کے ابتدائی اصولوں سے اس حد تک متعارف کرا دیا جائے کہ قرآن اور حدیث سے براہ راست استفادے کے لئے انہیں ایک بنیاد حاصل ہو جائے۔ یہ کورس بھی بہت مقبول ہوا اور اس کے شرکاء کی تعداد 2421 تک پہنچ چکی ہے۔ یہ کورس بھی بیرون پاکستان کئی ملکوں میں جاری ہو چکا ہے۔ اس کورس کے حصہ دوم کا آغاز بھی اکتوبر 92ء میں کر دیا گیا تھا۔ اس میں طلبہ کی تعداد

324 تک پہنچ چکی ہے۔ جبکہ حصہ سوم کا آغاز مارچ 97ء میں ہوا' اس میں فی الوقت طلبہ کی تعداد 153 ہے۔

ترجمہ قرآن کریم کورس

1996ء میں شعبہ خط و کتابت کورسز میں ایک نئے کورس بعنوان ''ترجمہ قرآن کریم کورس'' کا اجراء کیا گیا۔ یہ کورس خاص طور پر نوجوانوں کے لئے جاری کیا گیا ہے' یعنی سکول اور کالج کے طلبہ و طالبات جو اردو میں لکھ پڑھ سکتے ہوں۔

آج کل کے مادی دور میں زندگی کا مقصد حصولِ دنیا ہی بنالیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام بھاگ دوڑ صرف دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے ہوتی ہے اور یوں نئی نسل اکثر و بیشتر قرآن و سنت اور دینی تعلیمات سے بے بہرہ رہ جاتی ہے۔

نوجوانوں' بچوں اور بچیوں کو ترجمہ قرآن سکھانے کے لئے ایک طریقہ وضع کیا گیا ہے۔ ایسے بچے اور بچیاں اپنے گھر میں مناسب اور فارغ (Convenient) وقت میں دس پندرہ منٹ صرف کر کے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اسے مکمل کر کے کم از کم قرآنی تعلیمات اور احکامات سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ کورس کے اختتام پر کامیاب طلبہ و طالبات کو سند جاری کی جاتی ہے۔ کورس کی فیس صرف 150 روپے رکھی گئی ہے۔ فروری 1996ء سے اب تک اس کورس میں 1264 طلبہ و طالبات داخلہ لے چکے ہیں اور 116 طلبہ و طالبات کورس مکمل کر کے سند حاصل کر چکے ہیں۔

ان کورسز کو متعارف کرانے کے لئے اقدام:

ناظم شعبہ خط و کتابت کورسز بڑی جانفشانی اور محنت سے ان کورسز کو چلا رہے ہیں۔ دوران سال انہوں نے ان کورسز کو متعارف کرانے کے لئے مسلسل اقدامات کئے۔ روزنامہ جنگ اور پاکستان میں دو دفعہ اشتہار دیئے گئے۔ حکمت قرآن اور میثاق میں وقفہ وقفہ سے اشتہارات شائع کئے گئے۔ تنظیم کے امراء اور نقباء کے علاوہ لاہور کی بڑی بڑی لائبریریوں کے انچارجز کو خطوط لکھے گئے۔ اس کورس کے اشتہارات پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ جات' ہاسٹلز اور جامع مسجد میں نوٹس بورڈوں پر چسپاں کئے گئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے احباب اور ہم خیال دوستوں کو اس سلسلے میں ذاتی خطوط بھی تحریر کئے۔ مرکزی انجمن سے منسلک انجمنوں کراچی' ملتان' فیصل آباد اور پشاور کو بھی ان کورسز سے متعارف کرایا۔ اس کے علاوہ ذاتی طور پر مختلف

پروگراموں میں لیکچرز کے ذریعے ان کورسز کا تعارف کرایا اور پراسپکٹس اور داخلہ فارم تقسیم کئے۔
ان کی ان کاوشوں کے نتیجہ میں ان کورسز کے شرکاء کی تعداد دوران سال مندرجہ ذیل رہی۔

دوران سال داخلہ لینے اور کورسز مکمل کرنے والوں کی تعداد:

	جولائی 02ء تا جون 03ء	جولائی 03ء تا جون 04ء
1) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس:		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	67	76
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	12	14
2) عربی گرامر کورس (حصہ اول):		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	128	158
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	17	17
3) عربی گرامر کورس (حصہ دوم):		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	19	16
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	12	07
4) عربی گرامر کورس (حصہ سوم):		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	08	12
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	06	03
5) ترجمہ قرآن کریم کورس:		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	150	160
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	18	17

شعبہ سمع و بصر

معمول کی سرگرمیاں

الحمد للہ گزشتہ کئی برسوں سے شعبہ سمع و بصر اپنی ذمہ داریاں بخوبی انجام دے رہا ہے۔ گذشتہ سال کے دوران بھی اس شعبہ میں حسب معمول انتہائی اہم امور سرانجام دیئے گئے۔ مکتبہ انجمن کو ڈیمانڈ کے مطابق آڈیو' ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز فراہم کی گئیں۔ محترم صدرِ مؤسس کے خطابات، دروس اور دیگر تقاریر کی ریکارڈنگ کی گئی۔ انجمن کے تحت ہونے والے تمام پروگراموں میں ساؤنڈ سسٹم مہیا کیا گیا۔ گزشتہ سال کے دوران درج ذیل تعداد میں آڈیو ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز تیار کر کے مکتبہ کو فروخت کے لئے دی گئیں:

آڈیو کیسٹس:	24,046
ویڈیو کیسٹس:	2,605
سی ڈیز اور ویڈیو سی ڈیز:	75,026

دورۂ ترجمہ قرآن 1998ء کو بحمد اللہ قبول عام حاصل ہوا ہے۔ اس کی ویڈیو ریکارڈنگ کو پچھلے چار سال سے سیٹلائٹ پر دکھایا جا رہا ہے۔ اسی طرح کیبل پر بھی بہت سی کمپنیاں اس پروگرام کو روزانہ چلا رہی ہیں۔ اس کے آڈیو ویڈیو کیسٹس' سی ڈیز اور وی سی ڈیز بھی بڑی تعداد میں پھیل رہے ہیں۔ اس سال اس کی DVD بنانے کا آغاز کیا گیا ہے' اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کی نئی VCDs بنانے کا کام بھی جاری ہے۔ اس پورے پروگرام کی ایڈیٹنگ کی جاری ہے اور امید ہے کہ اس سال کے اختتام پر ہم اسے مکتبہ کے حوالے کر دیں گے۔

Round Table with Dr. Israr Ahmad:

صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے خیالات' اُن کے نظریات اور موجودہ عالمی حالات کے بارے میں ان کی رائے معلوم کرنے کے لئے امریکہ' برطانیہ' انڈیا کی یونیورسٹیز کے پروفیسر حضرات تشریف لائے۔ یہ کانفرنس 10 تا 12 جنوری 2004ء منعقد ہوئی۔ اس Round Table کے تمام تر انتظامات کی ذمہ داری شعبہ سمع و بصر کے ذمہ

تھی، جس میں شرکاء کے لئے ہوٹل میں ٹھہرانے کے انتظامات کرنا، ہوٹل میں کانفرنس کے لئے انتظامات کرنا، اسی طرح شرکاء کے لئے فائلز کی تیاری کرنا جس میں تنظیم اسلامی، انجمن خدام القرآن اور صدر مؤسس کا مختصر تعارف شامل تھا۔ اس طرح پورے پروگرام کا شیڈیول بنانا اور اس کے سلسلے میں انتظامات کرنا بھی شعبہ کی ذمہ داری تھی۔ شعبہ نے یہ تمام کام ڈاکٹر ابصار احمد صاحب اور بریگیڈیئر (ر) غلام مرتضیٰ صاحب کی سرپرستی میں کیے۔ شرکاء نے ان تمام انتظامات کو نہایت پسند کیا۔ اسی طرح تمام تر ریکارڈنگ کی ذمہ داری بھی شعبہ سمع وبصر نے ادا کی۔ اس پورے پروگرام کو ڈیجیٹل کیسٹس پر ریکارڈ کیا گیا۔

نئی سی ڈیز

قرآن کی عظمت اور اس کی بنیادی تعلیمات VCD:

محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی شہرۂ آفاق تقاریر جو کہ آپ نے اپنے دورۂ ابوظہبی 1985ء کے دوران کی تھیں، کو اب ویڈیو سی ڈی پر منتقل کر لیا گیا ہے۔ یہ مکمل پروگرام 21 ویڈیو سی ڈیز پر مشتمل ہے۔

عربی گرامر VCD:

مکتبہ انجمن خدام القرآن کی جانب سے شائع ہونے والی کتاب ''آسان عربی گرامر'' جس کے مصنف لطف الرحمٰن خان صاحب ہیں، انہوں نے یہ کتاب 1998ء میں پڑھائی تھی۔ اس وقت تو اس کی ویڈیو کیسٹس تیار کر لی گئی تھیں۔ لوگوں کی طرف سے کافی عرصے سے اس بات کا مطالبہ تھا کہ اس کی ویڈیو سی ڈیز بنائی جائیں۔ اس سہ ماہی کے دوران ان کو بھی ویڈیو سی ڈیز پر منتقل کر لیا گیا ہے جو کہ 24 سی ڈیز پر مشتمل ایک سیٹ کی شکل میں ہے۔

بیان القرآن ACD:

صدر مؤسس کے دورۂ ترجمہ قرآن کو جو کہ آپ نے امریکہ میں بزبان انگریزی فرمایا تھا، اب آڈیو سی ڈیز پر منتقل کر لیا گیا ہے۔ کافی عرصہ سے اس دورۂ ترجمہ قرآن کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ لوگوں نے اس کو خصوصی طور پر پسند کیا ہے۔

نئی ویڈیو سی ڈیز

امسال شعبہ سمع وبصر نے صدر مؤسس کے متفرق خطابات، لیکچرز اور دروس کو جو کہ

ڈیجیٹل کیسٹس پر موجود ہیں' اور جو کہ نئی ریکارڈنگز ہیں' ویڈیو سی ڈیز پر منتقل کیا۔لوگوں کی طرف سے اس کوشش کو بہت سراہا اور پسند کیا گیا۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

i) سیمنار: پاک بھارت تعلقات'امکانات'توقعات اور خدشات

ii) موجودہ عالمی حالات میں اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل

iii) کیا پاکستان کے خاتمے کی الٹی گنتی شروع ہو چکی ہے؟؟

iv) قرآن کی عظمت اور اس کی بنیادی تعلیمات

v) عربی گرامر

vi) رسول انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب

vii) منتخب نصاب (قرآن حکیم کے منتخب مقامات کے دروس)

نئی ڈیٹا سی ڈیز

i) خطابات جمعہ والیم VI

ii) جرائد 2003ء

سیٹلائیٹ چینلز کی معاونت:

ARY Digital کو ڈیجیٹل کیسٹس کی فراہمی جاری ہے۔انہیں محترم ڈاکٹر صاحب کے منتخب نصاب کے کیسٹس باقاعدگی سے ریکارڈ کر کے بھیجے جا رہے ہیں۔

جاری پراجیکٹ:

i) محترم صدر مؤسس کے انگریزی دورۂ ترجمہ قرآن کی DVDs اور نئی VCDs پر کام جاری ہے۔

ii) محترم صدر مؤسس کے منتخب نصاب کی MP3 سی ڈیز پر کام جاری ہے۔

انٹرنیٹ کا استعمال:

i) معمول کی سرگرمیاں: گزشتہ سال کے دوران بھی بحمداللہ صدر مؤسس اور ڈائریکٹر انجمن کے خطابات اور منتخب دروس انٹرنیٹ پر تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ پر نشر ہوتے رہے۔ اسی طرح نئے مضامین اور پریس ریلیز بھی ویب سائٹ پر آویزاں کئے گئے۔ای میلز کی روزانہ وصولی اور ان کے جوابات ارسال کئے گئے۔

بحمداللہ انٹرنیٹ کی سہولت سے محترم صدر مؤسس کے خطبات و تقاریر ہزاروں کی تعداد

میں لوگ ہر ہفتہ نہ صرف انٹرنیٹ پر سنتے ہیں بلکہ اس کی آڈیو کیسٹس بنا کر وسیع پیمانے پر تقسیم کرتے ہیں۔ ان خطابات کے علاوہ انٹرنیٹ پر صدر مؤسس کا مکمل دورۂ ترجمۂ قرآن' منتخب نصاب اردو اور منتخب نصاب انگریزی تمام کا تمام ساعت کے لئے دستیاب ہے۔ علاوہ ازیں صدر مؤسس کی کئی انگریزی تصانیف بھی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ دیگر حضرات کے اہم مقالہ جات بھی افادہ عام کے لئے سائٹ پر رکھے گئے ہیں۔ مرکزی انجمن و تنظیم اسلامی کے جرائد میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن بھی باقاعدگی سے ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کئے جاتے رہے۔

تکنیکی معاونت:

مرکزی انجمن کے متعدد شعبہ جات جن میں قرآن کالج لاہور' شعبہ تصنیف و تالیف' شعبہ انگریزی اور مکتبہ شامل ہیں، شعبہ سمع و بصر ان تمام کو کمپیوٹر سے متعلق تمام معاملات میں' جن میں خرابی کی درستی یا نئے آلات کی خریداری شامل ہیں' ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر دونوں لحاظ سے تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے۔ تمام شعبہ جات کو networking کے ذریعے آپس میں منسلک کیا گیا ہے اور متعلقہ شعبہ جات کو انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔

شعبہ سمع و بصر پہلے سی ڈیز کی duplication باہر سے کرواتا تھا جس میں خرچہ بھی کافی آتا تھا اور کوالٹی بھی متاثر ہوتی تھی۔ لہٰذا اس سال سی ڈیز کی اپنے پاس تیاری کے لئے سی ڈی کاپیئر خریدا گیا اور شعبہ نے اپنے پاس ہی سی ڈیز کی تیاری شروع کر دی ہے۔ اس مقصد کے لئے امپورٹڈ سی ڈیز استعمال کی جا رہی ہیں۔ ان کی کوالٹی کا خصوصی طور پر خیال رکھا جاتا ہے اور پیکنگ پر خاص توجہ دی جا رہی ہے۔

ریکارڈنگ سیکشن:

IT سیکشن کی طرح ریکارڈنگ سیکشن کے لئے بھی علیحدہ دفتر کا انتظام کیا گیا۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کو رکھنے کے لئے خصوصی طور پر ریکس بنائے گئے اور ان کی کوڈنگ کی گئی۔ اب تمام کیسٹس اور ویڈیو کیسٹس پر کمپیوٹرائزڈ لیبلنگ کی جاتی ہے۔ اس سال شعبہ نے دو ڈیجیٹل کیمرے خصوصی طور پر صدر مؤسس کے منتخب نصاب کی ریکارڈنگ کے لئے خریدے ہیں۔

دیگر متفرق سرگرمیاں:

کوالٹی کنٹرول: گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی شعبہ میں کوالٹی کنٹرول کا خاص خیال

رکھا گیا۔ ریکارڈ شدہ کیسٹ کو مختلف جگہوں سے سنا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کو ریپر میں سیل کر دیا جاتا ہے تا کہ کیسٹ مٹی، نمی وغیرہ سے متاثر نہ ہو۔ اسی طرح سی ڈیز کو بھی مختلف مراحل پر سنا اور دیکھا جاتا ہے تا کہ ان کی کوالٹی کو چیک کیا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

قرآن کی عظمت

اور اس کی بنیادی تعلیمات

ابوظہبی پروگرام-1985

مقرر: ڈاکٹر اسرار احمد

(بانی تنظیم اسلامی)

اب VCDs میں دستیاب ہیں

عنوانات

- عظمت قرآن
- راہ نجات
- حقیقت ایمان
- عمل صالح
- تواصی بالحق
- تواصی بالصبر
- حقیقت نفاق
- حقیقت واقسام شرک
- اقامت دین

کل سی ڈیز : 21

قیمت فی سیٹ : -/840 روپے

ملنے کا پتہ: **مکتبہ خدام القرآن**

36 کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔فون:03-5869501

www.tanzeem.org e-mail: info@tanzeem.org

قرآن کالج لاہور

1) نئے داخلے

کالج میں ایف اے' ایف اے جنرل سائنس' آئی کام' آئی سی ایس کے داخلے جولائی میں شروع ہوئے اور اگست میں مکمل ہوئے۔ان کلاسوں میں طلبہ کی تعداد 58 تھی۔ان میں سے ایف اے 14 'ایف اے جنرل سائنس 6' آئی کام 28 اور آئی سی ایس میں 10 طلبہ داخل ہوئے۔ بی اے سال اول کے داخلے ستمبر میں شروع ہوئے۔اس سال بی اے سال اول میں داخل ہونے والے طلبہ کی تعداد 9 تھی۔

2) اسلامک جنرل نالج ورکشاپ

حسب سابق اس مرتبہ بھی میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے دینی معلومات پر مبنی ''اسلامک جنرل نالج ورکشاپ'' کا اہتمام کیا گیا۔ اس ورکشاپ کا دورانیہ 13 مئی تا 12 جون 2004ء تھا۔اس میں شریک ہونے والے طلبہ کی کل تعداد 57 تھی جواب تک کی منعقد ہونے والی ورکشاپ کی سب سے زیادہ تعداد تھی۔اس ورکشاپ میں پہلی' دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو ایک خصوصی تقریب میں نقد انعام دیئے گئے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد تھے۔

3) ماہانہ و دیگر امتحانات

کالج میں ہر کلاس کے ماہانہ امتحانات باقاعدگی سے منعقد ہوئے اور طلبہ کی کارکردگی کی رپورٹ ہر ماہ والدین کو ارسال کی گئی۔

4) بورڈ کے امتحانات

بورڈ کے امتحانات منعقدہ مئی 2003ء میں کالج کی طرف سے 93 طلبہ نے امتحان میں شرکت کی۔ان میں سے 41 طلبہ پاس ہوئے۔کالج کا مجموعی رزلٹ 44 فیصد اور ایف اے فائنل کا رزلٹ تقریباً 57 فیصد رہا' ان میں سے اول' دوم اور سوم آنے والے طلبہ نے بالترتیب 732' 709' 681 نمبر حاصل کئے۔

بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 2004ء میں کالج کی طرف سے 77 طلبہ نے امتحان میں شرکت کی' ان میں سے آئی کام سالِ اوّل 21 ' آئی سی ایس سالِ اوّل 7 ' ایف اے جنرل سائنس سالِ اوّل 3 ' ایف اے آرٹس سالِ اوّل 14 ' آئی کام سال دوم 17 ' ایف اے سال دوم 9 اور آئی سی ایس سال دوم کے 6 طلبہ شریک ہوئے۔

5) مقابلہ قراءت ونعت

مؤرخہ 9 مارچ 2004ء کو قرآن کالج آڈیٹوریم میں مقابلہ قراءت ونعت منعقد کیا گیا۔ اس تقریب کی صدارت محترم حافظ عاکف سعید نے کی۔ قرآن کالج کے چاروں گروپس نے اس میں بھرپور شرکت کی۔

6) کوئز پروگرام

مارچ 2004ء میں قرآن کالج آڈیٹوریم میں ایک کوئز پروگرام کا انعقاد ہوا۔ اس پروگرام میں چاروں گروپس نے بھرپور شرکت کی۔ پروگرام میں مختلف موضوعات جن میں سائنس' حالاتِ حاضرہ' سپورٹس اور جنرل نالج شامل تھے' کے متعلق سوالات پوچھے گئے۔ پروگرام کے آخر میں اوّل' دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو انعامات دیئے گئے۔

7) انگریزی واردو تقریری مقابلہ

ماہ اپریل 2004ء میں دوزبانی تقریری مقابلے کا اہتمام کیا گیا جس میں کل 8 طلبہ نے حصہ لیا۔ ان طلبہ نے مختلف موضوعات پر اردو اور انگریزی زبان میں تقاریر کیں۔ آخر میں پہلی' دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو انعامات دیئے گئے۔

8) سالانہ سپورٹس

غیر نصابی سرگرمیوں کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ماہِ مارچ میں کالج میں سالانہ سپورٹس کا انعقاد کیا گیا۔ یہ کھیلیں ایک ہفتہ تک جاری رہیں۔ ان کھیلوں میں کرکٹ' فٹ بال' ٹیبل ٹینس' رسہ کشی' ہینڈ بال' والی بال اور بیڈمنٹن شامل ہیں۔ طلبہ نے ان کھیلوں میں بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا۔

9) سالانہ تقریب تقسیمِ انعامات

کالج میں مؤرخہ 30 مارچ 2004ء کو سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ اس

تقریب کے مہمان خصوصی صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب تھے۔ آپ نے بورڈ اور کالج کے سالانہ امتحانات میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ میں اسناد اور ٹرافیاں تقسیم کیں۔ اس کے علاوہ سالانہ کھیلوں میں اوّل' دوم اور سوم آنے والی ٹیموں میں انفرادی انعامات تقسیم کئے اور سالانہ کھیلوں میں فٹ بال' کرکٹ' والی بال' رسہ کشی اور ٹیبل ٹینس کی ٹیموں میں ٹرافیاں اور اسناد تقسیم کیں۔

10) اساتذہ کرام کے لئے ریفریشر کورس

اساتذہ کے لئے ایک ریفریشر کورس کا اہتمام کیا گیا۔ اس کورس کا دورانیہ تقریباً ایک ماہ تھا۔ یہ کورس 12/اپریل تا 12 مئی منعقد ہوا۔ اس کورس میں مندرجہ ذیل موضوعات پر لیکچر ہوئے:

1) اصول حدیث 2) اصولِ فقہ 3) مسائل صوم وصلوٰۃ

4) Remedial English

5) تعلیمی نفسیات

اس کے علاوہ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دورۂ ترجمہ قرآن سے منتخب ویڈیو کیسٹ دکھائے گئے۔ مجموعی طور پر اساتذہ نے اس کورس کو نہایت مفید قرار دیا۔ کورس کے اختتام پر اساتذہ کو سرٹیفکیٹ بھی دیئے گئے۔ کورس کی اختتامی تقریب میں امیر تنظیم اسلامی و ناظم قرآن کالج حافظ عاکف سعید صاحب کے علاوہ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے بھی خصوصی شرکت فرمائی۔

11) رجسٹریشن و لاہور بورڈ سے الحاق

محکمہ تعلیم پنجاب سے کالج کی رجسٹریشن اور لاہور بورڈ سے affiliation کئی سال قبل ہوئی تھی۔ محکمہ تعلیم سے کالج کی رجسٹریشن 2005ء تک ہے' جبکہ بورڈ کے ساتھ affiliation میں ہر سیشن کے بعد توسیع کروانی پڑتی ہے اور اس سیشن کی توسیع 2005ء تک ہو چکی ہے۔

12) کالج لائبریری

قرآن کالج لائبریری میں اس وقت مختلف موضوعات پر کل 2319 کتب موجود ہیں۔ دورانِ سال 33 کتابوں کا اضافہ ہوا جو کہ بازار سے خریدی گئیں۔

قرآن کالج ہاسٹل

تعارف

قرآن کالج جیسے تعلیمی وتربیتی ادارے میں ہاسٹل کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔اس کالج کے طلبہ کی اکثریت ہاسٹل سے تعلق رکھتی ہے جوملک کے کونے کونے سے حصولِ علم کے ساتھ ساتھ تربیت کے حصول کے لئے یہاں داخلہ لیتے ہیں۔قرآن کالج ہاسٹل نہ صرف ایک اقامتی ادارہ ہے بلکہ یہاں اسلامی اصولوں کے تحت طلبہ کی تربیت کا بھی خصوصی انتظام واہتمام ہوتا ہےاور یہی ہمارے ہاسٹل کی امتیازی شان ہے۔ جہاں تک سہولیات کا مسئلہ ہے تو اس لحاظ سے بھی ہمارا ہاسٹل جدید ترین ہاسٹلوں سے کسی لحاظ سے بھی کم نہیں ہے۔ ہماری ہاسٹل انتظامیہ کا مرتب کردہ تربیتی نظام طلبہ کی زندگیوں پر گہرے، دیرپا اور دوررس اثرات مرتب کرتا ہے۔ہاسٹل میں تقریباً 80 طلبہ کی رہائش کی گنجائش ہے البتہ ہنگامی حالات میں اس گنجائش میں توسیع بھی کی جا سکتی ہے۔

معمولاتِ ہاسٹل

ہاسٹل میں مقیم طلبہ نیز ہاسٹل کے ملازمین کو نماز پنجگانہ باجماعت کی پابندی کا لازماً اہتمام کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ نماز باجماعت میں ہاسٹل کے جملہ مقیمین کی حاضری یقینی بنانے کی غرض سے چند طلبہ پر مشتمل اقامت صلوٰۃ کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو فجر کی اذان کے ساتھ ہی طلبہ کو جگاتی ہے، وضو اور حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد مسجد میں نماز باجماعت ادائیگی کے بعد مسجد ہی میں اسسٹنٹ وارڈن محترم علاؤ الدین صاحب تمام طلبہ اور ملازمین کو قرآن مجید کے آخری پاروں میں سے بالترتیب اور تسلسل کے ساتھ تین چار آیات تجوید کے ساتھ پڑھانے کے بعد اس کا ترجمہ پڑھاتے ہیں۔اس کے بعد مارننگ پی ٹی کا پروگرام فل ٹائم ڈی پی ای محترم زین العابدین کی نگرانی میں شروع ہوتا ہے جو کالج کے ملحقہ پارک میں پندرہ سے بیس منٹ تک ہوتا ہے۔اس پروگرام میں تمام طلبہ کی شرکت لازمی ہوتی ہے۔غیر حاضری پر مناسب جرمانہ بھی عائد کیا جاتا ہے۔کالج ٹائم شروع ہونے

سے 45 منٹ قبل طلبہ کو ناشتہ دیا جاتا ہے اور بعد ازاں ہاسٹل وارڈن پورے ہاسٹل کا راؤنڈ لگا کر تمام طلبہ کو کالج بھیج دیتا ہے۔ ظہر کی نماز اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد عصر تک طلبہ فارغ ہوتے ہیں۔ اس دوران طلبہ مختلف مشاغل میں مصروف ہوتے ہیں جن میں مختلف اِنڈور گیمز بھی شامل ہیں جو ڈی پی ای کی نگرانی میں کھیلی جاتی ہیں۔ نماز عصر باجماعت ادا کرنے کے بعد مغرب تک طلبہ مختلف کھیلوں میں مصروف رہتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد عشاء کی اذان تک ہوم ورک کی کلاس کے لئے کالج دوبارہ کھول دیا جاتا ہے۔ نگرانی کے لئے اسسٹنٹ وارڈن موجود ہوتے ہیں جو نگرانی کے ساتھ ساتھ پڑھائی میں بھی طلبہ کی معاونت کرتے ہیں۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد کھانا ہوتا ہے' کھانے کے بعد طلبہ کو آدھ گھنٹے کے لئے واک کی اجازت ہوتی ہے۔ بعد ازاں گیٹ بند کر کے تمام طلبہ کلاس روم میں دوبارہ جمع ہو جاتے ہیں اور اسسٹنٹ وارڈن صاحب نماز روزہ وغیرہ ارکان کی اہمیت پر مشتمل احادیث کا درس دیتے ہیں جس کا دورانیہ 10 سے 15 منٹ ہے۔ بعد ازاں طلبہ اپنے کمروں میں مطالعہ کرتے ہیں اور ٹھیک رات گیارہ بجے ہاسٹل کی لائٹیں بند کر دی جاتی ہیں۔ اگر کسی طالب علم نے اس کے بعد بھی پڑھنا ہو تو بجائے اپنے کمرے کے' کامن روم میں بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

یہ رپورٹ میس کا تذکرہ کئے بغیر میرے خیال میں نامکمل ہوگی' اس لئے کہ ہاسٹل کے مختلف عناصر میں سے اس کو ایک اہم ترین عنصر کی حیثیت حاصل ہے' چنانچہ ہم نے طلبہ کو متوازن اور ان کا پسندیدہ کھانا مہیا کرنے کی غرض سے مختلف کلاسوں کے طلبہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا کام اپنے پسندیدہ مینو مرتب کر کے ہاسٹل وارڈن کے حوالے کرنا ہوتا ہے۔ مینو کا ہر پہلو سے جائزہ لینے کے بعد بازار سے تھوک کے حساب سے سودا خریدنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ سودے کی خریداری اور حاضری سسٹم کا جائزہ اور اس کی نگرانی کا کام ہاسٹل وارڈن کرتا ہے۔ اس کڑی نگرانی کا نتیجہ یہ ہے کہ اس ہوشربا گرانی کے دور میں بھی طلبہ کے پسندیدہ اور منتخب کردہ مینو کے مطابق تینوں ٹائم معیاری کھانے کے ماہوار چارجز فی کس 900 سے 1000 روپے ہوتے ہیں۔

کالج و ہاسٹل کی صفائی پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ چنانچہ ہاسٹل میں رہائشی گملے اور قرآنی دعاؤں پر مشتمل مختلف سائز کے فریم اور سینریز مختلف جگہوں پر آویزاں کر دی گئی ہیں۔

ہاسٹل میں کامن روم بھی ہمارے ہاسٹل کا ایک اہم حصہ ہے جہاں طلبہ کے مطالعاتی ذوق کی تسکین کے لئے مختلف رسائل و جرائد کا انتظام ہوتا ہے۔ ہاسٹل میں مانیٹرنگ سسٹم کا بھی انتظام ہے تاکہ طلبہ اپنے معاملات خود حل کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل پراکٹوریل سسٹم بنایا گیا ہے:

(۱) صلوٰۃ کمیٹی (۲) میس کمیٹی (۳) ڈسپلن کمیٹی (۴) کامن روم و اخبار کمیٹی

ہاسٹل میں ہفتہ میں ایک دن بروز جمعرات رات گیٹ بند ہونے کے بعد بزمِ ادب کا پروگرام ہوتا ہے' جس میں تلاوتِ قرآن پاک' حمد باری تعالیٰ' نعت رسول ﷺ' کلامِ اقبال' درس قرآن اور تقاریر وغیرہ کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ گاہے بگاہے شعر و شاعری کا پروگرام بھی منعقد ہوتا ہے۔

اتوار کے دن آڈیٹوریم میں درس قرآن مجید ہوتا ہے جس میں تمام طلبہ کی شرکت یقینی بنائی جاتی ہے۔ مزید برآں ہاسٹل میں بھی قرآن مجید کا پندرہ روزہ درس ہوتا ہے۔ اس سال رمضان المبارک میں طلبہ کو باجماعت نماز تراویح پڑھانے کا انتظام قرآن آڈیٹوریم میں کیا گیا ہے۔ اسسٹنٹ وارڈن محترم علاؤ الدین صاحب ہر چار رکعت کے بعد تلاوت شدہ قرآنی آیات کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ اس پروگرام میں تمام طلبہ کی شرکت لازمی ہے۔ البتہ پندرہ طلبہ کو ان کے اصرار پر قرآن اکیڈمی میں دورۂ ترجمہ قرآن مجید سننے کی اجازت دی گئی ہے جس کی نگرانی کے لئے انہی میں سے دو طلبہ کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے جو ہاسٹل وارڈن کو روزانہ رپورٹ دینے کے پابند ہیں۔

عمارت

ہاسٹل میں **14** عدد بڑے اور **12** عدد چھوٹے کمرے ہیں۔ بڑے کمروں میں **4** طلبہ کو اور چھوٹے کمروں میں **2** لڑکوں کو رہائش دی جاتی ہے۔ بڑے کمروں میں سے ایک کمرے کو کامن روم اور ایک کمرے کو سپورٹس روم بنایا گیا ہے۔ کچھ ہی عرصہ پیشتر ایک کمرے کو مہمان خانہ بھی بنایا گیا ہے' تاکہ وقتاً فوقتاً طلبہ اور ملازمین کے آنے والے عزیزوں کے ٹھہرانے میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ اس مقصد کے لئے **4** عدد بیڈ مع بستر کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ ابھی حال ہی میں اس کو رنگ و روغن بھی کیا گیا ہے۔ چھوٹے کمروں میں ایک کمرہ ہاسٹل وارڈن کے زیر استعمال ہے' باقی طلبہ کے زیر استعمال ہیں۔

اخراجات ہاسٹل

ہاسٹل میں رہائش کے خواہش مند طلبہ کو مندرجہ ذیل اخراجات ادا کرنا ہوتے ہیں۔

ڈارمیٹری (فورسیٹر): اس سال طلبہ کی کثرت اور قرآن اکیڈمی میں شعبہ تحقیق کے قیام کی وجہ سے رجوع الی القرآن کے **10** طلبہ کو کالج ہاسٹل میں رہائش دینے کی وجہ سے اس میں بجائے **4** طلبہ کے **6** طلبہ کو ٹھہرایا گیا ہے۔

کرایہ **350** یوٹیلیٹی چارجز **200** ٹوٹل **550**

بائی سیٹر: اس میں دو طلبہ کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ اس کا فی کس کرایہ **500** جبکہ یوٹیلیٹی چارجز **200** روپے ہیں۔ اس طرح طالب علم کو اس کمرے میں رہائش کے عوض **700** روپے ادا کرنے ہوتے ہیں۔

مزید برآں ہاسٹل میں داخلہ لیتے وقت ہر طالب علم سے **1500** روپے بطور میس ایڈوانس وصول کئے جاتے ہیں جو کہ قابل واپسی ہوتے ہیں۔ کھانے کے اخراجات حاضری سسٹم کی بنیاد پر وصول کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر طالب علم سے ہاسٹل سکیورٹی کی مد میں **250** روپے وصول کئے جاتے ہیں اور وہ بھی قابل واپسی ہوتے ہیں۔

ہاسٹل سٹاف:

اس وقت ہاسٹل میں درج ذیل سٹاف ہمہ وقت فرائض انجام دے رہا ہے۔

(1) ناظم (2) وارڈن (3) اسسٹنٹ وارڈن (4) ہاسٹل اینڈ میس کلرک (5) باورچی' دو (6) خاکروب' ایک (7) چوکیدار/ قاصد' تین (8) مالی' ایک۔

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز

ڈاکٹر اسرار احمد کی مقبول عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

اشاعت خاص: 20 روپے اشاعت عام: 10 روپے

شعبہ خواتین

حلقہ خواتین کا دینی وتربیتی کورس

حلقہ خواتین کی جانب سے طالبات اور خواتین کی دینی تربیت کے لئے کورس کا آغاز 1995ء میں کیا گیا تھا۔ الحمد للہ اُس وقت سے تاحال ہر سال یہ کورس باقاعدگی سے جاری ہے۔ امسال بھی 15 جون تا 31 جولائی اس کا انعقاد ہوا۔ اس میں 70 سے زائد خواتین اور طالبات نے شرکت کی اور قریباً 50 شرکاء نے کورس مکمل کیا۔ اس کورس میں درج ذیل مضامین شامل تھے: ابتدائی عربی گرامر' تجوید' لحن جلی کے قواعد' منتخب احادیث' قرآن حکیم کا منتخب نصاب اور ارکانِ اسلام۔ اس کے علاوہ مختلف دینی موضوعات پر ہر ہفتے ایک لیکچر کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں میت کے غسل اور تجہیز و تکفین سے متعلق معلوماتی لیکچر اور اسے عملی طور پر کر کے دکھایا جانا بھی شامل تھا۔

تمام اساتذہ نے انتہائی محنت اور خلوص کے ساتھ اس کورس میں اپنی خدمات انجام دیں۔ کورس کے اختتام پر تقریب تقسیم اسناد کا اہتمام کیا گیا جس میں طالبات اور اساتذہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کورس کے بارے میں رائے دی کہ یہ کورس انتہائی مفید اور معلوماتی ہے جو زندگیوں میں اچھے اثرات اور مثبت تبدیلی پیدا کرتا ہے۔

آخر میں نائب ناظمہ محترمہ اَمۃ المعطی صاحبہ نے اسناد تقسیم کیں اور دعائے خیر کے ساتھ اختتام ہوا۔

استقبال رمضان المبارک

اس سال استقبال رمضان المبارک کا ایک ہی جگہ بڑا پروگرام نہیں ہوا' البتہ مختلف علاقوں میں مقامی سطح پر کئی پروگرام منعقد کئے گئے' جن میں کافی تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ مختلف سکولوں اور کالجوں میں بھی یہ پروگرام کیا گیا جس میں خواتین کو رمضان اور روزے کے آداب' دعا کی اہمیت وفضیلت' لیلۃ القدر کی فضیلت اور رمضان اور قرآن وغیرہ سے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ربیع الاول کے مہینے میں سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے بھی مختلف مقامات پر بھرپور پروگرام ہوئے' جن میں نبی اکرم ﷺ کا [illegible]

بعثت، نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں اور ہماری دینی ذمہ داریاں کے موضوعات پر خواتین کو بتایا گیا۔

خواتین کا ماہانہ اجتماع

ہر انگریزی ماہ کے پہلے ہفتے کے روز قرآن اکیڈمی میں یہ اجتماع منعقد ہوتا ہے اور یہ سلسلہ الحمد للہ گزشتہ کئی سالوں سے بغیر کسی وقفہ کے جاری ہے۔ اس میں خواتین کی معلومات اور تربیت کے لئے درسِ قرآن، درس حدیث اور مختلف مواقع کی مناسبت سے موضوعات پر تقاریر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

ترجمہ قرآن اور تجوید کی کلاس

قرآن اکیڈمی خواتین ہال میں یہ کلاسز ہر ہفتے میں دو دن ہوتی ہیں جن میں ترجمہ قرآن اور تجوید کے علاوہ عربی گرامر اور منتخب نصاب کی کلاسیں بھی ہوتی ہیں۔ ان میں خواتین کافی تعداد میں شرکت کرتی ہیں۔

اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِی نکاح میری سنت ہے (حدیث)

کیا ہم شادی بیاہ (جو کہ سنت رسولؐ ہے)
کو سنت کے مطابق مناتے ہیں؟
اگر نہیں تو کیا اس موقع پر ہم کہیں اللہ اور
اس کے رسولؐ کی ناراضگی تو مول نہیں
لے رہے ہیں؟
ان سوالات کا جواب جاننے کے لئے سنیے

ڈاکٹر اسرار احمد
(بانی تنظیم اسلامی) کی اہم تقریر
"شادی بیاہ کی تقریبات میں سنت کے مطابق اصلاح"
2 Video CDs
رعایتی قیمت: =/30 روپے

مکتبہ خدام القرآن
قرآن اکیڈمی K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور فون 03-5869501 فیکس 5834000
www.tanzeem.org

دورۂ ترجمہ قرآن وجامع القرآن

قرآن اکیڈمی لاہور کی جامع مسجد کا نام جامع القرآن ہے۔ محترم صدر مؤسس مرکزی انجمن جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ضرورت کا احساس کرتے ہوئے 1984ء میں ایک نہایت اہم فیصلہ کیا تھا کہ نماز تراویح کے ساتھ ساتھ پڑھے جانے والے قرآن کا ترجمہ اور مختصر تشریح بھی بیان کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 1984ء سے تا حال یہ سلسلہ اس مسجد میں جاری ہے۔ لوگوں میں اس سلسلہ کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی ہے اور ہمارے علاوہ بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی اس سلسلہ کو اپنا لیا ہے۔ اس سال یہاں یہ ذمہ داری ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے صاحبزادے جناب حافظ عاکف سعید صاحب (ڈائریکٹر اکیڈمی) نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کی۔ اس پورے پروگرام کی ڈیجیٹل ریکارڈنگ کی گئی تاکہ بذریعہ سیٹلائٹ نشر کیا جاسکے۔ پہلے دن افتتاحی خطاب محترم ڈاکٹر صاحب نے عظمت قرآن اور سورۂ فاتحہ کے موضوع پر کیا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کے دوران مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد نے اس سے استفادہ کیا جبکہ آخری عشرے میں یہ تعداد تقریباً 450 افراد اور 100 خواتین تک جا پہنچی۔ اس کے علاوہ لاہور میں قریباً آٹھ دس مقامات پر تراویح کے ساتھ یا دن میں دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام منعقد ہوا۔ اس دفعہ قریباً 80 افراد نے اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ معتکف حضرات کو انجمن اور تنظیم کا لٹریچر مطالعہ کے لئے مہیا کیا گیا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کے اختتام پر بھی محترم صدر مؤسس نے خطاب کیا۔

جامع القرآن میں خطاب جمعہ کی ذمہ داری ڈاکٹر عارف رشید صاحب ادا کرتے ہیں۔ جمعہ کے اجتماعات میں لوگوں کی کثیر تعداد شریک ہوتی ہے۔ نماز فجر کے بعد ہفتہ میں چار دن درس قرآن اور تین دن درسِ حدیث کا پروگرام جاری رہا۔ شادی بیاہ کے ضمن میں اصلاحی تحریک کو اب کافی قبول عام حاصل ہو چکا ہے اور کافی تعداد میں محافل نکاح اس مسجد میں منعقد کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ مسجد میں ناظرہ کلاس اور حفاظ بچوں کی دہرائی کا بھی بندوبست ہے۔

صدر مؤسس کا ہفتہ وار درسِ قرآن

قرآن آڈیٹوریم میں صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا درسِ قرآن اتوار کے روز کافی عرصہ سے جاری ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی بیرون شہر مصروفیات کی وجہ سے یہ درس قرآن ہر مہینہ قریباً تین دفعہ منعقد ہوتا ہے اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد نہایت ذوق وشوق کے ساتھ اس سے استفادہ کر رہی ہے۔ مئی 2002ء سے سلسلہ وار درس قرآن کی بجائے دعوتی نقطۂ نگاہ سے مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب کا درس شروع کیا گیا۔ اس ریکارڈنگ کو مختلف چینلز نشر کر رہے ہیں اس طرح یہ دعوت لوگوں کی ایک بڑی تعداد تک پہنچ رہی ہے۔ جون 2004ء تک مطالعہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کے پانچوں حصوں کا درس قریباً مکمل ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ رمضان المبارک سے قبل سورۃ الحدید کا درس بھی مکمل ہو جائے گا۔ سامعین کی دلچسپی اور ان کے اشکالات دور کرنے کے لئے درس کے بعد آدھ گھنٹہ سوال وجواب کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ قریباً 400 سے 500 حضرات اور 100 سے 150 خواتین اس پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں۔

ایڈمن

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے شعبہ ایڈمن کے روزمرہ کے معاملات میں سٹاف کی نگرانی، ماہوار تنخواہوں کی بروقت تیاری، ڈاک کا باقاعدہ اندراج اور تقسیم، سٹاف کی حاضریوں اور چھٹیوں کا ریکارڈ رکھنا، مختلف نوع کے آفس آرڈرز نوٹس اور میموز کا اجراء اور ریکارڈ مرتب کرنا، قرآن اکیڈمی ہاسٹل، میس اور مسجد کے انتظامات کی نگرانی، دروس و خطابات اور مختلف پروگرامز کے انتظامی معاملات کی نگرانی کرنا اور ارکان انجمن کے ساتھ رابطہ رکھنا شامل ہیں۔ دوران سال ایڈمن نے اپنی معمول کی ذمہ داریاں عمدگی سے ادا کیں۔ حسب ضرورت سرکاری دفاتر سے رابطے بھی جاری رہے۔

اکاؤنٹس اور کیش سیکشن

شعبہ اکاؤنٹس اور کیش نے نہایت مختصر سٹاف کے باوجود اپنی معمول کی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے ادا کیں۔ سالانہ اکاؤنٹس بروقت تیار کئے گئے اور خارجی محاسب' رحمان سرفراز اینڈ کمپنی کو آڈٹ کے لئے پیش کئے گئے۔ دوران سال مرکزی انجمن کے اکاؤنٹنٹ جناب محمد یونس صاحب کی اہلیہ شدید علیل رہنے کے بعد انتقال کر گئیں۔ بعد ازاں جناب اکاؤنٹنٹ صاحب کی طبیعت بھی ناساز رہی لیکن انہوں نے انتہائی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے سالانہ حسابات کی تیاری کو یقینی بنایا۔ اس کے لئے ادارہ ان کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ خارجی محاسب کے طور پر رحمٰن سرفراز اینڈ کمپنی کی اعزازی خدمات مرکزی انجمن شروع ہی سے حاصل ہیں۔ یہ کمپنی مرکزی انجمن کے سالانہ اکاؤنٹس کو چیک کر کے آڈٹ رپورٹ مرتب کرتی ہے اور بعد ازاں ہمارے اکاؤنٹس کو (آڈٹ رپورٹ کے ہمراہ) CBR سے منظوری کے لئے محکمہ انکم ٹیکس میں submit کراتی ہے۔ مرکزی انجمن' کمپنی کی ان اعزازی خدمات کے لئے میر عبدالرحمٰن صاحب کی بے حد ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو بہترین اجر سے نوازے' آمین۔

مرکزی انجمن کو داخلی محاسب کے طور پر چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب کی اعزازی خدمات حاصل ہیں۔ محترم بٹر صاحب نہ صرف سال بھر اکاؤنٹس اور سٹاک رجسٹرز کو چیک کرتے ہیں' بلکہ ہر تین ماہ بعد کتب و کیسٹس کے سٹاک اور دیگر اثاثہ جات کو بھی چیک کرتے ہیں۔ مرکزی انجمن کی انتظامیہ موصوف کی ان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم بٹر صاحب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین!

بیلنس شیٹ برائے سال 2004-2003ء

Balance Sheet as on 30-06-2004

Liabilities		Assets	
3429000	فکسڈ فنڈ موسسین، محسنین اور مستقل اراکین کی یکمشت ادائیگی	32258907.84	مستقل اثاثہ جات و سرمایہ کاری
		4042962.61	مکتبہ مرکزی انجمن
26000000	فکسڈ اثاثہ جات فنڈ	1530.90	اسٹاک وسٹورز
42145	تعلیمی قرضہ فنڈ	234995	پیشگی رقوم و دیگر واجب الوصول رقم
21637	دیگر فنڈ		
109400	سکیورٹی ڈیپازٹ		
30000	قابل ادائیگی اخراجات	10457.50	بینک میں موجودہ رقم
6920805.85	میزان کل آمدن منہا اخراجات 30/جون 2004ء	4134	امپریسٹ فنڈ
36,552,987.85		36,552,987.85	

Income and Expenditure

A/C for the year ended 30-06-2004

رقم	اخراجات	رقم	آمدن
937039.41	قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس (اخراجات منہا آمدن)	814345	ماہانہ اعانت
260864	ہاسٹل قرآن کالج (اخراجات منہا آمدن)	7059504	خصوصی دیگر اعانت
213192.45	مکتبہ انجمن (اخراجات منہا آمدن)	124340	خط و کتابت و دیگر کورسز فیس
180273	محاضرات قرآنی		
11825	نقد امداد	1337,723.56	دیگر آمدنی
198738.50	دعوت و تبلیغ پبلسٹی		
569483	مساجد		
243612	قرآن اکیڈمی ہاسٹل و میس		
1422385	اسٹاف تنخواہ		
362872	ٹیلی فون فیکس، بجلی، پانی و گیس بل		
238984	آڈیٹوریم		
44031	اولڈ ایج بینیفٹ		
365542	مرمت اور مینٹیننس		
254339	خط و کتابت و دیگر کورسز		
610087	دیگر اخراجات		
3422644.45	آمدنی منہا اخراجات		
9,335,912.56		9,335,912.56	

Shedule of Fixed Assets
as at 30th June, 2004

Total	Amount	Particulars of Land & Buildings
	4781469.94	قرآن اکیڈمی
	10956607.25	قرآن آڈیٹوریم وکالج بمع ہاسٹل
	679401	مسجد ومکتب والٹن
	1000000	لینڈ کوئٹہ
	31000	لینڈ سرگودھا
	510000	لینڈ شیخوپورہ
	1834700	بلڈنگ سمن آباد لاہور
19960678.19	167500	فلیٹ فردوس مارکیٹ
		Other Assets
	5524594.19	قرآن اکیڈمی
	129915.95	قرآن اکیڈمی ہاسٹل
	4750	فلیٹ فردوس مارکیٹ
	894567.80	قرآن کالج
	420174.40	قرآن کالج ہاسٹل اینڈ میس
	476630	قرآن آڈیٹوریم
7481270.34	30638	مسجد ومکتب والٹن
27,441,948.53		کل رقم =

منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

1) دورۂ ترجمۂ قرآن:

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے تحت رمضان المبارک کی راتوں میں نمازِ تراویح کے ساتھ مکمل دورۂ ترجمۂ قرآن کا سلسلہ گزشتہ تیرہ سالوں سے باقاعدگی سے جاری ہے۔ دورۂ ترجمۂ قرآن کا یہ سلسلہ تذکیر بالقرآن کے حوالے سے انتہائی مؤثر ریفریشر کورس کی مانند ہے۔ اس سلسلہ سے استفادہ کرنے والے حضرات وخواتین کی تعداد ہر سال بڑھتی جارہی ہے۔ اس سال شہرِ کراچی میں حسب ذیل 10 مقامات پر دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے:

مقام	مدرس
1- قرآن اکیڈمی، ڈیفنس	طاہر عبداللہ صدیقی صاحب
2- قرآن اکیڈمی یاسین آباد	اشفاق حسین صاحب
3- گلستان انیس کلب	شجاع الدین شیخ صاحب
4- فاران کلب، انٹرنیشنل	انجینئر نوید احمد صاحب
5- قرآن مرکز کورنگی	عامر خان صاحب
6- قرآن سینٹر، ڈیفنس	زین العابدین جواد صاحب
7- دفتر تنظیم اسلامی، آرام باغ	انجینئر نعمان اختر صاحب
8- نوبل پوائنٹ، نارتھ ناظم آباد	اعجاز لطیف صاحب
9- ایریا D-1، نزد سنہری مسجد، لانڈھی نمبر 1	ریاض الاسلام فاروقی صاحب
10- دوسری منزل، حق چیمبر، ایڈمنسٹریشن سوسائٹی	عبدالمقتدر، سعید الرحمان صاحبان

2) حلقہ ہائے دروسِ قرآن / خطابات:

شہرِ کراچی کے کئی مقامات پر باقاعدگی سے حضرات و خواتین کے لئے دروسِ قرآن / خطابات کا انعقاد ہوتا ہے۔ ان میں سے قابلِ ذکر مقامات یہ ہیں:

مقام	دن / وقت
مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی ڈیفنس فیزVI	بدھ بعد نمازِ عشاء
مکان 1/1-M, بلاک 6 'PECHS	اتوار نمازِ فجر کے ایک گھنٹہ بعد
جامع مسجد طیبہ' متصل قرآن مرکز کورنگی' سیکٹر A - 35	جمعرات بعد نمازِ عشاء
انگلش لیبارٹریز 'PECH سوسائٹی	ہفتہ 2:30 بجے دن
حق چیمبر' بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال' کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی	جمعہ 9:00 بجے شب
گلستان انیس کلب' نزد ہل پارک چورنگی' شہیدِ ملت روڈ	ہر ماہ کا دوسرا اتوار 11 بجے دن
نوبل پوائنٹ شادی ہال' نارتھ ناظم آباد	ہر ماہ کا دوسرا اتوار 11 بجے دن
قرآن اکیڈمی یاسین آباد	پیر' بعد نمازِ عشاء

تعلیم و تربیت

1) ایک سالہ قرآن فہمی کورس:

بحمد اللہ انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کے زیرِ اہتمام ایک سالہ قرآن فہمی کورسز کا تسلسل کے ساتھ انعقاد ہو رہا ہے۔ اب تک 9 کورسز مکمل ہو چکے ہیں جن سے 200 سے زائد حضرات و خواتین استفادہ کر چکے ہیں' جن میں سے 35 حضرات و خواتین شہرِ کراچی کے مختلف مقامات پر دورہ ہائے ترجمہ قرآن کرنے' دروسِ قرآن دینے اور عربی گرامر کی تدریس کی خدمت بجالانے میں مصروف ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ انجمن کے تحت دسواں ایک سالہ قرآن فہمی کورس جاری ہے۔ 36 حضرات و خواتین اس کورس میں باقاعدگی سے شرکت کر رہے ہیں۔ آئندہ کورس 6 دسمبر 2004ء سے شروع کرنے کا ارادہ ہے۔

2) عربی گرامر برائے قرآن فہمی کلاسز:

اس سال شہرِ کراچی میں عربی گرامر کلاسز کے لئے ''عربی گرامر برائے قرآن فہمی'' کے نام سے ایک نئی کتاب متعارف کرائی گئی۔ اس کتاب کے ابتدائی حصہ میں عربی گرامر کے

قواعد کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور بقیہ حصہ میں اِن قواعد کے اطلاق کے لئے قرآن حکیم سے سات سورتوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اِن سورتوں میں الحجرات' الحدید' الصف' الجمعہ' المنافقون' التغابن اور التحریم شامل ہیں۔ یہ کورس 8 مقامات پر منعقد کیا گیا۔ ان کلاسز سے مجموعی طور پر تقریباً 67 حضرات نے استفادہ کیا۔ اس کے علاوہ قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں بروز ہفتہ اور حق اسکوائر' گلشنِ اقبال اور حق چیمبر' کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی میں بروز اتوار ہفتہ وار کلاس باقاعدگی سے جاری ہے۔ فارغ التحصیل طلباء نے اس کتاب کو بڑا مفید پایا اور اس بات کا اظہار کیا کہ اب وہ سہولت کے ساتھ قرآن حکیم کا ترجمہ کر سکتے ہیں۔

3) مدرسۃ البنین:

مدرسۃ البنین میں بچوں کو ناظرہ قرآنِ حکیم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بنیادی دینی تعلیمات بھی سکھائی جاتی ہیں جن کا تعلق طہارت' نماز' معمولاتِ زندگی اور اخلاقیات سے ہے۔ بحمد اللہ اس وقت مدرسے میں 32 طلبہ باقاعدگی سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

4) سمر کورس:

حسبِ سابق اس سال بھی موسم گرما کی تعطیلات میں طلبہ کے لئے دینی' معلوماتی و تربیتی سمر کورس منعقد کیا گیا۔ اس مرتبہ یہ کورس قرآن اکیڈمی کے علاوہ انجمن کے ذیلی ادارے قرآن مرکز کورنگی' قرآن اکیڈمی یاسین آباد اور حق چیمبر' کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی میں بھی منعقد ہوا۔ کورس کے شرکاء کو قرآن فہمی کے لئے بنیادی عربی گرامر' احادیث' سیرۃ النبیؐ' آدابِ زندگی' تجوید کے بنیادی قواعد' نماز مع ترجمہ' نماز کے مسائل' تاریخ اُمت مسلمہ اور اخلاقیات کے مضامین کی تعلیم دی گئی۔ مؤرخہ 23 جولائی کو محترم حافظ عاکف سعید صاحب نے کامیاب طلبہ میں اسناد تقسیم فرمائیں۔

5) ماہانہ تربیتی پروگرام:

حسبِ سابق اس سال بھی شمسی ماہ کے تیسرے ہفتہ اور اتوار کو ماہانہ شب بیداری کا تربیتی پروگرام منعقد ہوتا رہا۔ یہ پروگرام ہفتہ کے روز 9:30 بجے شب سے شروع ہو کر اگلے روز صبح 11 بجے تک جاری رہتا ہے۔ اس پروگرام میں درج ذیل عنوانات کے تحت خطابات و دروس کا سلسلہ جاری رہتا ہے:

☆ مطالعۂ حدیث ☆ تذکیر بالقرآن ☆ مطالعۂ لٹریچر

☆حالات حاضرہ ☆منتخب نصابِ قرآنی ☆تذکیری گفتگو

مطالعۂ لٹریچر کرانے کی ذمہ داری محترم اعجاز لطیف صاحب ادا کرتے ہیں۔ منتخب نصابِ قرآنی کے اسباق کی تدریس کے فرائض انجینئر نوید احمد صاحب ادا کرتے ہیں۔ ہر درس کے اہم نکات کتابچہ کی صورت میں شرکاء کو فراہم کیے جاتے ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ جناب اختر ندیم صاحب پیش کرتے ہیں۔ دیگر پروگراموں کے مقررین کی ذمہ داریاں مختلف رفقاء انجام دیتے ہیں۔

6) سالانہ ہفت روزہ تربیت گاہ:

قرآن اکیڈمی کراچی میں سالانہ ہفت روزہ تربیت گاہ جولائی **2004** میں منعقد کی گئی اور اس میں **80** حضرات نے شرکت کی۔ تدریس کے لئے جناب عاکف سعید صاحب' جناب اظہر بختیار خلجی صاحب' جناب شاہد اسلم صاحب' جناب رحمت اللہ بٹر صاحب اور جناب رشید ارشد صاحب لاہور سے تشریف لائے۔ کراچی سے نسیم الدین صاحب' انجینئر نوید احمد صاحب' شجاع الدین شیخ صاحب' ڈاکٹر محمد الیاس صاحب اور انجینئر نعمان اختر صاحب نے مدرسین کے فرائض انجام دیئے۔ اس تربیت گاہ میں شرکت سے ایک مسلمان کو اپنی دینی ذمہ داریوں کا واضح شعور حاصل ہو جاتا ہے۔

6) ہفت روزہ مدرّسین تربیت گاہ:

اس تربیت گاہ کا انعقاد جولائی **2004** میں کیا گیا۔ اس تربیت گاہ میں شرکاء کو مختلف موضوعات دیئے گئے جن پر اُنہوں نے بھرپور تیاری کر کے خطابات دیئے۔ شرکاء کی اصلاح کے فرائض جناب شاہد اسلم صاحب' انجینئر نوید احمد صاحب اور شجاع الدین شیخ صاحب نے انجام دیئے۔ شرکاء کی فکری و عملی رہنمائی کے لئے جناب عاکف سعید صاحب' جناب رحمت اللہ بٹر صاحب اور جناب رشید ارشد صاحب نے لیکچرز دیئے۔ اس تربیت گاہ میں **13** مدرسین نے شرکت کی اور انہوں نے اِسے بہت مفید پایا۔

8) ٹائم مینجمنٹ ورکشاپ:

قرآن اکیڈمی کراچی میں **13** مارچ **2004**ء کو ایک روزہ ٹائم مینجمنٹ ورکشاپ منعقد کی گئی۔ ورکشاپ کے میزبان ڈاکٹر الیاس صاحب تھے۔ انہوں نے یہ ورکشاپ **multimedia** کے ذریعے منعقد کی۔ انہوں نے ورکشاپ کے دوران ایسی تدابیر

بتائیں جن کے ذریعے کم وقت میں کئی کام کیے جاسکتے ہیں' بلکہ مزید سرگرمیوں کے لئے وقت فارغ کیا جاسکتا ہے۔ یہ ورکشاپ ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے لئے مفید تھی' لیکن اُن لوگوں کے لئے زیادہ افادیت کی حامل تھی جو دین کی خدمت کی خواہش رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ مناسب منصوبہ بندی کر کے خدمتِ دین کے لئے کافی وقت نکال سکتے ہیں۔

9) اعتکاف:

ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن میں شرکت کے خواہشمند حضرات نے مسجد جامع القرآن میں اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل۔ اس سال معتکفین کی تعداد 165 تھی۔ معتکفین کے لئے روزانہ بعد نماز ظہر مختلف دینی موضوعات پر لیکچرز کا اہتمام کیا گیا۔

شعبۂ خواتین

1) قرآن فہمی کورس :

جنوری 2003ء میں خواتین کا قرآن فہمی کورس شروع ہوا تھا جو کہ بحمداللہ 6 اگست 2004ء کو پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ کورس محترمہ بنت اعوان صاحبہ کی سرپرستی میں منعقد کیا گیا۔ انہوں نے مکمل ترجمہ وتفسیرِ قرآن کرانے کی سعادت حاصل کی۔ کورس میں ترجمہ وتفسیرِ قرآن کے علاوہ عربی گرامر' تجوید و ناظرہ' سیرت النبی ﷺ' نماز' زکوٰۃ' طہارت' حج کے مسائل' سنت کی اہمیت اور دینی وتحریکی لٹریچر کی تدریس کی گئی۔ دیگر معلمات نے بھی تدریس کے فرائض بہت محنت سے انجام دیئے۔ کورس میں 26 خواتین شریک تھیں جن میں سے 23 خواتین نے کورس مکمل کیا۔ 6 اگست کو کورس کی اختتامی تقریب منعقد کی گئی جس میں شریک خواتین کی تعداد ڈھائی سو سے متجاوز تھی۔

2) دورۂ ترجمہ قرآن:

رمضان المبارک کے دوران صبح 10 تا 12:30 دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد کیا گیا۔ محترمہ بنت اعوان صاحبہ نے معلمہ کے فرائض انجام دیئے۔ اس پروگرام سے خواتین میں شوقِ تعلیمِ قرآن پیدا ہوتا ہے اور وہ آئندہ قرآن فہمی کورسز میں داخلہ کا ارادہ کرتی ہیں۔

3) ماہانہ دروس:

ماہانہ درس قرآن ہر ماہ کی آخری جمعرات کو دو پہر **3:30** تا **5:30** بجے منعقد ہوتا ہے۔اس کے ذریعے خواتین میں دینی شعور پیدا ہوتا ہے اوراُن پر قرآن کی فکر واضح ہوتی ہے۔درس کے لئے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا جاتا ہے جن کے ذریعے معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کی نشاندہی کر کے ان کے سدباب کے لئے لائحہ عمل دیا جاتا ہے۔

4) سمر کورس

ہر سال کی طرح اس سال بھی موسم گرما کی تعطیلات میں طلبہ و طالبات کے لئے ''امن کے پھول'' کے نام سے دو ہفتہ کا دینی و معلوماتی تربیتی کورس منعقد کیا گیا۔ **54** بچوں اور بچیوں نے کورس کی تکمیل کی۔ان بچوں اور بچیوں کو اسناد دی گئیں۔

5) کلرز آف اسلام:

یہ ایک ہفتہ وار تربیتی کلاس ہے جس میں بچوں کو دین کی بنیادی باتیں' قرآن میں وارد شدہ انبیاء علیہم السلام کے قصے' کلمے' دعائیں' نماز اور دوسری مفید معلومات سکھائی جاتی ہیں۔

6) ٹائم مینجمنٹ ورکشاپ:

اس سال مدرسۃ البنات میں زیرِ تعلیم خواتین کے لئے ٹائم مینجمنٹ کی کلاسوں کا انعقاد کیا گیا۔ محترمہ تہمینہ عادل صاحبہ نے یہ کورس کرایا۔ **30** سے زائد خواتین اس سے مستفید ہوئیں۔اس کورس کے ذریعے گھریلو خواتین اور ورکنگ خواتین کو اپنے معمولات کو بہتر طریقے سے منظم کرنے کے ساتھ ساتھ دین کے کاموں کے لئے وقت نکالنے کے **tools** بتائے گئے۔

7) مدرسۃ البنات:

انجمن کے تحت مدرسۃ البنات **1996**ء سے خدمات انجام دے رہا ہے۔اس مدرسہ میں تجوید اور ناظرہ قرآن کی تعلیم تجربہ کار اور تربیت یافتہ معلّمات کے ذریعے دی جاتی ہے۔مدرسہ سے استفادہ کرنے والے طلبہ و طالبات کی تعداد **108** ہے۔مدرسہ میں داخلہ اور نظم و ضبط کے لئے باقاعدہ پالیسی اور قواعد و ضوابط ہیں۔سال میں دو بار باقاعدگی سے امتحانات ہوتے ہیں۔

تصنیف و تالیف

تصنیف وتالیف کے حوالے سے قابلِ ذکر امور حسبِ ذیل ہیں:

i- منتخب نصاب حصہ چہارم کے نکات برائے درس وتدریس کتابی صورت میں شائع کیے گئے۔

ii- "عربی گرامر برائے قرآن فہمی" کے عنوان سے ایک نئی کتاب مرتب کر کے شائع کی گئی۔ اس کتاب میں عربی گرامر کے قواعد کا خلاصہ اور منتخب نصابِ قرآنی سے سات سورتیں شامل کی گئی ہیں۔ ان سورتوں کے انتخاب کی حکمت یہ ہے کہ شرکاء قواعد کے اطلاق کے ساتھ جب اِن کا ترجمہ سیکھیں گے تو دین کے عملی تقاضے بھی اُن کے علم میں آجائیں گے اور وہ عمل کی طرف بھی راغب ہوں گے۔

iii- قرآنِ حکیم کے منتخب نصاب میں شامل سورۂ فاتحہ سورۂ آلِ عمران' سورۂ نور' سورۂ تغابن' سورۂ قیامہ' سورۂ مومنون' سورۂ معارج' حقیقتِ نفاق' سورۂ منافقون اور سورۂ فرقان کے دروس کو کتابچوں کی صورت میں شائع کیا گیا۔ اس کے علاوہ ''انفاق فی سبیل اللہ'' اور ''نبی اکرم ﷺ سے ہمارا تعلق اور اُس کے تقاضے'' کے موضوعات پر بھی کتابچے شائع کیے گئے۔

شعبۂ سمع و بصر

سال **2003-04**ء کے دوران شعبۂ سمع وبصر کی کارکردگی کے حوالے سے چند قابلِ ذکر امور کچھ اس طرح ہیں:

1- اکیڈمی ہال کے ساؤنڈ سسٹم کے ساتھ **2** عدد **SpeakerMonitor** اور بورڈ کو فوکس کرنے کے لئے **1** عدد کیمرہ اور **1** عدد **"TV34 Sony** لگایا گیا تاکہ دوران کلاس شریک خواتین بورڈ پر لکھی عبارت واضح طور پر پڑھ سکیں۔

2- شہر کراچی میں منعقد ہونے والے نگرانِ انجمن کے تمام خطابات کی آؤٹ ڈور آڈیو اور ڈیجیٹل ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی۔

3- رمضان المبارک میں انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کے تحت شہر کراچی میں مختلف مقامات پر دورۂ ترجمۂ قرآن وتراویح کے پروگراموں کی خصوصی طور پر آؤٹ ڈور ڈیجیٹل ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی' ساتھ ہی ان مراکز میں ساؤنڈ سسٹم کی کوالٹی کو بہتر رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے۔

4- اس سال **22,000** دعوتی کیسٹس مفت تقسیم کے لئے ریکارڈ کی گئیں۔ ان میں سے

18,000 کیسٹس ماہِ رمضان المبارک کے دوران ریکارڈ کی گئیں۔

5- **QTV Channel** کی انتظامیہ سے مسلسل رابطہ رکھا گیا اور اُن کے تعاون سے اِس **Channel** پر مندرجہ ذیل پروگرام نشر ہوئے :

☆ نگرانِ انجمن کا دورۂ ترجمہ قرآن' خلاصۂ مضامینِ قرآن اور منتخب نصاب۔

☆ رمضان المبارک کے دوران انجینئر نوید احمد صاحب کے رمضان اور قرآن کے موضوع پر **30** پروگرامز اور شجاع الدین شیخ صاحب کے فہمِ قرآن کے موضوع پر **30** پروگرامز۔

☆ ماہ ربیع الاول میں انجینئر نوید احمد صاحب کے سیرتِ حبیب ﷺ کے موضوع پر **12** پروگرامز۔

☆ **Q-Campus** کے عنوان سے شروع ہونے والے پروگرام میں عربی گرامر کلاس جس میں انجینئر نوید احمد صاحب مدرس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

☆ جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب' جناب رحمت اللہ بٹر صاحب' جناب مختار حسین فاروقی صاحب' شجاع الدین شیخ صاحب اور مولانا غلام اللہ حقانی صاحب کے پروگرام جو کئی بار نشر کیے گئے۔

6- اس سال شعبہ میں **62,963** آڈیو کیسٹس' **1,356** ویڈیو کیسٹس اور **5,754** سی ڈیز تیار کی گئیں۔

آئی ٹی سیکشن

یہ شعبہ دورِ حاضر کے تقاضوں کے پیشِ نظر دینِ اسلام کی وسیع پیمانے پر نشر و اشاعت کے لئے مفید کام کر رہا ہے۔ قلیل عرصے میں شعبہ کے تحت انجام پانے والے قابلِ ذکر اُمور درج ذیل ہیں :

1- قرآن اکیڈمی کی ویب سائٹ **www.quranacademy.com** استفادہ کے لئے انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔

2- **Networking** کے دائرے کو وسعت دی گئی اور اب یہ **29 interlink system** پر محیط ہے۔

3- رمضان المبارک میں تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن کو فاران کلب اور گلستانِ انیس کلب سے **live** یعنی براہِ راست نشر کیا گیا۔

4- آئی ٹی سیکشن کی طرف سے باقاعدگی سے مختلف شعبہ جات کو سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر support فراہم کی جارہی ہے۔

5- نگرانِ انجمن کے دورۂ ترجمہ قرآن "بیان القرآن" کی Video CDs اور ابو ظہبی پروگرام کی آڈیو اویڈیو collection کو ویب سائٹ پر پیش کیا گیا۔اس کے علاوہ انجینئر نوید احمد صاحب کی عربی گرامر کی پہلی کتاب کی Video CDs بھی ویب سائٹ پر استفادہ کے لئے مہیا کردی گئی ہیں۔

6- "بیان القرآن" کی CDs کو automated software میں تبدیل کرنے کا کام تیزی سے جاری ہے۔اس سافٹ ویئر کے ذریعے سے مطلوبہ آیت کا انگلش اور اردو ترجمہ' اس کا متن اور قراءت سنی جا سکے گی ۔اس کے علاوہ مطلوبہ موضوعات پر آیات search engine کے ذریعے سے حاصل کی جاسکیں گی۔

7- ان شاء اللہ جلد ہی مختلف موضوعات اور الفاظ کو باآسانی search کرنے کے لئے Topic index اور Word index تیار کیا جارہا ہے۔

مکتبہ

قرآن اکیڈمی میں قائم مکتبہ سے استفادہ کی صورتِ حال ہر سال بہتر ہوتی جارہی ہے۔مکتبہ میں الحمدللہ اب انجمن کے تحت شائع ہونے والی کتب کے علاوہ دیگر مفسرین و مصنفین کی تفاسیرِ قرآن' مجموعہ احادیث اور کئی دیگر اسلامی کتب دستیاب ہیں۔شہر کراچی میں انجمن کے تحت دعوتی پروگراموں میں مکتبہ کی سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس سال مکتبہ پر فروخت کے حوالے سے اعداد وشمار اس طرح ہیں:

	سال2003-2004ء (روپے)	سال2002-2003ء (روپے)
آڈیو کیسٹس	5,65,219/-	5,41,583/-
ویڈیو کیسٹس	148,614/-	93,016/-
CDs	8,62,294/-	3,82,159/-
کتب	9,51,136/-	8,10,403/-
کل میزان:	25,27,263/-	18,27,161/-

کیسٹ لائبریری :

مکتبہ کے تحت کیسٹ لائبریری کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:

آڈیو کیسٹس اسٹاک میں موجود 2658 عدد جاری ہونے والے 140 عدد

ویڈیو کیسٹس اسٹاک میں موجود 745 عدد جاری ہونے والے 40 عدد

کیسٹ کلب (مکتبہ کی ایک خصوصی کاوش):

انجمن خدام القرآن سندھ ہر ہفتے (weekly) مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں ہونے والے خطاب جمعہ کا کیسٹ کلب کے ممبران کے گھر/آفس تک پہنچانے کا انتظام کرتی ہے۔ اس کے لئے سالانہ رعایتی ممبر شپ فیس 500 روپے ہے۔ الحمد للہ کیسٹ کلب کے ممبران کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت کیسٹ کلب کے ممبران 292 ہیں۔

نشر و اشاعت و تشہیر

i- دورہ ترجمۂ قرآن' قرآن فہمی کورس' سمر کورس اور اہم خطابات جمعہ کی تشہیر کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے۔

ii- قرآن فہمی کورس' دورۂ ترجمۂ قرآن' عربی گرامر کلاسز اور سمر کورس کی تشہیر کے لئے کثیر تعداد میں ہینڈ بلز شائع و تقسیم کیے گئے۔

iii- ماہِ رمضان المبارک کے دوران نگرانِ انجمن کے دورۂ ترجمۂ قرآن اور خلاصۂ مضامین قرآن کی ویڈیو ریکارڈنگ کئی Cable Networks پر نشر کی گئی۔

iv- مسجد جامع القرآن میں آویزاں کیے گئے خصوصی نوٹس بورڈز پر انجمن کے تحت ہونے والے پروگرامز' کتب اور دیگر امور کی تشہیر باقاعدگی سے جاری رہی۔

v- عیدین کی نماز کے اوقات اور دیگر اہم پروگراموں کی اطلاعات کی اشاعت کے لئے اخبارات کو پریس ریلیز جاری کیے جاتے رہے۔

vi- انجمن کی سرگرمیوں کی تشہیر کے لئے 6000 بروشرز شائع کیے گئے۔

ذیلی مراکز

1- قرآن مرکز کورنگی:

الحمد للہ قرآن مرکز کورنگی' انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کا پہلا ذیلی مرکز ہے اور

1995ء سے کام کر رہا ہے۔اس کی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔اِن سرگرمیوں کا ایک مختصر جائزہ کچھ اس طرح ہے :

☆ شعبۂ حضرات :قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لئے 3 کلاسز میں 84 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔شعبۂ تربیت و تعلیم میں طلبہ کی تعداد 30 ہے۔ شعبۂ حفظ میں 18 طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ ہفتہ وار درسِ قرآن کے شرکاء کی اوسط تعداد 50 ہے۔ ہر ماہ کے تیسرے اتوار کو بعد نمازِ عشاء تفہیمِ دین کے حوالے سے مختلف موضوعات پر لیکچرز کا انعقاد ہوتا ہے جس میں اوسطاً 70 حضرات و خواتین شریک ہوتے ہیں۔ ہر ماہ کے چوتھے اتوار کو ماہانہ تربیتی اجتماع ہوتا ہے جس میں اوسطاً 30 حضرات شریک ہوتے ہیں۔عربی گرامر برائے قرآن فہمی کلاس میں شرکاء کی تعداد 12 ہے۔اس سال سمر کورس میں 18 طلبہ شریک ہوئے۔

☆ شعبۂ خواتین :قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لئے 4 کلاسز میں 129 طالبات زیر تعلیم ہیں۔شعبۂ تجوید میں 2 کلاسز میں 33 خواتین باقاعدہ شریک ہوتی ہیں۔ ہر ماہ کے دوسرے جمعہ کو منعقد ہونے والے درس قرآن میں اوسطاً 100 خواتین شرکت کرتی ہیں۔رمضان المبارک کے بعد ایک سالہ قرآن فہمی کورس شروع کیا گیا جس سے 9 خواتین استفادہ کر رہی ہیں۔

☆ دارالمطالعہ :قرآن مرکز کورنگی کا دارالمطالعہ بھی باقاعدگی سے عام استفادے کے لئے دستیاب ہوتا ہے۔اس سال دارالمطالعہ سے 151 کتب' 141 آڈیو کیسٹس اور 36 ویڈیو کیسٹس جاری ہوئیں۔

☆ خصوصی پروگرام:

- رمضان المبارک میں دورۂ ترجمہ قرآن منعقد ہوا۔
- مارچ 2004ء میں رحمت اللہ بٹر صاحب نے ''فلسفۂ شہادت'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔
- 21 تا 25 اپریل 2004ء میں حضرات و خواتین کے لئے تفہیمِ دین کورس منعقد کیا گیا۔ مجموعی طور پر 200 کے قریب حضرات و خواتین نے اس کورس سے استفادہ کیا۔
- مئی 2004ء میں ڈاکٹر محمد الیاس نے ٹائم مینجمنٹ ورکشاپ کا انعقاد کیا۔

☆ سالانہ جلسہ : طلبہ و طالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ سالانہ جلسوں کا انعقاد کیا گیا جن میں حسنِ قراءت' تقاریر اور دینی معلومات کا مقابلہ ہوا۔مقابلوں میں کامیاب

ہونے والے طلبہ و طالبات کو مفید کتابوں کے تحفے دیئے گئے اور مختلف کورسز کی تکمیل کرنے والے طلبہ و طالبات کو اسناد دی گئیں۔

2- قرآن اکیڈمی' یاسین آباد:

الحمدللہ قرآن اکیڈمی' یاسین آباد میں تعمیرات کا آغاز ہو چکا ہے۔ چار کمروں پر مشتمل دو بلاک کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اکیڈمی کی مرکزی بلڈنگ کی تعمیر کا آغاز بھی کر دیا گیا ہے۔ اللہ کے بھروسے پر **Basement** کی تعمیر ابتدائی طور پر شروع کر دی گئی ہے جس کا رقبہ تقریباً **7000** اسکوائر فٹ ہے اور تعمیر کی مدت کا تخمینہ **9** ماہ ہے۔

اکیڈمی کی قابل ذکر سرگرمیوں کا اجمالی جائزہ حسب ذیل ہے:

☆ حسب معمول اس سال بھی اکیڈمی کے پلاٹ پر ماہِ رمضان میں دورۂ ترجمۂ قرآن منعقد کیا گیا۔

☆ ماہِ رمضان المبارک کے بعد عربی گرامر کی تعلیم کا آغاز کیا گیا۔ یہ کورس اب قریب الاختتام ہے۔

☆ مارچ **2004**ء میں صدر انجمن خدام القرآن جھنگ انجینئر مختار حسین فاروقی صاحب کا درسِ قرآن منعقد کیا گیا۔

☆ مورخہ **24** تا **28** مارچ **2004**ء دین کے جامع تصور کی وضاحت کے لئے پانچ روزہ تفہیم دین کورس کا انعقاد کیا گیا۔

☆ خواتین کے لئے بروز پیر' منگل' بدھ اور جمعرات تجوید' ترجمۂ قرآن اور عربی گرامر کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

☆ مورخہ **14** جون تا **16** جولائی **2004**ء میٹرک اور انٹر میڈیٹ کے طلبہ و طالبات کی چھٹیوں کے دوران دینی تعلیمات پر مبنی ایک کورس منعقد کیا گیا جس سے **36** طلبہ اور **33** طالبات نے استفادہ کیا۔

3- قرآن مرکز لانڈھی :

ان شاء اللہ قرآن مرکز لانڈھی عنقریب تصوراتی خاکہ سے نکل کر حقیقت کا روپ دھارنے والا ہے۔ مرکز کے لئے لانڈھی نمبر **2** کے علاقے میں **120** گز کا ایک مکان خریدا جا رہا ہے جس کے لئے بیعانہ دیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ ماہِ اگست کے آخر تک یہ جگہ انجمن

کے حوالے کر دی جائے گی اور جلد ہی تعمیراتی کام شروع ہو جائے گا۔

4- قرآن مرکز نارتھ کراچی:

محترم جناب تجلی حسین صاحب کی طرف سے نارتھ کراچی میں **240** گز کا ایک پلاٹ قرآن مرکز نارتھ کراچی کے لئے ہبہ کیا گیا۔ یہ پلاٹ انجمن کے نام منتقل ہو چکا ہے اور اب اس پر تعمیر کے لئے نقشہ جات کی تیاری کا کام جاری ہے۔

چند قابلِ ذکر امور

1- دیگر اداروں میں لیکچرز و خطابات:

الحمدللہ اس سال بھی چند تعلیمی و دیگر اداروں کی طرف سے انجمن کو عربی گرامر کلاسز اور مختلف موضوعات پر لیکچرز و خطابات کی دعوت دی گئی جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆ ضیاء الدین میڈیکل یونیورسٹی میں عربی گرامر کی کلاسز اس سال بھی جاری رہیں جس کی ذمہ داری جناب ڈاکٹر الیاس صاحب نے انجام دی۔

☆ ہمدرد یونیورسٹی میں حسبِ سابق جناب نوید انصاری صاحب نے **Philosophy of Qur'an** کے عنوان کے تحت انگریزی میں لیکچرز دیئے۔ انجمن کے تحت اس کورس کی تدریس کے سلسلہ کا یہ تیسرا **batch** ہے۔

☆ نیوی انجینئرنگ کالج (**PNS JAUHAR**) میں انجینئر نعمان اختر صاحب **Graduation** کے طلبہ کو انگریزی میں **Islamic Studies** کا مضمون پڑھا رہے ہیں۔

☆ انجینئر نوید احمد صاحب نے انکم ٹیکس بار ایسوسی ایشن کراچی کے تحت جناح ہال سوسائٹی میں، جامع مسجد عسکری **IV** راشد منہاس روڈ اور روزنامہ **Dawn** کی امپلائز یونین کے زیرِ اہتمام پروگرام میں "سیرت النبی ﷺ" کے موضوع پر خطابات کیے۔ موصوف نے کامکس انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایجوکیشن میں چیف گیسٹ کی حیثیت سے "اقبال اور قرآن" کے موضوع اور آفیسر کمانڈنگ اسکول آف ایرونائکس **PAF** کورنگی کریک بیس میں "قرآن کا انسانِ مطلوب" کے موضوع پر خطاب کیا۔

☆ شجاع الدین شیخ صاحب نے *PNS JAUHAR* آڈیٹوریم میں **"Qur'an and Modern Sceince"** کے موضوع پر انگریزی میں خطاب کیا اور

multimedia پر presentation دی۔اس کے علاوہ تابانی اسکول آف اکاؤنٹنسی کے annual dinner کی تقریب منعقدہ بحریہ آڈیٹوریم' Jhonson & Jhonson Ltd' محمد اسماعیل محمد اسلم (MIMA) فیکٹری' کورنگی' اور Employees Old Age Benefit Institution میں ''سیرت النبی ﷺ'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

2- فاران کلب میں درسِ قرآن :

فاران کلب انٹرنیشنل کے زیرِ اہتمام ماہانہ درسِ قرآن کا پروگرام باقاعدگی کے ساتھ ہر مہینہ کے پہلے اتوار کو جاری ہے۔ اکیڈمک ڈائریکٹر انجینئر نوید احمد صاحب یہ ذمہ داری بڑے احسن طریقہ سے انجام دے رہے ہیں۔ اس پروگرام میں تقریباً 700 حضرات و خواتین شریک ہوتے ہیں۔ درس کے نکات پر مشتمل کتابچہ شرکاء کو تحفتاً پیش کیا جاتا ہے۔

3- انٹرنیٹ پر لیکچرز :

الحمد للہ www.paltalk.com کے گروپ "By language : India & Pakistan" کے روم Quranacademy میں پاکستان کے وقت کے مطابق روزانہ رات 10:30 بجے live پروگرام کا انعقاد ہوتا ہے جس میں متحدہ عرب امارات' امریکہ' برطانیہ' کینیڈا اور بھارت سے سامعین شرکت کرتے ہیں۔

4- اکاؤنٹنگ سافٹ ویئر کا استعمال:

انجمن کے داخلی محاسب اعجاز لطیف صاحب کی کاوشوں سے One Step Accounting Software کے استعمال کا آغاز کیا جارہا ہے جس سے ایک Transaction کو جسے پہلے 6 تا 7 مختلف رجسٹروں میں الگ الگ لکھنا پڑتا تھا' اب ایک ہی جگہ درج کرنا پڑتا ہے اور متعلقہ جگہوں پر خود بخود اندراج ہو جاتا ہے۔ صرف Data درج کرنا ہوتا ہے اور تمام قسم کی Calculations خود بخود ہو جاتی ہیں۔ کسی بھی انفرادی یا اجتماعی اکاؤنٹ کی تفصیل فوراً دیکھی جاسکتی ہے۔ ہر اکاؤنٹ کا آسانی سے کسی بھی وقت تجزیہ کیا جاسکتا ہے اور مختلف رپورٹس اور چارٹس حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ مکتبہ (کتب اور کیسٹ وغیرہ) کا اسٹاک رکھنا ایک بڑا مسئلہ تھا جواب اس سافٹ ویئر کے سبب

آسان ہوگیا ہے۔

آئندہ کے منصوبے

1- قرآن اکیڈمی یاسین آباد کے **Basement** کی جلد از جلد تعمیر کا منصوبہ ہے تاکہ یہاں ایک سالہ قرآن فہمی کورس کا آغاز کیا جاسکے۔

2- شعبۂ سمع و بصر میں **CD** ریکارڈنگ اور ویڈیو ایڈیٹنگ کی سہولیات فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔

3- الحمدللہ قرآن اکیڈمی کے تمام شعبہ جات کے کمپیوٹرز کو **networking** کے ذریعے **link** کردیا گیا۔ اِن شاء اللہ اگلے مرحلے کے طور پر کراچی شہر کے مختلف مراکز کو بھی **interlink** کیا جائے گا۔

4- منتخب نصاب کے حصہ پنجم کے نوٹس کی **Composing** کا کام جاری ہے۔ ان شاء اللہ عنقریب ان نوٹس کو کتابی صورت میں شائع کردیا جائے گا۔

5- ''سود۔ حرمت' خباثتیں' اشکالات'' کے عنوان سے ایک مختصر لیکن نہایت جامع اور مفید کتاب کا انگریزی میں ترجمہ زیرِ طباعت ہے۔ مترجم کے فرائض کراچی یونیورسٹی شعبہ انگریزی کے لیکچرر جناب طیّب زیدی صاحب نے انجام دیئے۔ ترجمہ پر نظرِ ثانی محترم جناب ڈاکٹر ابصار احمد صاحب نے کی ہے۔ ان شاء اللہ عنقریب اس ترجمہ کو شائع کردیا جائے گا۔

6- مدرسین اور مترجمین کی سہولت کے پیشِ نظر قرآن کریم کا ایک رواں اور آسان ترجمہ تیار کرنے کا کام جاری ہے۔ طویل آیات کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرکے متن اور ترجمہ کو ایک ساتھ شائع کیا جائے گا تاکہ درسِ قرآن دیتے ہوئے یا ترجمۂ قرآن کرتے ہوئے ترجمہ کی روانی برقرار رہے۔

انجمن خدام القرآن ملتان

دورۂ ترجمۂ قرآن

فرمان نبویؐ کی رو سے رمضان المبارک کے دوران اپنی راتوں کو قرآن حکیم کے ساتھ بسر کرنے کی غرض سے ترتیب دیا گیا یہ پروگرام امسال بھی اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق سے بھرپور طور پر منعقد کیا گیا جس میں مدرس کے فرائض راقم الحروف نے ادا کئے۔ پروگرام کی تشہیر کے لئے مناسب تعداد میں ہینڈ بلز' پاکٹ کارڈز' ہینگنگ کارڈز اور بینرز بنوائے گئے۔ اس پروگرام میں ملتان اور گرد و نواح سے تقریباً 150 مرد اور چالیس کے قریب خواتین باقاعدہ طور پر شریک ہوتے رہے جبکہ آخری عشرہ میں حاضری میں نمایاں اضافہ ہو گیا۔ دوران وقفہ شرکاء کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی جبکہ بیرون ملتان سے آنے والے حضرات کے لئے بلا معاوضہ قیام و طعام کا اہتمام کیا گیا۔ ماہِ مبارک کے آخری عشرے میں پینتالیس افراد نے مسجد کے اعتکاف ہال میں قیام کیا جس کے لئے اجتماعی سحری و افطاری کا اہتمام کیا گیا۔

عربی گرامر کورس

قرآن حکیم کی تعلیمات سے براہِ راست استفادے کے لئے عربی زبان کی ترویج انجمن ہذا کے بنیادی اغراض و مقاصد میں شامل ہے۔ عربی گرامر کی تدریس کے لئے اس سال قدرے مختلف طریقہ اختیار کرتے ہوئے پہلے کم دورانئے کی تین تعارفی کلاسز کا اجراء کیا گیا جس کے بعد ان کلاسز کے شرکاء کو چار ماہ کے دورانئے پر مشتمل تفصیلی کورس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ کم دورانئے کی کلاسز میں اوسطاً بیس افراد نے شرکت کی' تاہم ان کلاسز کے اختتام پر جب تفصیلی کلاس شروع ہوئی تو اس میں حاضری حوصلہ افزا نہ تھی جس کی متعدد وجوہ سامنے آئیں۔ اگلے پروگرام میں ان شاء اللہ ان کے ازالے کی کوشش کی جائے گی۔

ترجمہ و تفسیر قرآن کلاس

مؤرخہ 15 جنوری 2001ء سے جاری یہ کلاس بفضلہٖ تعالیٰ 16 / مارچ 2004ء کو اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے اختتام پر ایک سادہ سی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں اس

پروگرام کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا اور شرکائے کلاس کی مستقل مزاجی کو سراہا گیا۔ شرکائے کلاس کو بھی اس پروگرام سے متعلق اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا اور ان کی طرف سے پیش کی گئی تجاویز و آراء کو آئندہ کے پروگرام میں مدنظر رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس پروگرام میں 45 مرد اور پندرہ خواتین نے شرکت کی۔

نماز عشاء کے بعد شرکاء کی پرتکلف کھانے سے تواضع کی گئی اور ان کی خدمت میں محترم بانی تنظیم کی دو کتب ''مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق'' اور ''تنظیم اسلامی کی دعوت'' تحفتاً پیش کی گئیں۔ مزید برآں سب سے زیادہ باقاعدہ طالب علم کو ''منہج انقلاب نبویؐ'' پیش کی گئی۔

مؤرخہ 5 راپریل 2004ء کو ترجمۂ قرآن کی نئی کلاس کا آغاز کیا گیا جس کی تشہیر کے لئے دس ہزار ہینڈ بلز اور بیس عدد بینرز بنوائے گئے۔ مزید برآں چار عدد اخباری اشتہار بھی دیئے گئے۔ ابتداءً اس کلاس میں تقریباً ساٹھ مردوں اور بیس خواتین نے شرکت کی تاہم اس وقت چالیس مرد اور دس خواتین اس کلاس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

نظام خطاب جمعۃ المبارک

جامع مسجد قرآن اکیڈمی میں نماز جمعہ کا نظام گزشتہ چودہ سال سے مستقل طور پر جاری ہے جس میں قرب و جوار سے تقریباً تین سو مرد حضرات اور لگ بھگ پچاس خواتین شریک ہوتے ہیں۔ خطابِ جمعہ کی ذمہ داری سعید اظہر عاصم صاحب اور راقم الحروف ادا کرتے ہیں جس میں دین کی بنیادی تعلیمات کے علاوہ اس کے حرکی اور عملی پہلوؤں سے لوگوں کو روشناس کرایا جاتا ہے۔

مکتبہ

انجمن خدام القرآن ملتان کے زیر اہتمام ایک مکتبہ کا بھی بندوبست کیا گیا ہے جس میں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی شائع کردہ کتب، آڈیو/ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز فروخت کی جاتی ہیں۔ امسال ان کی فروخت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور اس میں مزید اضافے کے لئے تجاویز روبعمل ہیں۔ کتب و کیسٹس فروخت کے علاوہ مناسب سکیورٹی کے عوض عاریتاً بھی جاری کی جاتی ہیں۔ ان کے اجراء میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

شعبۂ حفظ

قرآن اکیڈمی انجمن خدام القرآن ملتان میں بچوں کے لئے حفظ کی تعلیم کا بھی اہتمام

ہے جس کے لئے دو سیکشن بنائے گئے ہیں۔ ہر سیکشن میں زیادہ سے زیادہ پچیس طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے تاکہ تمام طلبہ اپنے معلم کی مناسب توجہ حاصل کر سکیں۔ امسال 6 بچوں نے قرآن حکیم کو حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مزید برآں بچوں کے لئے قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم کا بھی اہتمام ہے۔ یہ کلاس عصر تا مغرب منعقد ہوتی ہے جس میں اس وقت 25 بچے قرآن حکیم کی ناظرہ تدریس کر رہے ہیں جبکہ دوران سال 8 بچوں نے قرآن حکیم کی ناظرہ تدریس مکمل کی۔

اقرأ کلاس

ادارہ شان اسلام لاہور کے زیر نگرانی اقرأ سکول پراجیکٹ کے نام سے پورے پنجاب میں بہت سے سکول قائم کئے گئے ہیں۔ ان اداروں کا بنیادی مقصد ایسے بچوں کو جو کسی وجہ سے پہلے اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکے ہیں' تین سال کے اندر پرائمری تک تعلیم دلانا ہے۔ یہ ادارے ایک استاد ایک کلاس کے اصول پر قائم کئے گئے ہیں' یعنی ایک کلاس کو تین سال میں پرائمری تعلیم مکمل کروانے کے بعد نئی کلاس شروع کی جاتی ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت ایک ادارہ قرآن اکیڈمی انجمن خدام القرآن ملتان میں بھی قائم کیا گیا ہے۔ نصاب تعلیم کا تعین اور کلاس انسپکشن ادارہ شان اسلام لاہور کے ذمہ ہے۔ انسپکشن ہر دو ماہ بعد ہوتی ہے۔ اس وقت یہ کلاس چوتھی جماعت کی تدریس کر رہی ہے۔

اسلامک جنرل نالج ورکشاپ

حسب روایت اس سال بھی گرمیوں کی چھٹیوں میں طلبہ کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس میں مطالعہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب' روز مرہ کے معمولات سے متعلق احادیث مبارکہ و اذکار مسنونہ' اقبالیات اور بنیادی انگلش گرامر جیسے موضوعات کی تدریس کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام کی بینرز' ہینڈ بلز اور اخباری اشتہارات کے ذریعے مناسب تشہیر کا بندوبست کیا گیا۔ ابتداءً اس کلاس میں 18 افراد نے شرکت کی تاہم بعد میں یہ تعداد بتدریج کم ہوتی چلی گئی اور اس ورکشاپ کو بھی وقت سے پہلے ختم کرنا پڑا۔

خواتین کے لئے پروگرام

i) خواتین کے لئے قرآن پاک کی ناظرہ تدریس کی کلاس دوران سال باقاعدگی سے

جاری رہی۔ اس کلاس کو ایک مستند قاریہ صاحبہ پڑھا رہی ہیں' جس میں پچیس کے قریب خواتین قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

ii) ترجمہ وتفسیر قرآن کلاس میں بھی خواتین کی شرکت کا اہتمام ہے جس میں دس خواتین باقاعدگی سے شریک ہو رہی ہیں۔

iii) ہفتہ وار فہم قرآن وسنت کلاس برائے خواتین باقاعدگی سے جاری رہی جس میں محترمہ صغریٰ خاکوانی صاحبہ اور محترمہ ڈاکٹر ربیعہ صاحبہ نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

تقاریب خطبہ نکاح

اصلاح الرسوم کے حوالے سے انجمن خدام القرآن ملتان اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ ہے اور ان کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں خطبات جمعہ میں سماجی رسومات سے متعلق اسلامی نقطۂ نظر کو عوام الناس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور عملی نمونے کے طور پر جامع مسجد قرآن اکیڈمی میں مسنون تقاریب نکاح منعقد کی جاتی ہیں۔ امسال دس مسنون تقاریب منعقد ہوئیں جن کے ذریعے خطبۂ نکاح میں پنہاں ہدایات کو لوگوں کے سامنے اجاگر کیا گیا اور ان احکامات کے ہماری زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات پر روشنی ڈالی گئی۔

متفرق پروگرام

(1) مؤرخہ 17/دسمبر 2003ء کو محترم ڈاکٹر طاہر ابرار صاحب نے قرآن اکیڈمی ملتان میں ''خدا اور سائنس'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس پروگرام میں کم وبیش تین سو افراد نے شرکت کی۔

(2) مؤرخہ 6/جون 2004ء کو انجمن ہذا کے زیر اہتمام شنگریلا چائنیز ریسٹورینٹ میں محترم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب نے ''ربّ ہمارا'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں بھی کم وبیش 200 خواتین وحضرات نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہماری ان حقیری کوششوں کو شرف قبول عطا فرمائے اور جن جن لوگوں نے بھی اس کار خیر میں انفاقِ جان و مال کیا ہے وہ ان کے لئے توشۂ آخرت بنا دے اور ہمیں اس بات کی توفیق بخشے کہ مزید تندہی کے ساتھ اس کے دین مبین کی خدمت سرانجام دے سکیں۔ آمین!

(ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی)

انجمن خدام القرآن فیصل آباد

انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے تاحیات صدر جناب عبدالسمیع صاحب سال 2003-2004ء کا بیشتر حصہ ملک سے باہر رہے اور قائم مقام صدر خواجہ محمود اختر صاحب انجمن کی سرگرمیوں کی نگرانی کرتے رہے۔

درس قرآن

انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے تحت ہفتہ وار درس قرآن کے چار پروگرام مستقل بنیادوں پر جاری رہے۔ قرآن اکیڈمی میں پروفیسر خان محمد' العزیز مسجد کریم ٹاؤن اور TIPS پیپلز کالونی میں سید کفیل احمد ہاشمی صاحب درس قرآن کی خدمات سرانجام دیتے رہے جبکہ انجمن کے تاحیات صدر نے وطن واپس آتے ہی قرآن اکیڈمی کے درس کا چارج سنبھالا اور آغازِ قرآن سے ابتدا کی۔

دورۂ ترجمہ قرآن

حسب سابق رمضان المبارک میں دو مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام ہوا۔ قرآن اکیڈمی میں سید کفیل احمد ہاشمی اور مسجد العزیز میں ڈاکٹر فاروق احمد میاں نے یہ ذمہ داری سنبھالی۔

قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے صدر جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب نے دورۂ ترجمہ قرآن کے نقطۂ نظر سے قرآن مجید کا جو انگریزی ترجمہ جنوری 2000ء میں لکھنا شروع کیا تھا وہ سال 2003ء کے وسط میں اللہ کی تائید ونصرت سے پایہ تکمیل کو پہنچا۔ فللّٰہ الحمد!

جرائد کا اجراء

دوران سال تمام اراکین انجمن کو حکمت قرآن ہر ماہ اعزازی طور پر بھجوانے کا بندوبست کیا گیا جن کی تعداد 72 تھی۔

مکتبہ

انجمن ہٰذا کے تحت دفتر تنظیم اسلامی صادق مارکیٹ' العزیز مسجد اور قرآن اکیڈمی میں مکتبہ کی سہولت دستیاب ہے۔ اس سال تقریباً 5000 روپے کی کتب و CD`s فروخت ہوئیں جبکہ تقریباً 4800 آڈیو کیسٹس فروخت ہوئیں جو کہ مقامی طور پر ریکارڈ کی گئیں۔

ممبر شپ کی کیفیت

حلقہ مستقل اراکین میں 5 افراد شامل ہوئے اور عام اراکین میں 12 افراد کا اضافہ ہوا۔ حلقہ محسنین میں چار افراد شامل ہوئے جبکہ حلقہ مستقل اراکین میں سے ایک رکن اور عام اراکین میں سے 14 نے معذرت کی۔

زیر تعمیر قرآن اکیڈمی

مسجد قرآن اکیڈمی کی چھت ڈالی گئی اور ہال کا کام جاری رہا' جبکہ مسجد سے ملحقہ گیراج کے اوپر 20 کے قریب انتہائی نفیس باتھ روم اور وضو خانے تعمیر کیے گئے۔

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن وبانی تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد

کے پانچ خطبات جو سالانہ محاضرات ۱۹۹۱ء میں دیئے گئے

حقیقت ایمان

تسوید و ترتیب: مولانا ابوعبدالرحمٰن شبیر بن نور

﴿اہم موضوعات﴾

■ ایمان کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم ■ ایمان کا موضوع
■ قانونی اور حقیقی ایمان کا فرق اور ان کے ضمن میں کلامی مباحث
■ ایمان وعمل کا باہمی تعلق ■ ایمان اور نفاق ■ ایمان حقیقی کے سرچشمے

اشاعت خاص: 90 روپے اشاعت عام: 50 روپے

انجمن خدام القرآن سرگودھا

انجمن خدام القرآن سرگودھا میں اس سال ترقی کی رفتار گزشتہ سال کی نسبت کچھ سست رہی۔اس سال کا ایک اجمالی جائزہ پیش خدمت ہے:

1) دورۂ ترجمۂ قرآن:

امسال حسب روایت رمضان مبارک میں دورۂ ترجمہ قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ مشاورت میں یہ طے پایا تھا کہ مکمل دورۂ ترجمہ قرآن کی بجائے خلاصۂ مضامین پر ہی اکتفا کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔خلاصۂ مضامین قرآن کی ذمہ داری ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کے حصے میں آئی اور قرآن مجید سنانے کی سعادت انجمن ہی کے ممبر حافظ زین العابدین نے حاصل کی۔مجموعی حاضری تقریباً 35 سے 40 تک رہی۔

2) باقاعدہ دروسِ قرآن کے حلقے:

1) ہر ماہ کے پہلے اور تیسرے اتوار مسجد قباء میں بعد از نماز عشاء درس قرآن کا پروگرام ہوتا ہے۔اس میں انجمن کے اراکین درس دیتے ہیں۔

2) ہر جمعہ کو بعد از نماز عشاء مسجد ابوالقاسم بلاک 13 میں درس قرآن ہوتا ہے۔یہ ذمہ داری ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نبھاتے ہیں۔اس درس میں حاضری تقریباً 60 سے 100 تک ہوتی ہے۔

3) روزانہ بعد از نماز فجر مسجد جامع القرآن میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کا درس قرآن ہوتا ہے۔

4) ہر ماہ کے آخری ہفتے ڈاکٹر رفیع الدین کی رہائش گاہ پر درسِ قرآن ہوتا ہے۔

3) اصلاح رسومات وخطبہ نکاح:

ماہِ اگست 2003ء میں ڈاکٹر رفیع الدین کی ہمشیرہ کے نکاح کی تقریب مسجد توحید بلاک 19 میں منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے نہایت مؤثر انداز میں دین میں نکاح کا مقصد اور نکاح کے موقع پر ہونے والی رسوماتِ جاہلیہ پر روشنی ڈالی۔تقریب کے

اختتام پر انجمن کی طرف سے شرکاء کو "خطبہ نکاح ــــ ایک اصلاحی تحریک" کے کتابچے تقسیم کئے گئے۔ اصلاح رسومات کی تحریک کے سلسلے میں نکاح کی ایک اور تقریب مسجد جامع القرآن میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر خصوصی طور پر امیر محترم حافظ عاکف سعید صاحب تشریف لائے۔

سرگودھا شہر کے قریب قصبہ ماڑی میں ایک مسجد میں تقریب نکاح مقرر ہوئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر رفیع الدین نے نکاح پر ہونے والی ہندووانہ رسومات پر روشنی ڈالی اور خطبہ نکاح دیا۔ اس طرح انجمن کی طرف سے ایسے مواقع پر اصلاح رسومات کے سلسلے میں ایک کوشش جاری ہے۔

4) عربی کورس کا آغاز

مسجد جامع القرآن میں عربی کورس کا آغاز کیا گیا۔ نو (9) اشخاص نے اس کورس میں داخلہ لیا۔ کچھ عرصہ باقاعدگی سے ہفتہ وار عربی کلاس ہوتی رہی اس کے بعد اس میں تعطل آ گیا' اب ان شاء اللہ اسے پھر سے شروع کرنے کا پروگرام ہے۔

5) نئے ممبران

اس سال انجمن میں تقریباً نو (9) ممبران کا اضافہ ہوا۔

6) مکتبہ و لائبریری

انجمن کے مکتبہ میں موجود کتب کی تعداد 999 ہے۔ اس میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی تصانیف کے علاوہ دوسرے مصنفین کی کتب تفاسیر اور احادیث کی کتابیں بھی شامل ہیں۔ اس سال کے دوران انجمن کی لائبریری سے 325 کتب جاری ہوئیں۔ لائبریری میں کل 580 آڈیو اور 142 وڈیو کیسٹس موجود ہیں۔ سال رواں کے دوران 174 آڈیو اور ویڈیو کیسٹس جاری ہوئیں۔

7) رجوع الی القرآن کے لئے مفت لٹریچر کی تقسیم

انجمن کی طرف سے مختلف مواقع پر کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس میں "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" "نبی کریم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں" "دنیا کی عظیم ترین نعمت قرآن حکیم" کے کتابچے شامل ہیں۔ (مرتبہ: محمد موسیٰ' ڈاکٹر رفیع الدین)

انجمن خدام القرآن پشاور

1) محترم ڈاکٹر صاحب کے پروگرام

بانی تنظیم محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دو پروگرام انجمن کے تحت ہوئے۔ پہلا پروگرام مؤرخہ 8/اپریل 04ء کو اوقاف آڈیٹوریم پشاور میں ہوا۔ موضوع تھا ''موجودہ حالات میں اسلام اور پاکستان کا مستقبل'' اس میں سامعین کی حاضری تقریباً 350 تھی۔ دوسرا پروگرام مؤرخہ 6/جون 04ء کو اوقاف آڈیٹوریم پشاور میں ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کے خطاب کا موضوع ''رسول انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب'' تھا۔ اس پروگرام میں تقریباً 350 تا 400 افراد نے شرکت کی۔

2) سمر کوچنگ کلاسز

سمر کوچنگ کلاسز شروع کرنے کا پروگرام بنایا گیا جس کے نصاب میں ابتدائی عربی گرامر اور مختلف لیکچروں کے ذریعے تنظیم کی دعوت دینا شامل تھا۔ اس مقصد کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے' بینرز چھپوائے گئے' لیکن طالب علموں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے یہ کلاسز شروع نہ کی جا سکیں۔ اس مد میں تقریباً 6700 روپے خرچ ہوئے۔

3) کتب و کیسٹس کی فروخت

اس سال کے دوران انجمن سرحد/پشاور کے مکتبہ سے تقریباً 55600 روپے کی کتب و کیسٹس اور سی ڈیز فروخت ہوئیں۔

(ڈاکٹر محمد اقبال صافی' صدر انجمن خدام القرآن پشاور)

انجمن خدام القرآن جھنگ

انجمن اپنے قیام کے بعد سے ہی قرآن مجید کے علوم کی نشر و اشاعت اور عربی زبان کی ترویج کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ اس مقصد کے لئے شہر میں مختلف مقامات پر دروس قرآن مجید' خطبات جمعۃ المبارک اور تقاریر کے ذریعے لوگوں تک قرآن مجید کا پیغام اور انجمن کے مقاصد عام کرنے کی کوشش اس سال کے دوران بھی بھرپور طریقے سے جاری رہی۔ دو عربی کلاسیں منعقد کی گئیں۔ رمضان المبارک کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہوا انجمن کے تحت جدید تعلیم یافتہ کی دینی رہنمائی اور جذبہ وشوق بیدار کرنے کے لئے ایک پچیس روزہ کل وقتی تربیت گاہ کا پروگرام تشکیل دیا گیا ہے جو اپریل 04ء میں کامیابی سے منعقد ہو چکا ہے۔ اور مزید کئی ایسی تربیت گاہیں منعقد کرنے کا پروگرام ہے۔

رجوع الی القرآن کا پہلا مرحلہ قرآن مجید کی تلاوت اور اچھی آواز سے پڑھنا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے آئندہ سال ایک ''قراءت کا مقابلہ'' منعقد کرنے اور اس کی Video CD`s بنا کر عام کرنے کا پروگرام ہے اس سے ان شاء اللہ روایتی مذہبی طبقہ کو قریب لانے کا موقع ملے گا۔

قرآن اکیڈمی کی تعمیر کا کام وسائل کے مطابق جاری ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک!

جہاد فی سبیل اللہ

اصل حقیقت' اہمیت ولزوم اور مراحل ومدارج

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک جامع خطاب

☆صفحات:72 ☆قیمت:15 روپے

تعارف وتبصرہ

تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

نام کتاب : اسلامی آدابِ زندگی
مرتب : محمد منصور الزمان صدیقی
پیش لفظ : عبدالقیوم حقانی
ضخامت: 940 صفحات ۔ قیمت : درج نہیں
ملنے کا پتہ: سید محمد حقانی' جامعہ ابو ہریرہ برانچ پوسٹ آفس' خالق آباد' نوشہرہ

اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ زندگی میں پیش آنے والی ہر صورت حال میں یہ راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے بنیادی مآخذ قرآن وسنت ہیں۔ پھر قرآن وسنت کی روشنی میں ہر طرح کے مسائل کا حل علمائے اُمت نے واضح کر دیا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامی طرزِ معاشرت سے واقفیت حاصل کی جائے تاکہ اس کے مطابق صحیح اسلامی اندازِ حیات اپنایا جاسکے۔ پس اسی مقصد کے پیشِ نظر مصنف نے یہ ضخیم کتاب لکھی ہے۔ یہ کتاب تیرہ ابواب پر مشتمل ہے' ہر باب ایک مستقل عنوان ہے۔ عبادات کی اہمیت کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی کی سنگینی بھی واضح کی گئی ہے۔ نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ کے ضروری مسائل جن سے ہر مسلمان کو واقف ہونا چاہیے' تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ خرید وفروخت کے معاملات میں ضروری راہنمائی فراہم کی گئی ہے نیز روزی کمانے کے جائز وناجائز ذرائع کی وضاحت کے ساتھ ساتھ مال ودولت کے اچھے اور بُرے مصرف بھی واضح کیے گئے ہیں۔ خدمت خلق کی اہمیت' زوجین کے حقوق' والدین اور اولاد کے حقوق' تبلیغ واصلاح کی اہمیت' رسومات وبدعات' خواتین کے فرائض وحقوق اور دائرہ کار اور فرق باطلہ کے عنوانات کے تحت صحیح اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا گیا ہے۔ الغرض یہ کتاب ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت ہے۔ اسلامی آداب زندگی کے متعلق اس قدر جامع معلومات یکجا فراہم کرنے پر مصنف تحسین وآفرین کا مستحق ہے۔ کتاب خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ حسن ظاہری سے بھی مزین ہے۔ کاغذ سفید اور کمپوزنگ معیاری ہے۔

قرآن فھمی بذریعہ خط و کتابت کورسز

گھر بیٹھے قرآن کی ابدی تعلیمات سے آگاہی اور عربی زبان کے بنیادی قواعد سیکھنے کا

نادر موقع !

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیرِاہتمام اپنی نوعیت کے 3 منفرد

خط و کتابت کورسز میں داخلے جاری ہیں:

۱) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی

قرآن کی ابدی ہدایت سے استفادے کے نقطۂ نگاہ سے یہ نہایت مفید اور مؤثر کورس ہے۔ اس کورس کے لئے اعانتی مواد مطبوعہ شکل میں بھی دستیاب ہے، مزید برآں 44 آڈیو کیسٹس کے سیٹ کی صورت میں اور کمپیوٹر CD کی صورت میں بھی اعانتی مواد فراہم کیا جا سکتا ہے۔

۲) عربی گرامر خط و کتابت کورس (I,II,III)

قرآن و حدیث کی زبان یعنی عربی سے واقفیت کے لئے اس کے قواعد کو جاننا بہت ضروری ہے۔ عربی گرامر کورس مرکزی انجمن کی شائع کردہ کتاب آسان عربی گرامر کے تین حصوں پر مشتمل ہے جس میں عربی گرامر کے تقریباً تمام ضروری قواعد کا احاطہ کیا گیا ہے۔

۳) ترجمہ قرآن حکیم کورس

یہ کورس خصوصی طور پر نوجوان طلبہ و طالبات کے لئے ترتیب دیا گیا ہے جنہیں قرآنی الفاظ کے معانی براہِ راست سمجھائے اور یاد کرائے جاتے ہیں اور اس طرح آیاتِ قرآنی کا مفہوم سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

داخلہ کے خواہش مند حضرات پراسپکٹس کے حصول اور دیگر معلومات کے لئے درج ذیل پتے پر رجوع فرمائیں

ناظم شعبہ خط و کتابت کورسز

قرآن اکیڈمی، 36۔ کے، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 03-5869501